

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, August 24, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at nineteen minutes after eleven of the clock in the morning, with Madam Acting Chairman (Dr. Noor Jehan Panuzai) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ولمن خاف مقام ربه جنتن ○ فباي الاء ربكما تكذبين ○ ذواتا افنان ○
فباي الاء ربكما تكذبين ○ فيهما عينن تجريين ○ فباي الاء ربكما
تكذبين ○ فيهما من كل فاكهة زوجن ○ فباي الاء ربكما تكذبين ○
متكئين على فرش بطائنها من استبرق ○ وجنا الجنة دنان ○
فباي الاء ربكما تكذبين ○ فيهن قصرات الطرف لم يطمثهن انس قبلهم
ولا جان ○ فباي الاء ربكما تكذبين ○ كانهن اليا قوت والمرجان ○
فباي الاء ربكما تكذبين ○ هل جزاء الاحسان ال الاحسان ○ فباي الاء
ربكما تكذبين ○

ترجمہ، اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں تو اپنے
رب کی کون کونسی نعمت کو بھلاؤ گے۔ بہت سی ڈالوں والیاں تو اپنے رب کی کون کونسی
نعمت بھلاؤ گے۔ ان میں دو چشمے بہتے ہیں۔ تو اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو بھلاؤ گے۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, August 24, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at nineteen minutes after eleven of the clock in the morning, with Madam Acting Chairman (Dr. Noor Jehan Panuzai) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ولمن خاف مقام ربه جنتن ○ فباى الاء ربكما تكذبين ○ ذواتا افنان ○
فباى الاء ربكما تكذبين ○ فيهما عينن تجريين ○ فباى الاء ربكما
تكذبين ○ فيهما من كل فاكهة زوجين ○ فباى الاء ربكما تكذبين ○
متكئين على فرش بطائنها من استبرق ○ وجنا الجنة دنان ○
فباى الاء ربكما تكذبين ○ فيهن قصرات الطرف لم يطمثهن انس قبلهم
ولا جان ○ فباى الاء ربكما تكذبين ○ كانهن اليا قوت والمرجان ○
فباى الاء ربكما تكذبين ○ هل جزاء الاحسان ال الاحسان ○ فباى الاء
ربكما تكذبين ○

ترجمہ: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں تو اپنے
رب کی کون کونسی نعمت کو بھلاؤ گے۔ بہت سی ڈالوں والیاں تو اپنے رب کی کون کونسی
نعمت بھلاؤ گے۔ ان میں دو چشمے بہتے ہیں۔ تو اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو بھلاؤ گے۔

ان میں ہر میوہ دو دو قسم کا۔ تو اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو بھٹلاؤ گے۔ اور ایسے بھونوں پر تکیہ لگائے جن کا استرقاد کا اور دونوں کے میوے اتنے بھگے ہونے کہ بچے سے چن لو۔ تو اپنے رب کی کون کونسی نعمت بھٹلاؤ گے۔ ان بھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں۔ ان سے پہلے انہیں نہ بھونو کسی آدمی اور نہ جن نے۔ تو اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو بھٹلاؤ گے۔ گویا وہ لعل اور یاقوت اور مونگا ہیں تو اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو بھٹلاؤ گے نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی۔ تو اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو بھٹلاؤ گے۔

(سورہ الرحمن آیت ۲۹-۶۱۳)

HOLDING OF SITTING LATE THAN THE SCHEDULED TIME:-

EXPLAINED

میڈم قائم مقام چیئرمین، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں اس ہاؤس سے بڑی معذرت کے ساتھ ایک request کرنا چاہوں گی۔ آج میرے پاس کچھ سینیٹرز صاحبان آئے۔ انہوں نے کہیں جانا تھا تو انہوں نے کہا کہ آپ اس ہاؤس کو تھوڑی دیر کے لیے delay کر لیں میں اس ہاؤس سے درخواست کروں گی کہ یہ یہاں کی روایت نہیں ہے آئندہ کوئی بھی فکشن ہو تو سینٹ کے اجلاس کو زیادہ ترجیح دی جائے نسبت فکشن کے۔ میں request کروں گی کہ آئندہ میرے معزز ممبران اس چیز کا فاس خیال رکھیں۔ شکریہ! محمد علی خان، ہوتی صاحب! آن پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد علی خان، پوائنٹ آف آرڈر! محترمہ چیئر پرسن صاحبہ! جو کچھ ابھی آپ نے فرمایا یقیناً میں آپ کا ہمنوا ہوں مجھے بھی اس کا invitation کارڈ آیا تھا لیکن اسی خیال سے میں وہاں نہیں گیا کہ فوقیت ہم نے سینٹ کے سیشن کو دینی ہے۔ لہذا میں یہاں بیٹھا رہا تقریباً 10:20 پر میں یہاں ہال میں آیا تو صرف ڈاکٹر رحمان صاحب یہاں موجود تھے۔ انہیں بھی پتہ نہیں تھا کہ آج کا سیشن گیارہ بجے شروع ہو گا۔ میں دفتر واپس گیا وہاں مجھے پتہ لگا کہ سینٹ کا جو اجلاس ہے وہ گھنٹہ ڈیڑھ کے لئے متوی ہو گیا ہے کیونکہ ہمارے کافی سینیٹرز صاحبان لائبریری کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ ہمیں کسی نے یہ بتایا نہیں کہ یہ چیز ہو رہی ہے

کیونکہ آپ نے اس کی صفائی کر دی ہے لہذا میں آپ کا شکر گزار ہوں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، پروفیسر خورشید صاحب! آن پوائنٹ آف آرڈر۔

پروفیسر خورشید احمد، بسم اللہ الرحمن الرحیم! محترمہ چیئر پرسن صاحبہ! آپ کے بتلانے اور باقاعدہ ابلا اس شروع ہونے سے پہلے بھی ہم اس مسئلے پر بات کر رہے تھے۔ کیونکہ اب وہ مسئلہ آ گیا ہے اس لئے ریکارڈ کی درستگی کے لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ چیز آ جائے۔ ایک مرتبہ سینٹ کے اجلاس کا وقت طے ہو جانے اور اس کے اعلان کے بعد اس طرح ذاتی request خواہ وہ کسی جانب سے بھی ہو۔ سینیٹرز کی ہو یا وزیراعظم کی! کسی کی بھی ہو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ یہ صحیح ہے کہ ہم ایک دوسرے کو accommodate کرتے ہیں اس کا قاعدہ یہی ہے کہ پروگرام پہلے سے معلوم ہو کہ اس لائبریری کا افتتاح ہونا ہے۔ اگر اعلان سے پہلے وہ آپ سے بات کر لیتے تو ہم ایسا کر سکتے ہیں اور آئندہ بھی ایسا کر سکتے ہیں کہ اس کی مناسب وقت کا تعین کریں۔ لیکن ایک بات طے ہو جانے کے بعد اس کو اس طرح تبدیل کرنا دراصل ایوان کی روایات اور اس کے احترام کے خلاف ہے آئندہ اس کا ضرور لحاظ کیا جائے۔

میڈم قائم مقام چیئرمن، شگریہ! غافلہ حسین احمد! آن پوائنٹ آف آرڈر۔

حافظ حسین احمد، شگریہ محترمہ! ہم دو چار بار سے زیادہ اس ایوان میں یہ گزارش کر چکے ہیں اور پھر محترم نگران وزیر اعظم سے آپ کے توسط سے یہی کہیں کہ وہ اس ایوان میں تشریف لائیں لیکن آپ نے آج بھی صفائی پیش کی اور پہلے ہی ایک صفائی پیش کر چکی ہیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمن، صفائی نہیں بلکہ میں نے آپ لوگوں کے کہنے پر۔۔۔

حافظ حسین احمد، ہمیں آپ سے بھی شک ہے۔ آپ بھی اگر روز کی پابندی نہیں کریں گی ہم تو وقت پر پہنچنے ہیں میرے ساتھ تو ستم ظریفی ہوتی۔۔۔

میڈم قائم مقام چیئرمن، میری کوشش تو یہ ہے کہ میں ہر جگہ اپنے سینیٹرز کو accommodate کروں میرے پاس سینیٹرز صاحبان آئے تھے اور انہوں نے ریکوئسٹ کی تھی۔ پرائم منسٹر نے کوئی بات نہیں کی۔ سینیٹرز صاحبان آئے کہ ہم جانا چاہتے ہیں میں نے کہا کہ اب ٹائم ہو رہا ہے انہوں نے کہا کہ ہم attend کرنا چاہتا ہیں تو سینیٹرز صاحبان کی ریکوئسٹ

ہم میں نے ایسا کیا۔ اس لئے میں نے کہا کہ آئندہ ایسی ریکوئسٹ نہ لائیں میں آپ لوگوں کو اکاؤنٹ کرنا چاہتی ہوں لیکن مجھے آئندہ اس طرح ریکوئسٹ نہ کریں کہ میں آپ لوگوں کو اکاؤنٹ بھی نہ کر سکوں۔ وہ تو آپ لوگوں کو اکاؤنٹ کرنے کے لیے کیا۔ میں آئندہ ایسا۔۔۔ نہیں کرونگی۔

حافظ حسین احمد، میں بعد احترام کون گا کہ یہی بات آپ انہیں کہہ کر معذرت ہی کر لیتے۔ ہم نے ویسے ہی انتظار کیا اور دوسری بات یہ ہے کہ میں آرہا تھا انہوں نے مجھے راستے میں روکا ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، کس نے جی؟

حافظ حسین احمد، پولیس نے۔ یعنی نان الیکشن پریذیڈنٹ کے لئے الیکشن ممبر ان کو سڑک پر روکا گیا اور میں نے ان کو کہا بھی کہ پرائم منسٹر کے لئے انہوں نے کہا کہ جناب جب تک وہ نہیں گزریں گے ہم آپ کو نہیں بھروسہ کر سکتے اس کا کیا طریقہ کار ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، اس کا نوٹس لے لیں گے جی۔ اس کا نوٹس لے لیا ہے۔

حافظ حسین احمد، اس کا نوٹس لیں کہ ایک ممبر پارلیمنٹ اجلاس میں آتا ہے اور وہ یہ کہہ دیتا ہے۔۔۔۔۔ وہ کہتا ہے جی کہ ہمیں تو یہ حکم ہے کسی کو یہاں سے سنے نہیں دیتا۔ تو ہم سمجھتے ہیں کہ آپ بھی اس چیز کا خیال رکھیں اور جو ہمارے معزز نگران ہیں وہ بھی اس کا خیال رکھی۔ بے شک ان کے جو عزائم ہوں وہ الگ بات ہے لیکن پارلیمنٹ کے جو ممبران ہیں ان کا احتیاق مجروح نہ کیا جائے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جی اس کا نوٹس لے لیا ہے۔ جناب یوسف شاہین صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب یوسف شاہین، میں اجازت چاہ رہا تھا کہ پروں جو وزیر اعظم صاحب نے اقتصادی ٹیکنگ دیا تھا اس پر پروفیسر غورخید صاحب نے سٹارٹ کیا تھا اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اسپر تھوڑا سا بول لوں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، نہیں جی۔ جس وقت وہ سوالات وغیرہ ختم ہو جائے گا تو جب وہ اٹھو آئے گا تو پھر آپ اس پر بولنا چاہیں تو آپ کو موقع دے دیا جائے گا۔ ڈاکٹر

بھارت الہی صاحب: ہواٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر بھارت الہی، جناب تمہوڑا عرض کروں گا یہ جو آپ نے کہا

About the delay in the commencement of the Senate sitting, I fully endorse your views

میری آپ سے یہ بھی گزارش ہو گی کہ آئندہ آپ بہت firmly اس پر عمل کریں

and once the Senate Session, the timing of the session has been announced it should not be delayed or it should not be postponed. Thank you very much.

QUESTIONS AND ANSWERS

Madam Acting Chairman: Question Hour. Question NO. 40, Qazi

Hussain Ahmed Sahib.

40. **Qazi Hussain Ahmed:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the conditions imposed by the consortium countries providing economic aid to Pakistan?

Syed Babar Ali: None.

Madam Acting Chairman: Question No. 49. Syed Abdullah Shah

Sahib.

49. ***Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Commerce be pleased to state the names, grade, place of domicile name of service group, qualifications, experience etc. of the persons appointed as commercial counsellors during the years 1990 to 1993?

Dr. Hafeez A. Pasha: The requisite information is annexed.

S. No.	Name and Designation	Domicile	Service Group	Qualification	Experience
1.	Mr. M. Yousuf Memon, Commercial Counsellor, Bonn.	Sindh	Secretariat	M.A. (Economics)	19 Years
2.	Mr. Sikandar Ali Keeriyoo, Counsul General, Hong Kong.	Sindh (R)	Commerce and Trade	M.A. (Economics), USA M.A. (Economics)	18 Years
3.	Mr. Abdul Hafiz Mirza Commercial counsellor, Singapore.	Punjab	Secretariat	M.A. (Economics)	24 Years
4.	Mr. Zafar Mahmood, Consul General, Istanbul.	Punjab	District Management	M.A. (Dev. Economics) USA	17 Years
5.	Mr. Naved Arif, Commercial Counsellor Madrid.	Punjab	Commerce and Trade	M.A.	18 Years
6.	Mr. Ifthikhar Ahmad Khan, Counsel General, Sydney.	N.W.F.P.	Accounts	M.A.	20 Years
7.	Mr. Khushnood Akhtar Lashari, Commercial Counsellor Paris.	Punjab	District Management	M.A.	17 Years
8.	Mr. Shahid Hussain Raja, Commercial Counsellor, Rome.	Punjab	District Management	M.Sc. (Dev. Economics) UK M.A. (Economics)	16 Years
9.	Mr. Nazar Hussain Mahar, Commercial Counsellor Moscow.	Sindh (R)	District Management	B.A. L.L.B.	14 Years
10.	Mr. Hassan Wassem Afzal, Counsul General, Montreal.	Punjab	District Management	M.A.	15 Year
11.	Mr. M. Athar Tahir, Commercial Counsellor London.	Punjab	District Management	M.Sc. (Management) M.A. (UK)	16 Years
12.	Mr. Imtiaz Inayat Elahi, Commercial Counsellor, Kuala Lumpur.	N.W.F.P.	District Management	M.P.A. (U.S.A.) M.A. (Pol. Sc.)	13 Years
13.	Mr. Mohammad Ali Memon, Commercial Counsellor, Copenhagen.	Sindh (R)	Commerce and Trade	M.A. (Economics) USA M.A. (Economics)	26 Years
14.	Mr. Abid Javed Akbar, Commercial Counsellor, Dubai.	Punjab	Commerce and Trade	M.Sc.	19 Years

میڈم قائم مقام چیئرمین، اعجاز علی جتوئی صاحب، ضمنی سوال۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، کمرشل قونسلر کے لیے انہوں نے یہاں پر لسٹ دی ہے تو اس کا کیا کرائیو ہے۔ کیا کوئی اس میں پراونشل کوڈ ہوتا ہے یا کوئی اور کرائیو ہے۔ جس کے تحت یہ کمرشل قونسلرز مقرر کیے جاتے ہیں۔

Madam Acting Chairman: Dr. Hafeez A. Pasha Sahib, Minister for Commerce.

Dr. Hafeez A. Pasha: Madam Chairperson! We have infact here the notification from the Establishment Division, the Government of Pakistan of the guidelines for the selection of the officers for posting abroad in Pakistani Missions. I will go through the criteria. The posts will be filled on the basis of jobs descriptions to be prepared by the controlling Ministry. The panel will be for the suitable officers and will be prepared by the Ministry concerned, comparably considered by the Committee in the Ministry/Division and so on. I think, the question relates to Commercial Counselors, the eligibility criteria and so on; there is no mention that I can see here for explicit quotas.

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب اعجاز جتوئی صاحب ضمنی سوال۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، پتہ نہیں وہ پٹرولیم منسٹری کا جواب پڑھ رہے تھے۔ میرا specific سوال یہ ہے کہ کیا کوائلیفیکیشنز ہیں کمرشل قونسلرز کی یہاں کیا کرائیو ہے، سیلکشن کا کیا کرائیو ہے؟

میڈم قائم مقام چیئرمین، پاشا صاحب آپ specific جواب دیں۔

Dr. Hafeez A. Pasha: The minimum educational qualification for appointment as a Commercial Counsellors or Commercial Secretary is a Master's Degree and (relaxable in exceptional cases) and from the private sector a Post

Graduate Degree in Economics/Business Administration and length of experience - it has to be regular appointment in BPS-18, a regular appointment in BPS-19 and there are other requirements which have been specified for private sector people.

حافظ حسین احمد، ٹکریہ محترم! پہلے میرے خیال میں ورق اٹ گیا تھا۔ وہ پروہیم والا پڑھتے رہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس میں کیا بلوچستان سے بھی کوئی امیدوار ایسے تھے جو اس معیار پر پورا نہیں اتر سکے یعنی اس میں بلوچستان کا نام نہیں ہے؟

Madam Acting Chairman: Dr. Hafeez A. Pasha Sahib, Minister for Commerce.

Dr. Hafeez A Pasha: I have here the actual names of the candidates who were selected and have since been....

Madam Acting Chairman: No, is there anyone from Balochistan?

Dr. Hafeez A. Pasha: In this particular list we have nobody but as to whether we had people who were considered and then not appointed, I cannot tell you at this stage. I will need more information.

میڈم قائم مقام چیئرمین، پروفیسر خورشید احمد۔

پروفیسر خورشید احمد، کیا وزیر محترم اس امر پر غور کرنے کو تیار ہیں کہ کمرشل انجی ایک پروفیشنل جاب ہے۔ اسی لئے غالباً پرائیویٹ سیکٹر سے لینے کے لئے پوسٹ گریجویٹ اکاؤنٹس میں یا مینجمنٹ میں مقرر کی گئی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ گورنمنٹ سروس میں جن لوگوں کو لیا جاتا ہے ان کے بارے میں بھی اسی نوعیت کی کوالیفیکیشن رکھی گئی ہے یعنی کم از کم ان کا تعلق اکاؤنٹس، کمرس، مینجمنٹ سے ہونا چاہئے۔ یہاں ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ بوس نام آپ نے دئے ہیں ان میں سے ۹ ایسے ہیں جو دراصل جنرل سروسز سے آئے ہیں حالانکہ یہ پروفیشنل جاب۔ کیا گورنمنٹ غور کرنے کو تیار ہے کہ اس کا جو کرائیوٹیریا ہے اس کو کوئی زیادہ elaborate کرنے کی ضرورت ہے تا کہ فی الحقیقت اس function کی مناسبت سے کوالیفیکیشنز مرتب کی جاسکیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر حفیظ اسے پاشا صاحب وزیر برائے تجارت۔

Dr. Hafeez A. Pasha: Madam Chairperson, I think, this is a valuable suggestion, we will consider it.

میڈم قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر بھارت الہی۔

ڈاکٹر بھارت الہی۔ میں یہی کہوں گا کہ پروفیسر صاحب نے جو کہا ہے کہ ۹ ہیں

میرے حساب سے ۱۰ ایسے لوگ ہیں

who are either from the Secretariat or District Management Group and only 4 of these names pertain to commerce and trade. May I emphatically repeat what Professor Sahib has said that the people who are selected as Commercial Attache should have the expertise in this particular field rather selecting people at random from all the civil servants that are available.

یہ بات میرے خیال میں سچے ہی یہاں کئی دفعہ اعلیٰ جا چکی ہے لیکن

Apparently the Government has its own way of doing things. Perhaps the Caretaker Government can put things right. Thank you very much.

میڈم قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر حفیظ پاشا صاحب منسٹر فار کامرس۔

Dr. Hafeez A. Pasha: Madam Chairperson, I think the point has been well taken, we will look into this.

میڈم قائم مقام چیئرمین، آخری سینیٹمنٹری فیض اقبال صاحب جی۔

سید فیض اقبال، میں عرض کرتا ہوں کہ سارے ذہنی کھتر صاحبان کو بھیج دیا گیا ہے۔ اس میں بلوچستان کے لوگ آنے سے کیا آپ بتا سکتے ہیں کیونکہ آپ کے پاس لسٹ موجود ہو گی۔ کوئٹہ کراچی کا نہیں ہوتا visible ضرور ہوتا ہے۔ چاروں یونٹ ہیں اس میں صرف بلوچستان نہیں ہے۔ ویسے بھی اگر کوئی گورنمنٹ infunction نہ ہو اور کوئی بھی لیگل گورنمنٹ ہو اس کو پتہ چلے کہ چار یونٹس ہیں۔ اس میں ایک تو بلوچستان کا کم از کم قونسلر ہو۔ اس میں

پرائیویٹ سیکٹر کا تو نہیں دیا ہے۔ صرف ۱۹۹۰-۱۹۹۳ کے دوران دیا گیا ہے۔ جو پرائیویٹ سیکٹر کا ہے اس کا بھی اگر ہوتا تو پتہ چل جاتا اس میں کون لوگ ہیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر حفیظ پاشا صاحب منسٹر فار کامرس۔

Dr. Hafeez A. Pasha: The appointment of the private sector personnel is a very recent character and it is in fact in the process. They are undergoing briefing and training. As far as the absence of a person from Balochistan is concerned this is only the appointment during the period 1990 to 1993. I will check it up. There are already existing counsellors who are from the Province Balochistan and see if in fact there is adequate representation.

51. *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the CDA vehicles used to dump the waste material and garbage of Islamabad near Jhang Saidan, and

(b) whether it is also a fact that this material is now being dumped between the Rural Development Center, Tarlai Kalan, and National Health Laboratory, Islamabad, causing pollution in the area, if so, whether there is any proposal under consideration of the government to change the site?

Mr. Justice(Retd.)Abdul Shakurul Salam: (a) Yes.

(b) The site near Tarlai Kalan was used as a dumping ground only for a few days and was closed down after protested from the villagers. Presently garbage material is being dumped at dumping ground in H-12 Sector. +

میڈم قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر رحمان صاحب ضمنی سوال۔

Dr. Muhammad Rehan: Well, to the part (b) of the question it has been said" yes, the village Tarlai Khalan was used for dumping the grabage and

because of the protest of the villagers that has been shifted to H-12 Sector" So, if tomorrow those people will start protesting and dumping grounds are shifted every now and then. So, why can't there be a permanent arrangement for it particularly, when we are faced with the environmental pollution?

Madam Acting Chairman: Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakur-ul-Salam, Minister Incharge for Cabinet Division.

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakur-ul-Salam: Madam, a committee has already been constituted to find out a permanent place for garbage

میڈم قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر رحمان صاحب۔

ڈاکٹر محمد رحمان، کیا وزیر صاحب کو یہ معلوم ہے کہ کشمیر روڈ پر شارٹ آف گولڈہ سٹریٹ جہاں پر یہ garbage ڈالا جاتا ہے اور پھر اسے بند کیا جاتا ہے وہاں سے جو دھواں اٹھتا ہے اور بہتی اس سے لہانی آلودگی پیدا ہوتی ہے وہ مسلسل چلا آ رہا ہے اور سی ڈی اے نے اس کا کوئی بندوبست نہیں کیا ہے۔

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakur-ul-Salam: This seems to be a new question and I would need time for answering this question.

Madam Acting Chairman: Thank you. Anyother supplementary?

Next Question No.52, Hafiz Hussain Ahmed Sahib.

52. Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that exhaust and ceiling fans have been installed in the government quarters in B-Block, Sector G-9/2, Islamabad, if so, whether there is any proposal under consideration of the Government to provide this facility in Block C and D in the same Sector, if so, when?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakur-ul-Salam: So far 86 'B' Type

Blocks (1376 Flats) in Sector G-9/2 have been provided with additional ceiling fans whereas only six 'B' Type Blocks belonging to AGPR have been provided with exhaust fans.

Yes. There is a proposal for installation of additional ceiling fans in 'B', 'C', 'D' and 'E' Type Block in a phased programme in consonance with the availability of funds.

Madam. Acting Chairman: Supplementary question?

حافظ حسین احمد، میڈم چیئرمین صاحبہ! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اگلی گرمی تک یہ گلوئے جاسکتے ہیں؟

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: That shall be done as soon as the funds are forthcoming.

Madam Acting Chairman: Thank you. Dr. Rehan, Supplementary.

Dr. Muhammad Rehan: In the answer, the honourable Minister has stated that yes, these fans have been installed in B, Block and that 6, B type Blocks belonging to AGPR have also been provided with exhaust fans. Why this preferential treatment with the AGPR? Is it because of their nuisance value?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: Madam Chairman, there is no question of preferential treatment but these were provided as the funds were forthcoming accordingly.

Madam. Acting Chairman: Supplementary, Dr. Bisharat Elahi Sahib.

Dr. Bisharat Elahi: Apparently, it would appear to me that the funds are paid by the different departments to them. Is it that these funds were made

available to them by the AGPR and the other departments have not been paying them funds for the installation of ceiling fans or who is responsible for the funds and the installation of the ceiling fans?

Mr Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: Madam, I will need sometime to give the definite answer.

Madam, Acting Chairman: Fresh notice

حافظ حسین احمد، وزیر موصوف صاب کیا فرمائیں گے کہ سیاست دانوں کے قرضوں کی واپسی یا فنڈز کی فراہمی پر یہ پیسے لگا دیں گے؟
(تسٹ)

Madam Acting Chairman: Next Question 53, Mr. Fatch Muhammad Khan:

53. *Mr. Fatch Muhammad Khan: Will the Minister for Finance and Economic affairs be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that benefit of premature increment has been allowed to employees of Federal Government w.e.f. 1-6-1991 on grant of selection grade and to Drivers and Private Secretaries to the Secretaries/Additional Secretaries on grant of next scale although no change of post and duties and responsibilities is involved in these cases; and
- (b) whether it is also a fact that the benefit of premature increment has not been allowed on appointment of the incumbants to the up-graded post technically a new post in higher grade, despite recommendations of the Auditor General of Pakistan vide letter dated 10 January, 1993, if so, its reasons?

and Economic Affairs.

Syed Babar Ali: Madam Chairperson, if the honourable Senator has the question of the Private Secretaries, grade in promotion from Grade 17 to 18, it is mandatory that they stay on their post for a minimum period of 5 years and this is not a selection grade and the promotion cannot take place automatically without a stay of 5 years.

Dr. Bisharat Elahi: Madam Chairman, The honourable Minister did not adequately answer my question. I have here with me some of the letters in which Cabinet Secretariat has given a clarification on this issue and there is a letter from the Auditor-General of Pakistan (Regulation Section) on which they have given their views about this and just to be very brief I would like to repeat here what the Establishment Division's letter dated 6th March says:

"Upgradation of a post implies the abolition of the existing post and creation of a new post on higher grade. Upgradation of a post does not mean automatic upgradation of its incumbent and appointment to an upgraded post will have to be made in the manner prescribed for the post"

I have here with me the relevant papers and the letters that I have referred to and my suggestion, through you, Madam Chairman, to the honourable Minister would be that if he can kindly take these papers from and have a look at them. Perhaps at the next sitting of the Senate, if he could then come back and let us know precisely what is the stand of the Government on this issue?

Madam Acting Chairman: Minister for Finance and Economic Affairs.

Syed Babar Ali: (a) Yes, one premature increment has been allowed to the employee of Federal Government w.e.f. 1-6-91 on grant of Selection Grade. The Drivers/Despatch Riders are allowed w.e.f. 1-1-93 one pre-mature Increment only once from the date of grant of Senior Scale B-5, 6, and 7. Private Secretaries (B-17) to the Secretaries/Additional Secretaries are not granted any premature increments.

- (b) Yes. The benefit of premature increment on up-gradation has not been allowed by the Government on the consideration that the civil servant in such cases is only transferred from a lower to a higher pay scale without involving actual transfer from one post to another. On the contrary the premature increment is allowed where the government servant is promoted and as a result transferred from a lower to higher post.

Madam Acting Chairman: Supplementary. Dr. Bisharat Elahi Sahib.

Dr. Bisharat Elahi: Madam Chairman, having gone through the reply to this question, it would appear to me that there is a contradiction in the reply given in part (a) and part (b). The part (b) does not appear to sustain what is said in part (a). When premature increment has been allowed with effect from 1-6-91 to all the employees granted selection grade and to Drivers granted next scale when no change of post has taken place, then why the benefit of premature increment is being denied to the employees who are granted next scale in case of upgradation of the post?

Madam Acting Chairman: Syed Babar Ali, Minister for Finance

Syed Babar Ali: Madam Chairperson, I will be very happy to do that and I will come and submit my report. I will be very happy to take these papers.

Dr. Bisharat Elahi: Thank you

میڈم قائم مقام چیئرمین، پروفیسر نورشید احمد صاحب۔

پروفیسر نورشید احمد، میں بھی دراصل محترم وزیر خزانہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ apparently اس میں contradiction ہے اور discrimination ہے اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کو re-examine کیا جائے اور میں ممنون ہوں ڈاکٹر بشارت الہی صاحب نے باخبر کر دیا ہے ہمیں توقع ہے کہ discrimination اور contradiction ان دونوں کو آپ resolve کرنے کی کوشش کریں گے۔

Madam Acting Chairman: Thank you. Dr. Syed Babar Ali

Syed Babar Ali: I will do so, Madam Chairperson

Madam Acting Chairman: Thank you. Next question 54 Khawaja Muhammad Asif.

54. Khawaja Muhammad Asif: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the total expenditure incurred on salaries, T.A., D.A., Telephones etc. on the Cabinet including Advisors Special Assistants installed during the period 18th April to 26th May, 1993?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: According to information supplied by concerned Ministries/Divisions a total expenditure of 'Rs. 3,007,052' was incurred on salaries, TA/DA, telephones etc. on the Cabinet including Advisors, Special Assistants during the period 18th April to 26th May, 1993.

Madam Acting Chairman: No supplementary. The next question.

55 Syed Iqbal Haider Sahib.

55 . Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

- (a) if the pension admissible to retired government servant of some grade from 1977 is lower than that of the government servants of the same grades who were retired in 1972? If so, what is the logic and justification;
- (b) if the retired government servants in non-gazetted grades who are retired twenty years ago are receiving only half of the pension what is being received by the government servants who retired in the same grade in November, 1992 or thereafter? If so, what is the reason; and
- (c) if retirees of grade 18 from 1972 and 1977 scales are in receipt of pension admissible to retirees of grade 19 from the 1991 scales? If so, what is the reason?

Syed Babar Ali: (a) In fact the retired government servant of some grade from 1977 are drawing more pension than the government servants of the same grades retired in 1972 because the rates have been revised as under:

	Period	Rate
(i)	From 24-3-54 to 30-6-66	50% of average emoluments drawn during last 36 months.
(ii)	From 1-7-66 to 29-2-72	60% of average emoluments drawn during last 36 months.
(iii)	From 1-3-72 to 31-1-79	70% of average emoluments drawn during last 36

- months.
- (iv) From 1-2-79 to 30-6-86 70% of average emoluments drawn during last 12 months.
- (v) From 1-7-86 70% of last drawn emoluments.
- (b) As above.
- (c) As above.

Madam Acting Chairman: No Supplementary, next is 56 Syed Iqbal Haider Sahib.

56. Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

- (a) the amount of excise duty on yarn, and customs duty and sales tax collected by the government on import of textile raw materials from 1st July, 1992 to 31st March, 1993; and
- (b) the amount of excise duty, customs duty and sales tax refunded during the same period to the exporters of finished textile products, indicating also the names of the exporters and amount so refunded to each?

Syed Babar Ali: (a) The amount of excise duty collected on cotton yarn and man made yarn during the period from 1-7-1993 to 31-3-1993 is 3042 Rs. 84 million. The amount of customs duty and sales tax collected on import of textile raw materials during the same period is as under:-

	Rs. in Million
Custom Duty.	2910.01
Sales tax.	<u>1001.32</u>
Total:	<u>3911.33</u>

(b) The amount of excise duty, customs duty and sales tax refunded in shape of rebate during the period from 1-7-1992 to 31-3-1993 on export of textile products is as under:-

	Rs. in Million
Excise duty.	2939.84
Customs duty.	5099.01
Sales tax.	<u>1615.25</u>
Total:	<u>9654.25</u>

Record of all exporters is not readily available. Since 800 shipping bills are daily filed at different custom stations regarding export of goods, therefore, it is not possible to compile upto date record of individual exporters and amount of rebate paid to them on export of textile products.

Madam Acting Chairman: No supplementary. Next question No.

57 Syed Iqbal Haider Sahib.

57. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Commerce be pleased to state the names and addresses of persons holding textile export quota and the quantity/value of the quota held by them during the year 1990-91, 1991-92 and from 1st July, 1992 till 31st March, 1993 and the quantity and the value of the textile products actually exported by them during the same period?

Dr. Hafiz A. Pasha: The Bilateral Textile Agreements are on calendar year basis. The desired information containing the names and addresses of the exporters holding textile quotas during the year 1991, 1992 and January-March, 1993, and the value of the textile products exported by them during the same period are annexed.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

سید نصیح اقبال، میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو Bilateral Textile

Agreements ہیں یعنی مختلف ٹیکسٹائل کوٹے کے لئے اس میں سمجھے دو سال سے backward

ایریا کے لئے بھی کوڑ رکھا گیا تھا تو

the Minister may kindly give the details of the quota How is it being auctioned to those areas like Balochistan and Frontier?

Madam Acting Chairman: Dr. Hafeez A. Pasha

Dr. Hafeez A. Pasha: Madam, Chairperson, I am afraid I will need some more time to find out the figures exactly, what the position is. I would request for some additional time to respond to that question.

(interruption)

Madam Acting Chairman: I hope Mr. Hafeez Pasha Sahib will be able to bring this information during this session.

Dr. Hafeez A. Pasha: Yes, Madam.

Madam Acting Chairman: Thank you The next question 58 Mr. Manzoor Ahmed Gichki

58 *Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that CDA enquiry office G-10/3 Islamabad has started putting tin sheets on the doors of category-v flats, if so, the percentage of the work done till todate, indicating also the time by which tin sheets will be put on doors of the remaining flats?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: Yes. So far 98% work has been completed.

G.I. Sheets could not be provided to those flats which were found locked when visited by the CIDA Staff. However, efforts are being made to complete the balance work at the earliest.

Madam Acting Chairman: No supplementary-The next question 59
Akhunzada Behrawar Saeed.

59. *Akhunzada Behrawar Saeed (On his behalf): Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

- (a) the procedure evolved for the allotment of residential Fruits and Vegetable plots in Islamabad;
- (b) where it is a fact that in some cases of allotment of vegetable farms auction was not made; if so, its reasons; and
- (c) whether it is also a fact that the occupants of houses in fruit and vegetable farms are being forcibly ejected without notice, if so, its reasons?

Mr. Justice(Retd.) Abdul Shakurul Salam: (a) Allotment of residential plots to general public are being made through balloting. Fruit and vegetable plots are allotted as per following formula:-

- (i) 45% allotted through open auction
- (ii) 50% to affectees as individuals or as a group who have individually or jointly lost in acquisition a minimum of 100 Kanals cultivable land. Priority will be given to affectees who were originally land owners. Consideration would be on submission and acceptance of feasibility report.
- (iii) 5% discretionary quota of the Authority.

Note. - The discretionary quota of the Authority stands suspended since 1990.

- (b) yes. As permissible under the Land Disposal in Islamabad Regulation, 1988, some of the poultry and vegetable farms were allotted to the affectees of Islamabad.
- (c) the illegal occupants of the houses at fruit and vegetable farms are ejected but only after serving of a notice to them.

میڈم قائم مقام چیئرمین، ضمنی سوال ڈاکٹر رحمان صاحب۔

Dr. Muhammad Rehan: In the question it has been stated that 5% discretionary quota of the Authority, well in the note it has been given that stand suspended since 1990. So, I will ask the honourable Minister whether he will arrange the publication of the names of those allottees who have been given the discretionary quota uptill now?

Madam Acting Chairman: This is question number 59.

ڈاکٹر محمد رحمان، جی ہاں نمبر ۵۹ پارٹ III۔

Madam Acting Chairman: Mr. Justice (R) Abdul Shakurul Salam.

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: The information sought as put in question I need time to supply the list of those allottees

میڈم قائم مقام چیئرمین، ایک request میری ہو گی آئندہ جو question آنے اس کے ساتھ آپ نے related پوری detail بھی سڈی کرنی ہو گی to provide them the supplementary answers جناب اعجاز جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، میڈم چار پانچ وزیروں نے یہی بات کی ہے کہ فریق نوٹس درکار ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، میں request کروں گی کہ آئندہ آپ نے concerned question کی پوری detail اپنے ڈیپارٹمنٹ سے لینی ہوگی۔

جناب امجاز علی خان جتوئی، کینٹر حکومت کی specifically دو ہی ڈیویژن ہیں ایک الیکشن کرائنا free and fair اور دوسرا ایک ہاؤس ہوتا ہے اور اس میں بھی یہ تیار ہو کر نہیں آئیں گے اور روز بھی کہتے رہیں گے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، میں نے کہہ دیا ہے انشاء اللہ نیکٹ نام وہ تیار ہو کر آئیں گے۔ پروفیسر نور حید صاحب سیکرٹری۔

پروفیسر خورشید احمد، کیا محترم وزیر یہ بتا سکیں گے کہ جو discretionary قبول ان کے ۱۹۹۰ء سے suspend ہے کیا اس زمانے میں کوئی پلائس الٹ کئے گئے ہیں؟

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: Madam, I need time to answer this question. I have not got this information.

Madam Acting Chairman: Question No.60, Behrawar Saeed.

60. *Akhunzada Behrawar Saeed: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the number of plots cancelled during the last five years in Ojari Kalan F.C.A. including also the names of plot owners and the reasons for cancellation?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: No residential plot in Ojari Kalan, F.C.A. has been cancelled by the CDA during the last five years.

Madam Acting Chairman: No supplementary question. Then, next question No.61, Mr. Abdul Jabbar.

61. *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the amount of development surcharge and royalty

paid/proposed to be paid to Balochistan on Natural Gas during the year 1992-93 and 1993-94?

Syed Babar Ali: During 1992-93 Rs. 4920 million were paid to the Government of Balochistan on account of Gas Development Surcharge against budget estimates of Rs. 4666.8 million. Similarly Rs. 342.080 million were paid as royalty on gas against budget estimates of Rs. 319.9 million.

The Budget Estimates 1993-94 for GDS and royalty on gas are Rs. 4150 million and Rs. 474.722 million respectively.

Madam Acting Chairman: Any supplementary?

Mir Abdul Jabbar: No supplementary.

Madam Acting Chairman: Next question No 62. Mir Abdul Jabbar

62. *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

- (a) the deduction made on royalty and development surcharge on natural gas paid to Balochistan province during the last fiscal year with reasons, if any; and
- (b) whether it is a fact that the said deduction was unjustified as the production of gas was suspended only for three days; if so, the time by which the balance due amount will be paid to Balochistan Province?

Syed Babar Ali: (a) during last fiscal year (1992-93) no deductions were made from gas development surcharge and royalty on gas paid to Balochistan.

- (b) in view of the position explained under (a) above, the question

raised under (b) does not arise.

میر عبد الجبار، یہاں جو محترم وزیر صاحب نے جواب دیا ہے وہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ حالانکہ گزشتہ سال مرکزی حکومت سے یہ غلطی ہو گئی تھی کہ سرچارج کی مدت میں بلوچستان کی تقریباً ایک ارب روپے کی رقم کاٹ لی گئی تھی۔ اور کہا یہ کیا تھا کہ گیس کی فراہمی میں ۹۶ دن تک تھپڑ رہا۔ لیکن اس کے برعکس حقیقت میں ایسا نہیں تھا۔ گیس کی فراہمی میں صرف تین روز کے لئے معمول کی واقع ہوئی تھی۔ جب یہ غلط ثابت ہوا۔ اور جب مرکزی حکومت کو یہ پتہ چلا یہ گیس صرف تین روز کے لئے مسئلہ رہی تو انہوں نے مہربانی فرما کر کہا کہ ہم سے غلطی ہو گئی ہے جس پر انہوں نے کالی ہوئی رقم میں سے ۴۶ کروڑ روپے بلوچستان کو واپس ادا کر دئے جب کہ ان کے جواب میں اس چیز کی وضاحت نہیں ہے۔

Syed Babar Ali: Madam Chairperson: I would just like to make one clarification and that is, that in the beginning of the year, they draw estimate of the amount of gas that will be transmitted to the various networks and on the basis of that they prepare an estimate of what royalty would be given to the province, but the actual amount is based on the metering of gas that is actually transmitted. So, there is no deduction on that basis. They are paid royalty on the basis of the actual quantity of gas except that there is a 2% collection charge for the administrative expenses that are deducted and there is no other deduction. Thank you.

Syed Faseih Iqbal: The share of 2% is very high because we are not getting anything from service oriented charges. We are only getting surcharge that is hundred percent levied on the drilling station of Sui gas. So, 2% is a very high charge, it amounts to millions. And you know that Baluchistan is less developed area and the gas was started in 1956. We have been deprived of it for the two decades. We have not been given our due share. So, 2% is very big charge and we have not been given even a foreign training students scholarship. Two percent

Syed Babar Ali: This figure of 2% was fixed prior to my being here.

So, I can not given any reason as to how this was worked out but by and large I would say that in view of the fact that we have a large administration, I think, that 2% charge is quite reasonable.

میر عبد الجبار، میں وزیر موصوف سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ بلوچستان پاکستان کا ایک صوبہ ہے۔ ہم پسماندہ لوگ ہیں آپ کیا اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکتے اس کوئی پہ سہانی فرما کر نظر ثانی کیجئے اور پسماندہ لوگوں کو فدا کے لئے ان کا حق تو دیجئے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید بابر علی صاحب وزیر خزانہ۔

Syed Babar Ali: The backward area of Balochistan during 1992-93 got 4.9 billion Rupees as per a hand issued out on the basis of royalty of gas.

پروفیسر نور شید احمد، دراصل میرے ضمنی سوال کا تعلق وزیر محترم کے جواب سے ہے اس لئے کہ continuity of government ایک بنیادی اصولوں میں سے ہے اور ان کے سامنے یہ بات دینی چاہئے کہ سیٹ یا قومی اسمبلی میں جب سوالات کے جوابات دئے جاتے ہیں وہ اس بنیاد پر نہیں ہوتے کہ کسی وزیر کے tenure میں کوئی کام ہوا ہے یا نہیں بلکہ وزیر حکومت کے ان سارے کاموں کا ذمہ دار ہے جو خواہ اس کی مخالف پارٹی کے دور میں بھی ہوا ہو اسے اس کا جواب دینا پڑتا ہے تو اس بنا پر ان کا جواب میری نگاہ میں صحیح نہیں ہے۔

سید محمد فضل آغا، ضمنی سوال جناب والا میں وزیر صاحب کا بہت ممنون ہوں کہ گزشتہ مالی سال کے امداد شمار تو جتا دئے کہ بلوچستان کو اتنی رقم ملی ہے کیا وزیر موصوف جتا سکتے ہیں کہ جب سے سوئی گیس کی production شروع ہوئی ہے وفاقی خزانے میں اس سوئی گیس کے field سے کتنے پیسے آئے ہیں اور اس میں سے بلوچستان کو کتنے دئے گئے ہیں۔ انہوں نے صرف ایک سال کے امداد شمار جتا کر بلوچستان کے لوگوں پر احسان تو جتا دیا ہے لیکن کیا یہ بھی جتا سکیں گے کہ پورے ۷۷ سال میں کتنے پیسے ملے ہیں اور اس میں سے انہوں بلوچستان کو کتنے دیئے ہیں۔

Syed Babar Ali: Madam Chairperson, I do not have that figure as to what has been paid. In the beginning this was on the basis of the award of the Council of common interests, NFC.

Syed Muhammad Fazal Agha: When these figures will be provided?

Madam Acting Chairman: would you be able to provide these figures during this session?

Syed Babar Ali: I will try Madam.

Madam Acting Chairman: Thank you. Last supplementary Jabbar Sahib

میر عبد الجبار، جناب والا میں محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ قدرتی گیس پر سرچارج کی رقم میں 1992-93 کے سہ ماہی میں 1993-94 میں ۷۷ کروڑ روپے کی کمی کر دی گئی یہ کمی کیوں کی گئی؟

Syed Babar Ali: Madam Chairperson, it is based on the estimate of the gas that will be available. There is no deduction on the basis of any other charges. It is on the basis of gas that is estimated.

Madam Acting Chairman: Thank you. Next question No. 63.

63. *Akhunzada Behfawar Saeed-(on his behalf): Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that the CIDA is forcibly ejecting the people without prior notice and providing alternate arrangements whose lands were acquired by the Authority about 30 to 40 years back; if so, its reasons?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: No.

Dr. Basharat Elahi: In response to this question the answer is very brief and says 'No'. Does it mean to imply that the land which has been acquired by the CDA, the CDA closes its eyes and allows the people to stay on that land?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: The question was whether the CDA is forcibly ejecting the people. The CDA is not forcibly ejecting people.

Dr. Basharat Elahi: My question is that the land was acquired by the Authority about 30 to 40 years back. They have not denied this in the answer. So, the land belongs to the CDA and they are not ejecting people. Are there no people to be ejected, or are there people on this land which the CDA is allowing them to stay?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: Madam, the supplementary is outside the question which was asked. The question asked was whether CDA is forcibly ejecting the people without proper prior notice and providing alternate arrangements whose lands were acquired by the Authority. The sense of the question was that those persons whose lands were acquired, are they being forcibly ejected or not, that is not so.

میڈم قائم مقام چیئرمین، وزیر صاحب! اس سے متعلقہ بڑے ضمنی سوالات آپ سے کئے جا سکتے ہیں تو آپ کو اس کے لئے بڑی تفصیل سے اندامیشن دینا پڑتی ہے کیوں کہ ایک سوال کے جواب کے بعد۔ they have to ask a supplementary.

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: That has to be related to the main question.

Dr. Basharat Elahi: Madam, I don't see how my question does not relate to this question. What I am asking is, is the CDA allowing people to stay on the land which it acquired 30 or 40 years ago. What is the policy of the CDA?

Madam Acting Chairman: Minister Sahib, you need a fresh notice for that.

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: It is a fresh question, fresh notice is required.

Dr. Basharat Elahi: It is not a fresh question. It is question which I have derived out of this very question.

Madam Acting Chairman: Next question.

(Pause)

Madam Acting Chairman: Next question No. 64 - Syed Muhammad Fazal Agha Sahib.

64. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that the post of the General Manager, AIDBP, Quetta, has been abolished; if so, since when and the reason thereof?

Syed Babar Ali: Yes, the post of General Manager, AIDBP, Quetta was abolished w.e.f. 01-2-1992 due to the following reasons:-

- (1) It was part of a decision to abolish all posts of General Managers in Provincial Capitals.
- (2) General Manager's Office at Quetta had failed to achieve any given operational target during the period of its existence from

1-7-1990 to 31-1-1992.

- (3) the object of quick disposal of loan cases could also not be achieved.

After the abolition of General Manager's Office at Quetta and the other three Provincial Capitals, the Bank's Regional Office at Quetta was restored with the financial loan sanctioning, administrative and disciplinary powers which were previously vested in the General Manager, Quetta. Since then this arrangement is working quite satisfactorily.

Madam Acting Chairman: Supplementary - Syed Fazal Agha Sahib.

سید محمد فضل آغا، گزارش یہ تھی ڈاکٹر صاحبہ کہ میں نے اپنے question میں پوچھا تھا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ ADHP کوئٹہ اور باقی صوبوں میں اپنے ہیڈ آفس بند کر دیئے ہیں۔ تو جواب میں انہوں نے لکھ دیا کہ ہاں یہ صمیع ہے اس کی مختلف وجوہات ہیں کہ collection وغیرہ صحیح نہیں تھی وغیرہ اور ہم ساتھ ہی انہوں نے یہ لکھ دیا کہ easy loaning اور cases process کے لئے ہم نے ریجنل آفس کوئٹہ کو اتھارٹی دی تو میری گزارش یہ ہے کہ بلوچستان میں اول تو منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ ان ADHP کے لئے Regional Offices اور پھر کہا یہ Regional Offices اب اپنا treat دیتے ہیں تو کوئٹہ کے Regional Officer کو انہوں نے یہ اتھارٹی دے دی کہ ان کے آفس کی understanding اور باقی Regions کے ساتھ working agreements میں ہیں ان کی coordination اور cooperation یہ مسئلہ coordination کا کہتے ہو کہ کیونکہ at par level پر ہو officers یا bureaucrats ہوں وہ کبھی ایک دوسرے کی supremacy کو تو tolerate کرتے نہیں ہیں ایک آفس کو انہوں نے ساری powers دے دیں تو باقی regions دسے کہاں بائیں کے ان کا کیا ہے گا یہ ذرا بتائیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید بار علی صاحبہ۔

Syed Babar Ali: Madam Chairperson, this re-organization was done with a view to improving the efficiency of the working of the Agriculture

Development Bank except for the NWFP Province. There is no other Regional office functioning and that is why all the powers are delegated to the people in the area and we have found that it is working quite well. I don't think we should interfere with the efficiency of the Bank and we leave it to the Management of the Bank to decide as to how they want to reorganize themselves.

Madam Acting Chairman: Fazal Agha Sahib supplementary.

Syed Muhammad Fazal Agha: Thank you Madam Chairman

جناب ایک تو وزیر صاحب نے اپنی contradiction کر دی سوال میں انہوں نے کہ دیا ہے کہ چاروں Provincial Capitals میں یہ offices بند کر دئیے ہیں In reply to my question اور فلور پر انہوں نے کہ دیا ہے کہ ایک Provincial Capital میں ابھی تک ان کی Regional Office باقی ہے تو دوسرے ایک بات آتی ہے کہ یہ ہاؤس کو حفظ information دیتے ہیں اور دوسری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا ہے کہ ان سارے معاملات میں مداخلت کریں اور ان کے efficiency کو خراب کریں efficiency تو میں سمجھتا ہوں کہ already انہوں نے خود disturb کر دی ہے تو ایک Management Officer کی پوسٹ ہے وہ پوسٹ وہاں سے اٹھنے میں میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کتنی saving ہو گئی اور کس طرح سے انہوں نے efficiency improve کی ہے تو مجھے ذرا یہ بتائیں کہ کتنے رجسٹریل آفسز ہیں ان کے اندر arrangement کیا ہے ایک Regional Officer دوسرے Regional Officer کو کیسے کہہ سکتا ہے کہ یہ loans ہیں یہ مجھے sanction کر دیں اس سے contradiction of powers ہیں تمام Regional Officers کو یا تو پاور دی جائیں کہ وہ decide کریں یا کوئی میں Regional Officer جو ہے باقی Regional Officer کے decision پر کس طرح ہو گا یہ میری تو سمجھ میں نہیں آتا بلکہ انہوں نے تو خود efficiency کو disturb کیا ہے۔ اس سے کہ contradiction ہے۔

میڈم قائم مقام سپریمینٹ، علیہ سید بابر علی

Syed Babar Ali: Madam Chairperson, I apologize for giving wrong

information. Even in the Frontier province the Regional Office has been abolished. Frontier province is the only province that met with the quota as far as its operations were concerned and they reorganized it because they were not satisfied the way these regional offices were functioning.

Madam Acting Chairman: Thank you. Subedar Khan Mandokhel Sahib supplementary.

جناب صوبیدار خان سندھ و خیبر، وزیر سائب کی یہ تفصیل جانتاں ڈکھیں کہ پاروں صوبوں کے ڈیپل آفس بن گئے ہیں اور بلوچستان کے ڈیپل آفس پہ انوں نے کہا ہے کہ وہاں in-efficiency اور کچھ الزام اور بھی لگائے ہیں پاروں صوبوں کے Regional Offices پہ بند کئے ہیں کیا سب پہ الزام ہیں یا صرف بلوچستان کے آفس پہ یہ الزام ہے۔ یہ ذرا بھیتر کر دیں۔

سید محمد قاضی مقام چیمبرمین، سید بابر علی صاحب

Syed Babar Ali: Madam Chairperson, these Provincial offices were abolished but that does not mean that there was no emphasis on the working of the regional offices concerned. These regional offices have been functioning at the level of the province. We feel that with the amount of autonomy and authority that is given to these offices, they are functioning properly and if the honourable Member have any particular complaint against their working I would be very happy to look into that.

Madam Acting Chairman: Thank you. Fazal Agha Sahib supplementary.

سید محمد فضل آغا، یہ efficiency improve ہوئی۔ یہ بڑا vague سا reply ہے کیا منسٹر صاحب in specific terms بتائیں گے کہ Regional Offices ختم کرنے سے پہلے

کسی قسم کی efficiency تھی اور abolish کرنے کے بعد کیا فرق آیا ہے اور کیا efficiency improvement ہوئی کوئی specific بات بتائیں اب umbrella efficiency کے اندر ایک specific efficiency بتائیں یہ مجھے بتائیں۔
reply لا vague improvement کیا ہوئی۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید بابر علی صاحب۔

Syed Babar Ali: Madam Chairperson, I am not in a position to give him the exact detail, but we rely on the management of the Agricultural Development Bank. They are the best judges to find out how these things function. If any of their clients have any particular complaints about the Quetta Regional Office, I will be very happy to look into it.

Madam Acting Chairman: Next question 65, Syed Muhammad Fazal Agha Salib.

65. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

- (a) the date of launching of social action programme in the country and
- (b) the total amount of funds allocated for this programme so far year-wise indicating also the funds allocated to each province with name/names of the projects started in each province?

Syed Babar Ali: Social Action Programme was launched in the country w.e.f. the financial year 1992-93.

- (b) the total amount of funds allocated for the programme is as follows:-

(Rs. in million)

	1992-93	1993-94
Total:	1600.00	8800.000

Province-wise and year-wise allocations are annexed Federal Government releases funds in lump-sum to provinces who draw detailed schemes for implementation. The utilization of funds scheme-wise is at the discretion of provinces.

ANNEX

Province	Govt. of Pakistan	Foreign Aid	Govt. of Pakistan	Foreign Aid
Punjab	833.440	-	3437.940	330.000
Sindh	335.200	-	1382.700	975.000
NWFP	275.040	-	1134.540	35.000
Balochistan	156.320	-	644.820	860.000
Total:	1600.000	-	6600.000	2200.000

Madam Acting Chairman: Supplementary Syed Fazal Agha

سید محمد فضل آغا، شکریہ جی۔ یہاں پر انہوں نے یہ بتا دیا ہے کہ جی ہم یہ سوشل اکاؤنٹ پروگرام کے جو allocations ہیں Clatby ہم provinces کو دیتے ہیں۔ تو منسٹر صاحب یہ فرمائیں گے کہ اس کے فیڈرل گورنمنٹ نے کیا check & balances کیا ہے جب فنڈ یہ Provincial Government کو دے دیتے ہیں تو اس کے بعد یہ ان کی صوابدید پر رہ جاتے ہیں یا فیڈرل گورنمنٹ کی کوئی responsibility چھٹے رہتی ہے

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید بابر علی صاحب۔

Syed Babar Ali: In many of the provinces, we have to rely on their own monitoring system. Thank you.

Madam Acting Chairman: Syed Fazal Agha Salub, Supplementary.

Syed Muhamad Fazal Agha: I don't think despite the existence of

Federal Cabinet and this Senate, if we are going to rely on the offices and subordinate offices and every answer to my question is the same that they have to rely on the provinces, they have to rely on banks, they have to rely on the Ministries, then what for this forum is, what for the Cabinet is? If they are not in a position to give us specific replies on this floor. Then, I don't think having the session or having any discussion over here is meaningful.

Madam Acting Chairman: Syed Babar Ali Sahib.

Syed Babar Ali: I may not respond to this reply because I believe in delegation that is the way I worked.

Madam Acting Chairman: Thank you ji. Next question 66.

66. ***Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that the financial sanction for opening a branch of State Bank of Pakistan at Khuzdar was given in 1982; if so, the steps taken by the Government to open the said branch?

Syed Babar Ali: The State Bank of Pakistan decided to set up a branch in Khuzdar in 1981. On the request of the Bank the Government of Balochistan allotted a plot for the branch in 1987. The construction of the branch building was delayed partly because of the delay caused in the preparation of specialised plans for the building and partly because of encroachments. These have recently been removed. The construction for the branch is expected to commence shortly.

Madam Acting Chairman: Supplementary, Syed Fazal Agha Sahib.

Syed Muhammad Fazal Agha: This time the Minister, I think, will

rely on the State Bank's Governor.

اس میں ڈاکٹر صاحب! میں نے پوچھا ہے کہ کیا یہ صحیح ہے کہ ۱۹۸۱ء میں in principle ایک decision لیا گیا تھا کہ خضدار میں سٹیٹ بینک کی ایک برانچ کھولی جائے گی جس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ درست ہے کہ ۱۹۸۱ء میں ایک in principle policy decision لیا گیا تھا کہ خضدار میں ایک سٹیٹ بینک کی برانچ کھولی جائے گی لیکن آج ۱۹۹۳ء ہے بارہ سال کے بعد بھی reliance ہماری سٹیٹ بینک کی اتھارٹی پہ ہے اور خضدار میں آج بھی سٹیٹ بینک کو کوئی برانچ تو کجا وہاں پہ نہ کوئی دفتر ہے نہ بڈنگ سارٹ ہوئی ہے نہ کوئی بات ہے۔ جو reasons انہوں نے دیئے ہیں۔ منسٹر صاحب اس کے لئے کیا فرمائیں گے؟ اس پہ کیا کر رہے ہیں بارہ سال کے بعد۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید بابر علی صاحب۔

Syed Babar Ali: Madam Chairperson, I apologize for the delay that has taken place but I believe that the plot has now been acquired and very shortly we will start construction of this plot. Thank you.

میڈم قائم مقام چیئرمین، سلیمنٹری حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد، محترمہ! بلوچستان کا رقبہ ملک کا ۴۵ فیصد ہے اور وہاں پلاٹ نہیں ملتا ہے عجیب بات ہے کتنے ایکٹر پاسئے۔

سید محمد فضل آغا، پلاٹ ان کو ۱۹۸۰ء کا مل چکا ہے جی! یہ انہوں نے جواب میں لکھا ہوا ہے۔ مجھے افسوس یہ ہے بس کیا کیا جائے۔ وہ پڑھتے تو ہیں نہیں جواب دے دیتے ہیں۔ ۸۰ء میں ان کو پلاٹ مل چکا ہے جی۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، علی جی۔ سید فصیح اقبال صاحب، سلیمنٹری

Syed Fascih Iqbal: One thing, as far as you know every Balochistani Senator Know it, Khuzdar has no city area, it is just a town. There no question of encroachment arises. So, the information of encroachment is wrong. There is no encroachment in Khuzdar, because it is a very small town, having the offices of the

government buildings and that is all. So, the reply was given that the state Bank is not satisfactory... since Minister has said so, I cannot press it. But it is my supplementary, I am talking about the lapse of 12 years, we have not started a Central Bank which is a very dire need for Pakistan. How they can control the treasury?

میڈم قائم مقام چیئرمین، دے رہے ہیں دے رہے ہیں، جی ہاں صاحب نوٹ کر لیا ہے۔ دے رہے ہیں جی۔ جناب سید بابر علی صاحب۔

Syed Babar Ali: As I submitted earlier, I myself was amazed of this delay. Now, I believe that all the impediments have been removed. The plans have been prepared and we are ready to go forward with commencing the construction work.

میڈم قائم مقام چیئرمین، شکریہ اعجاز جتوئی صاحب سلیمنٹری۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، وزیر موصوف توجہ فرمائیں، جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ

the construction of the building was delayed partly because of delay caused in ۱۹۸۷ specialized plans in the preparation of specialized plans. ۱۹۸۷ سے ۱۹۸۲ تک چھ سال کا وقفہ specialized plans- تو یہ کونسی کارکردگی اس ملک میں باقی بہتر ہونی ہے ایک سینیٹ بنک جو ایک گورنمنٹ ادارہ ہے۔ اگر چھ سال تک وہ صرف specialized plans اور وہ table to table papers چلتے رہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اس ملک کا خدا ہی حافظ ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید بابر علی صاحب۔

Syed Babar Ali: I would like to submit that the Senators, who have been here much longer than I have been, why did they not agitate about this earlier?

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب گلزار احمد خان سلیمنٹری، جی آخری سلیمنٹری۔

جناب گلزار احمد خان، میری سمجھ میں یہ آ رہا ہے کہ کنسٹرکشن اور پلاٹ پر زیادہ زور دیا جا رہا ہے اور برانچ کے متعلق کچھ کم بات ہو رہی ہے۔ برانچ اگر کھولنی ہو تو کسی بلڈنگ دوسری کوئی چھوٹی موٹی بلڈنگ میں کھول کر پھر کنسٹرکشن شروع ہو جائے۔ اگر انہوں نے برانچ ہی کھولنی ہے تو ایسی بات تو نہیں ہے۔

میڈم قائم مقام چیئر مین، آخری سلیمنٹری سید فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا، محترم وزیر صواب بڑی خوبصورتی سے کبھی تو ساتھ گورنمنٹ پر ذمہ داری ڈال دیتے ہیں اور کبھی کوئی technicalities اور reliance کے shelter وہ through لیتے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ this is a collective responsibility of the Government whichever Government is in power یہ کبھی آپ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں گورنمنٹ سے کیوں نہیں پوچھنا ہے؟ اس کے پچھلے سے کیوں نہیں پوچھا ہے۔

The one who is sitting on the chair is responsible to respond to the nation and to the House

میری گزارش یہ ہے کہ آپ specifically یہ جانتے ہیں کہ کب یہ کام شروع ہو گا؟
میڈم قائم مقام چیئر مین، سید بابر علی۔

Syed Babar Ali: Very shortly

Madam Acting Chairman: Nex question 67.

67. *Pir Israr Hussain Shah: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that CDA enquiry office Gi-10/3 Islamabad has prepared no schedule for cleaning the over-head tanks of category V and IV government flats; if so, the time by which schedule will be prepared, indicating also the time by which the over-head tanks of the said flats will be cleaned up?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: No. The over-head

tanks of these houses will be cleaned in December 1993/winter season when water requirement is minimum.

Madam Acting Chairman: No supplementary. Next question No 68.

68. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the time by which the brick kilns and crush machines will be removed from the capital area of Islamabad belonging to those owners who have lost their cases in the courts of law?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: There was no court case against CDA in so far as Brick Kilns are concerned. However, the CDA have decided to shift all unauthorized brick kilns from ICT area and modalities for relocation are being settled with the Association and District Administration of Rawalpindi and Islamabad. However, no specific time limit could be fixed at this stage.

As regards removal of stone crushers, the licences/permission for the crushing activities in the Margallah Hills has since been cancelled. Efforts are being made to shift all the crushers operating in the Margallah Hills to Choka near Nickleson as early as possible. Since it requires assistance/support from various agencies, no time limit could be fixed for the purpose.

ڈاکٹر محمد ریحان، جی جناب تین پارلیمنٹری ہیں، مردہ وار پوچھوں گا۔ جی سب

سے پہلے عرض ہے کہ میرا سوال ہے کہ

when these brick kilns and crush machines will be removed from the capital area of Islamabad belonging to those owners who have lost their cases in the courts of law

جب کہ جواب آیا ہے کہ No court cases against CDA as far as brick kilns are concerned. اس کے متعلق خاموشی ہے۔ کرش مشین کے بارے میں خاموش ہے۔ وزیر صاحب جواب فرمائیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب جسٹس ریٹائرڈ عبدالشکور الاسلام صاحب۔

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul salam: Madam I require more time to give full details

میڈم قائم مقام چیئرمین، آپ next time prepare ہو کے آئیں۔ This is for the first time that on every question you said this وہ ڈاکٹر محمد رحمان صاحب سیکرٹری ہیں۔

ڈاکٹر محمد رحمان، اس کے آگے بتایا جاتا ہے

as regards removal of Stone crushers, the licences and permission for the crushing activities in Margalla Hills has been cancelled.

تو اگر اجازت cancel ہو گئی ہے تو پھر غیر قانونی کاروبار یا کام جو کر رہے ہیں اس کے متعلق اگر کوئی ایکشن نہیں لیا جا رہا تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟ منسٹر صاحب جواب فرمائیں۔

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul salam: Efforts are being made to shift all these crushing operations from the place and action shall follow.

میڈم قائم مقام چیئرمین، سیکرٹری ڈاکٹر رحمان صاحب۔

ڈاکٹر محمد رحمان، وہ تو جناب ٹھیک ہے آپ حثت کریں گے لیکن موجودہ وقت میں لائسنس کینسل ہیں لیکن پھر بھی غیر قانونی طریقے سے کام جاری ہے جب لائسنس نہیں ہیں اجازت نہیں ہے وہ کاروبار چل رہا ہے۔ تو کسی کے زیر پرستی اس کے متعلق ذمہ دار کون ہے اور وہ غفلت کے مرتکب ہوئے ہیں ان کے متعلق کیا کارروائی ہو گی یا ہو چکی ہے یا کیا کارروائی کرنے کا ارادہ ہے؟

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب منسٹر جسٹس ریٹائرڈ عبدالشکور الاسلام صاحب، کیا

اس پر گورنمنٹ کوئی ایکشن وغیرہ لے رہی ہے؟

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul salam: Yes, the action is being taken by the CDA authorities and it would be finalized and information would be supplied.

میڈم قائم مقام چیئرمین، شکریہ ڈاکٹر رحمان صاحب آخری سیشنری۔

ڈاکٹر محمد رحمان، جواب کے آخر میں وزیر صاحب نے بتایا ہے

since it requires assistance and support from various agencies, no time limit could be fixed for the purpose.

تو قانون نافذ کرنے کے لئے یہ سمجھ ہے کہ مختلف ایجنسیاں جو ہیں ان کی مدد لی جاتی ہے اگر اس نے ایسی تک یہ نہیں دیا کیا تو مہربانی کر کے کیا وہ اس کے متعلق قانونی کارروائی کریں گے؟ وہ ایجنسیز جو ہیں ہو کہ قانون نافذ کرنے کے لئے ہوتی ہیں اور وہ غفلت برت رہے ہیں۔

Mr Justice (Retd.) Abdul Shakurul salam. Yes appropriate action.

Madam Acting Chairman: Next Question No. 69, Syed Faseih Iqbal.

69. *Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

- the increase registered in interest on domestic debt during the last five years with year-wise break-up, and
- tax/GDP ratio during the said period?

Syed Babar Ali: (a) The year-wise break-up of increase in interest on domestic debt is given below:

(Rs. in billion)

Year	Interest	Increase/Decrease
1988-89	28.1	
1989-90	35.9	7.8
1990-91	35.7	(-0.2)
1991-92	50.3	14.6
1992-93	63.1	12.8

(b) The tax/GDP ratio during the said period is given below:-

Year	Tax/GDP Ratio (%)
1988-89	14.3
1989-90	14.0
1990-91	12.7
1991-92(R.F.)	13.8
1992-93, (B.F.)	15.0

Syed Faseih Iqbal: The increased registered interest in domestic debts during the last five years would be yearwise. We have got the reply from 88-89 interest percentage is 28%, 35 and so on. The last one given 92-93, is 63.1. So, how the Minister improved the financial climate of those on raising the domestic debt?

Syed Babar Ali: The more you borrow, the more you have to pay by way of interest. This is as a result of the very liberal policy that the Government had followed over the years. That is why the present interim government have taken steps to tighten the belt so that we do not continue to have a very

liberal borrowing policy. Thank you.

Syed Faseih Iqbal: The honourable Minister has said "liberal policy". What do you mean by 'liberal'? It is a good or bad and in what terms you have used? Liberal is a very nice word. When we say opening of the things, new market economy, liberal policy, it means that it was done in good faith.

Madam Acting Chairman: Honourable Minister.

Syed Babar Ali: Here definition means irresponsible.

Madam Acting Chairman: Next question NO.70.

70. ***Syed Faseih Iqbal:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

- (a) the date and venue of the next aid-to Pakistan Consortium Meeting; and
- (b) the amount of financial aid expected from Consortium and IMF during the current years?

(Reply not received)

Syed Faseih Iqbal: I am surprized to see that the reply is not received.

However, this is very simple question. Everybody knows through the newspapers I have asked the date and venue of the next aid to Pakistan Consortium Meeting, the amount of financial aid expected from Consortium and IMF during the current years.

ہوا یہ ہے جناب کہ آپ نے جس پالیسی کا اعلان کیا ہے، ہمیں سب پتہ چل گیا ہے کہ آپ کو کیا ملتا ہے اور بادو گروں کا ٹولا چادر چرانے کے لئے بیٹھا، مجاور آنے چادر چوری ہو گئی، آئی ایم ایف نے اسی دن اعلان کر دیا کہ ہم یہ پیسے دیں گے، اور یہ پمپلی گورنمنٹ کے وقت بھی پتہ تھا کہ یہ پیسے انہوں نے آپ سے commit کئے ہیں under some centre as some business

dictation and some conditions. آپ نے meet out میں اب اس میں آپ کہتے ہیں کہ reply not received تو یہ تو ہاؤس کو آپ deprive کر رہے ہیں اس میں جانے کہ اگلے ستمبر میں ہے اور مجھے پتہ ہے کہ ستمبر میں کنسورٹیم کی میٹنگ ہو رہی ہے۔ Everybody knows in Pakistan. specific یہ ہے کہ جو جواب انہوں نے جواب نہیں دیا ہے اسکا جواب دے دیں وہ کہ کب میٹنگ ہو رہی ہے اور کتنا aid متوقع ہے۔

Madam Acting Chairman: Syed Babar Ali Sahib.

Syed Babar Ali: Madam Chairperson, the meeting that has been fixed is the Donors Meeting and not the Consortium Meeting.

Syed Faseih Iqbal: What about the aid requirement?

Syed Babar Ali: As and when the Consortium Meeting is fixed and the amounts that are declared at the Consortium Meeting are on bilateral basis and as of today we do not have any date fixed for the Consortium Meeting it is only for the donors.

Madam Acting Chairman: Yes Jatoi Sahib.

جناب اعجاز علی خان جتوئی، میڈم چیئرمین! میرا سلیمنٹری سوال نہیں پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ میں آپ کے توسط سے یہ جانتا چاہتا ہوں۔ اپنی نالج کے لئے ہاؤس کے ریکارڈ کے لئے اور عوام کے نالج کے لئے بھی۔ ۶۶ مئی کو جب سپریم کورٹ نے نواز شریف کی گورنمنٹ restore کی تھی اس وقت انہوں نے کہا تھا کہ کینز فیکر گورنمنٹ نے جو بھی اقدامات کئے ہیں وہ null and void ہیں۔ سپریم کورٹ کی سمجھت ہے۔ تو یہ اب جو نئی deals اور نئے decisions اور نئے commitments کینز فیکر گورنمنٹ کر رہی ہے اس کے لئے کون سی assurances اور یہ کس طرح سے انہوں نے آگے strategy بنائی ہے اگلی گورنمنٹ کو پابند کرنے کے لئے۔ میں آپ کے توسط سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں وزیر خزانہ سے کہ کیونکہ ۵۰۰ ملین ڈالر کی اینڈ می ہے آئی ایم ایف سے آپ کو جو پولیٹیکل گورنمنٹ کو نہیں ملی تھی تو وہ conditions جو آپ نے meet کی ہیں اور جو conditions آگے کے لئے کسی گئی ہیں اس

کے لئے سپریم کورٹ کی تجنٹ کو دیکھتے ہوئے کون سی آپ نے strategy بتائی ہے۔

Madam Acting Chairman: Syed Babar Ali Sahib.

Syed Babar Ali: The World Bank did not come to us nor the IMF. We went to them because they were the only organizations that were available to us for sustaining the economic activity in this country. And, therefore, we have taken steps in the interest of the country as to how we can keep the economy alive. And at a suitable time the Prime Minister will come and address the Senate and advise you. I think enough has already been informed to the general public including this House as to what steps are being taken to negotiate the different loans from these international organizations. They did not come to us. We went to them. And in fact we followed the steps already taken by the previous two governments, Mr. Nawaz Sharif's Government as well the previous interim government had gone to these institutions because the country required assistance and aid to sustain itself. We are just following that.

میڈم قائم مقام چیئرمین، انکا سوال بہ حافظ حسین احمد صاحب۔

72. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that the pavement along side Federal Government Higher Secondary School, I & T Centre, Sector G-8/4, Islamabad is unserviceable for the pedestrians, if so, the reasons thereof; and
- (b) whether it is also a fact that condemned vehicles and other articles are lying on the pavement, if so, the steps taken by the CIDA to remove illegal such encroachments from I & T Centre

Islamabad?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: (a) It is a fact that space between road and boundary wall fo Federal Government Higher Secondary School I&T Centre G-8/4, Islamabad is unserviceable for the pedestrians due to dumping of condemned vehicles, wooden logs and other articles of shopkeepers.

(b) Yes. the material lying on the pavement has been got removed. The construction of foot path and parking is included in the approved plan for 1993-94 and will be completed during the current financial year.

میڈم قائم مقام چیئرمین، سلیمنری۔

حافظ حسین احمد، ہموزدیں۔

ڈاکٹر محمد رسخان، سلیمنری۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر محمد رسخان۔

ڈاکٹر محمد رسخان، یہ سوال کے پارت (بی) میں بتایا گیا ہے کہ اس پر جو pavement تھی وہ unserviceable بن گئی تھی اور جس پر condemned vehicles وغیرہ جیسا جو ملہ پڑا ہوا تھا اس کو تو ہٹایا گیا ہے لیکن کیا ایکشن لیا گیا ہے ان افسران کے خلاف جن کی غفلت کی وجہ سے یہ pavement جو ہے یہ unserviceable ہو گئی تھی اور یا اگر serviceable ہو گئی تھی اور اگر کوئی ایکشن نہیں لیا جاتا۔ آپ پھر ف پاتھ بتائیں گے کچھ دنوں کے لئے اور پھر اس کے اوپر لوگ جو ہیں encroachment کریں گے اور آئندہ کے لئے پھر سکول کے بچوں کے لئے unserviceable ہو جانے گی۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر حفیظ اے پاشا صاحب۔

Dr. Hafeez A. Pasha: Madam Chairperson, I regret that the Minister for Law and Cabinet Division has just been asked to go to see the Prime Minister.

An attempt is in fact now being made by CDA to ensure that in future the pavements in sector G-8/4 are not used for dumping condemned vehicles and other articles. As far as any punitive action against those who had done in the past is concerned I do not have this information at this time.

Madam Acting Chairman: Thank you. Next question NO. 73.

73. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

- (a) the total loans granted by the ADBP and SPIC to Kalabagh Farm at different stages with details and the overall position of the said farm at present; and
- (b) the parties which signed the agreement of the project as well as the name of the firm prepared feasibility report on the project indicating also the reasons due to which the project could not start production?

Syed Babar Ali: (a) In terms of Section 12 of the Banks (Nationalization) Act, 1974 (Annex) the details of the loans sanctioned by the ADBP to any individual or firm cannot be divulged. However, the details of the loan from the Saudi Pak Investment Company are as follows:-

	(Rs. in million)
Total cost of the Project	
(Saudi Pak Kalabagh Livestock Company Ltd.)	128.000
Equity	40.000
Long Term Loan:	
(a) Foreign Currency	14.870
	(52.67)

(b)	Local Currency Working Capital	26.811
		<u>1.500</u>
		<u>52.884</u>

Position upto 30-6-1993:-

Amount overdue including installments	
of principal and interest/mark-up	71.411
Principal not yet due	5.601
Total outstanding	<u>77.012</u>

The project was commissioned in May, 1989. However, the project incurred staggering losses and is lying closed at present.

(b) The parties which signed the agreement are:-

- (1) Agricultural Development Bank of Pakistan
- (2) Saudi-Pak Industrial and Agricultural Investment Company Limited
- (3) M/s Saudi-Pak Kolabagh Livestock Company Ltd.

The feasibility report was prepared by M/s Agricon Consultants, 325, Central Hotel Annex, Mereweather Road, Karachi.

The reasons for which the project could not continue production are given below:-

- (1) Tribal rivalries in the area where the project is located, which led to adverse law and order conditions in 1989 and 1990. As a result the Company is stated to have incurred huge losses which have wiped out the entire equity capital.
- (2) In view of its extremely bad financial conditions, the Company has been unable to raise additional funds for working

capital.

ANNEX

Section 12 of Banks (Nationalization) Act, 1974 (XIX of 1974).

"12. Fidelity and secrecy.-(1) The Chairman and members of the Council, every bank, the President members of the Board and Members of the Board and Member of the Executive Committee and Chief Executive, by whatever name called, shall observe, except as otherwise required by law, the practices and usages customary among bankers and in particular shall not divulge any information relating to the affairs of its constituents except in circumstances in which it is, in accordance with law or practice and usages customary among bankers, necessary or appropriate for a bank to divulge such information.

(2) The Chairman and members of the Council, the President members of the Board and members of Executive Committee of every bank, every administrator, auditor, adviser, officer or other employee of the Council or a bank shall, before entering upon his office, make a declaration of fidelity and secrecy in such form as may be prescribed.

(3) Notwithstanding anything contained in sub-sections (1) and (2), every balance sheet and profit and loss account prepared by a bank under any law for the time being in force shall include a statement in the form and manner specified by the State Bank of written off loans or any other financial relief of five hundred thousand rupees or above allowed to a person.

(4) Notwithstanding anything contained in sub-sections (1) and (2), the State Bank shall prepare, and submit to the Federal Government, a special report every year on cases of write off of loans, mark-up and other dues, or financial relief through rescheduling and restructuring of loans and subsidized loans

provided by the nationalized commercial banks, in which established banking practices or authorized procedures have been departed from with a view to causing wrongful loss to the bank or conferring wrongful gain, on any constituent or such departure has caused wrongful loss to the bank or conferred wrongful gain on any constituent. If the matters raised in the report relate to public interest, the Federal Government may submit the report, or such part of it as relates to public interest, to the Parliament or to the Standing Committee or a House of Parliament dealing with Finance.

Explanation.- In the case of any such person employed in connection with the affairs of a bank as is not required by any provision of this Act to vacate any office held by him, the requirements of this sub-section shall be deemed to be satisfied if such person has already filed with the bank a declaration more or less to the effect of the prescribed form.

میڈم قائم مقام چیئرمین، سلیمنٹری۔

حافظ حسین احمد، محترمہ یہاں وزیر موصوف صاحب نے جواب دیا ہے کہ بنکوں کے ایکٹ بات ۱۹۷۳ کی دفعہ ۱۲ کی رو سے زرعی ترقیاتی بنک کی جانب سے کسی فرد یا ادارے کو منظور کردہ قرض کی تفصیلات افشاء نہیں کی جاسکتی۔ میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو قرضوں کی فہرست ایکٹیشن کمیشن کو دی ہے۔ وہ اس ایکٹ کے تحت نہیں آتا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید بابر علی صاحب۔

Syed Babar Ali: May I please request him to repeat the question.

میڈم قائم مقام چیئرمین، حافظ حسین احمد صاحب ذرا سلیمنٹری دہرا دیں۔

حافظ حسین احمد، میرا جی سوال تھا کہ کالا باغ فارم کے مختلف مٹلوں پر اسے ڈی بی پی اور ایس پی آئی سی کی جانب سے دیئے گئے کل قرضوں کی تعداد کیا ہے جواب دیا گیا ہے کہ اس لئے ہم یہ افشاء نہیں کر سکتے کہ ۱۹۷۳ کی دفعہ ۱۲ کی رو سے کسی بھی ادارے کے

منظور کردہ تفصیلات اراکین پارلیمنٹ کو اور سینٹ میں جواب نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن الیکشن کمیشن کو یہ فراہم کی جا سکتی ہیں۔ کس قانون کے تحت؟

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب سید بابر علی صاحب۔

Syed Babar Ali: Madam Chairperson! we will submit information to the Election Commission pertaining to the defaulters of the loans and if this particular loan falls in that category this information will be given to them.

حافظ حسین احمد، آپ کو کوئی سمجھ آئی ہے جی آپ کو اگر سمجھ آئی ہے تو ہمیں بتادیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، آپ میرا میٹ تو نہ لیں۔

حافظ حسین احمد، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ہم ان کے لئے کیا کریں۔ آپ تعلیم بالعمان کا بندوبست کریں کچھ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جی منسٹر صاحب آپ ذرا تفصیل سے واضح بات کریں۔

Syed Babar Ali: The Honourable Madam Chairperson, I understood, his question correctly was to give information about a particular loan to the Election Commission. And my reply to that is.....

میڈم قائم مقام چیئرمین، نہیں جی ان کا سوال تھا کہ آپ ہمیں تفصیل مہیا نہیں کر سکتے لیکن الیکشن کمیشن والوں کو دے سکتے ہیں کہ رول کے تحت کس قانون کے تحت۔

Syed Babar Ali: I believe there is a Law or an Ordinance in process whereby the Election Commission would be supplied with information pertaining to the candidates seeking elections. Thank you.

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد، میں انہیں سمجھا نہیں سکا میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ میں نے ایک سوال کیا تھا کہ کالا باغ فارم کے لئے کتنے قرضے دینے گئے ان کا جواب مجھے موصول ہوا کہ کلاس دفعہ کے تحت ہم آپ کو یہ تفصیلات اٹھا نہیں کر سکتے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب پارلیمنٹ کو آپ یہ تفصیلات نہیں دے رہے ہیں۔ یہ ایکشن کمیشن کو آپ کس طرح فراہم کر رہے ہیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمن، انہوں نے بتایا ہے کہ اس آرڈیننس کے تحت جو انڈر پراسیس ہے۔ جی۔ ذکی الدین ہال صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر جی۔

جناب ذکی الدین پال، میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح سے وزیر صاحب نے کہا کہ ہم یہ ساری صلاوات ایکشن کمیشن کو دیں گے۔ آئین کے تحت کون سا اصلی ادارہ ہے سینٹ یا ایکشن کمیشن۔ یہ معاملہ زیر بحث سینٹ میں ہے۔ یہاں ساری تفصیل آئی پالینے نہ کہ ایکشن کمیشن تک محدود ہونی چاہیئے۔

میڈم قائم مقام چیئرمن، جناب لاہنٹر صاحب تو تعریف لے گئے ہیں۔ ان سے میں۔ جی ضمنی سوال پروفیسر غورخید صاحب۔

پروفیسر غورخید احمد، سوال کا جو (بی) حصہ تھا اس میں یہ بات کی گئی ہے کہ

Also the reasons due to which the Project could not start Production.

جواب میں مجھے کوئی چیز نہیں ملی جو اس پہلو پر روشنی ڈال سکے کہ کیا وجہ ہے کہ ۱۲۸ ٹین کا پروڈیکٹ جس میں outstanding اس وقت ۷۷ ٹین ہے لیکن کیا وجہ ہے کہ جس کی بنا پر وہ شروع نہیں کیا جا سکا اس پہلو کا جواب نہیں دیا گیا۔ کیا وزیر موصوف صاحب اس پہلو پر روشنی ڈالیں گے۔

میڈم قائم مقام چیئرمن، جناب سید ہار علی صاحب۔

Syed Babar Ali: I believe the reason why this project could not function was that the Law and Order situation in that area; there was tribal rivalry, there were lot of shooting and killing and therefore, this project could not function and that is the reasons it could not start

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب حافظ حسین احمد صاحب آخری ضمنی سوال جی۔
 حافظ حسین احمد، جی۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا آرڈینینس جاری ہونے کے بعد وزیر
 صاحب اس لہرست کو سینٹ کے ارکان کو مہیا کریں گے سینٹ میں۔
 میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب سید بابر علی صاحب۔

Syed Babar Ali: I don't believe so. Thank you very much Madam
 Chairperson.

میڈم قائم مقام چیئرمین، جی پوائنٹ آف آرڈر ذکی الدین پال صاحب۔
 جناب ذکی الدین پال، جناب یہ کوئی جواب نہیں ہے۔ This is insufficient.
 answer. میرا سوال یہ بالکل definite ہے کون سا superior institution
 آئین کے تحت آیا سینٹ کی پوزیشن زیادہ ہے یا الیکشن کمیشن کی پوزیشن زیادہ ہے میں
 اس کا جواب چاہتا ہوں۔ محض یہ کہہ دینا کہ I don't believe in that - this is no answer.

Syed Babar Ali: Madam Chairperson. I leave it to the Minister for
 Law, when he comes here to decide. Thank you.

میڈم قائم مقام چیئرمین، جی اعجاز علی جتوئی صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔
 جناب اعجاز علی خان جتوئی، میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب نے
 فرمایا ہے آن فلور کہ آرڈینینس in process ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، انہوں نے لاہ منسٹر صاحب کے آنے پر محمود دیا ہے۔
 آپ کو وزیر قانون پوری تفصیل سے سمجھائیں گے۔ ابھی اٹھ کر گئے ہیں۔ انہیں وزیر اعظم صاحب
 نے بلایا ہے۔ وہ یہیں آپ کے پاس بیٹھے ہونے لگے

(وقتہ سوالات ختم ہوا)

The Questions Hour being over the remaining Questions and Answers were
 placed on the table of the House.

74. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

- (a) total number of overhead water tanks for which tender was made for "E" type quarters in Sector G-6/4, Islamabad;
- (b) total amount of the tender with the break-up of expenditure incurred on each water tank; and
- (c) whether the construction of over head water tank on Hose NO. 408-E, G-6/4, Islamabad was included in the said project and the tank has also been constructed, if not, the reasons thereof?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: (a) 201.

- (b) total cost of the tender was Rs. 2.918 million. A sum of Rs. 14, 520/- has been incurred on the construction of each water tank.
- (c) Since an overhead water tank already existed on this quarter, it was not included in the tender.

75. *Mr. Alam Sher Khan Mahsud: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

- (a) the estimate of loss suffered by the people of village Tauda China (Makin), South Waziristan Agency due to the recent floods;
- (b) whether there is any proposal under consideration of the government to pay compensation to the flood affectees, if so, when and if not, its reasons; and The Question Hour being over the remaning Questions and Answeres wer e placed on the table of the House

- (c) whether the Government have taken preventive measures to save the people from further losses, if so, its details?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: (a)

1.	Loss to human life by hail storm.	1	
2.	Loss to Livestock		Rs. 3,65,200/-
a.	Goats	87	
b.	Sheeps	12	155
c.	Camels	9	
d.	Cows.	47	
3.	Damages to cultivated lands	1582 kanals.	Rs. 30,27,000/-
4.	Damage to houses		Rs. 4,49,000/-
5.	Loss of maize and potato crops		Rs. 30,24,500/-
6.	Loss of fruit trees.		Rs. 81,000/-
7.	Loss of misc. articles.		Rs. 600,000/-
	Total:		Rs. 75,46,700

(b) According to West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) Act 1958 payment of cash compensation is made for loss of human lives, cattle and damage to houses. Compensation is allowed at the prescribed scale applicable in NWFP. Compensation would be paid by the local administration shortly.

(c) Construction of necessary protective embankments is being planned to prevent the recurrence of similar incidents.

76. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

- (a) number of motor vehicles imported during the period from July 1991 to June 1992 and July 1992 to June 1993,
- (b) the total amount of duty from and other taxes collected by the Government on the import of these vehicles; and
- (c) total amount of duty and other taxes collected by the Government on the manufactured/assembled vehicles during the above period?

Syed Babar Ali: (a)	1991-92	1992-93
	13092	47285
(b)	Rs. 2448.90 Million	Rs. 5453.85 Million
(c)	Rs. 398.16 Million	Rs. 351.01 Million

77. *Prof Khurshid Ahmed. Will the Minister for Finance and economic Affairs be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that America has stopped Pakistan's economic and defence aid after pressler Amendment; and
- (b) if the answer be in the positive, since when the aid is stopped, the sectors of Pakistan's economy which suffered immediately or afterward and the total financial loss till date?

Syed Babar Ali: (a) Yes.

(b) The aid has been stoped since October, 1990 (USFY 1991). The sectors which suffered immediately or afterwards due to stoppage of US economic assistance are agriculture, education, energy, private investment programmes and social sectors. Had the US economic aid not been stopped due to aforesaid amendment, an amount of US \$ 1497 million could have been made available for the

on-going and future projects and PL-480 subject to the approval of US Congress.

78. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state number of vehicles imported from July, 1992 till todate for official use of Federal and Provincial Governments indicating also the price of each vehicle its type model etc and the names of Organisations/departments for whom these vehicles were imported?

Mr Justice (Retd) Abdul Shakurul Salam: Federal Government Ministries/Organisations have imported 98 vehicles worth Rs 230.000 million for official use since July, 1992. Price, type, model and names of organizations are annexed.

Balochistan Government have not imported any vehicle during the said period. Information from other provinces is still awaited and will be placed on the table of Senate on receipt.

**DETAIL OF VEHICLES IMPORTED FOR OFFICIAL USE OF FEDERAL GOVT. MINISTRIES/ORGANIZATIONS
FROM JULY, 1992 UP TO DATE**

S.No.	Name of Ministry/ Organizations	Type of Vehicles	Make & Model	Quantity	Price per unit (Rs. Million)	Total Cost	Purpose
1	2	3	4	5	6	7	8
1.	President Secretariat (Personal)	Ambulance	Toyota Hiace/1992	01	0.546 (duty free)	0.546	Ambulance duties
2.	Prime Minister Secretariat (Personal)	(i) Jeep	Toyota Land Cruiser/1993	01	1.095 (duty free)	1.095	Operational duties
		(ii) Cars	Toyota Corolla/1993	02	0.406 (duty free)	0.812	Protocol duties
		(iii) Pickups	Toyota Hi-lux double cabin/1993	02	0.420 (duty free)	0.840	Operational duties
		(iv) Wagon Cars	Toyota Hiace/1993	01	0.512 (duty free)	0.512	General duties.
3.	Ministry of Foreign Affairs.		Mercedes Benz 300 SEL/1993	20	1.551.562 (duty free)	31.011	VVIP/VIP Protocol duties
4.	Cabinet Division (a) Central Pool of Cars	(i) Cars	Mercedes Benz 300 SEL/1992	08	1.448 (duty free)	11.584	VVIP/VIP/Protocol duties
		(ii) Cars	Mercedes Benz 300 SEL/1993	12	1.495 (duty free)	17.940	VVIP/VIP/Protocol duties
		(iii) Cars	Toyota Lexus/1993	02	0.931 (duty free)	1.862	VVIP/VIP/Protocol duties
		(iv) Cars	Toyota Corona/1993	03	0.310 (duty free)	0.930	VVIP/VIP/Protocol duties
		(v) Station Wagon	Toyota Land Cruiser/1993	02	0.411 (duty free)	0.822	VVIP/VIP/Protocol duties

(b) Prime Minister's Monitoring and Evaluation Cell.	Station	Wagon	Toyota Land Cruiser/1993	04	14.178 (duty free)	5.671	Operational duties
(c) Capital Development Authority	(1) Refuse Collector Trucks		Liaz/1992	07	2.252 (duty paid)	15.764	Sanitation
	(2) Mini fire Vehicles		Land Rover/1992	02	2.975 (duty paid)	5.959	Fire fighting
	(3) Skips Loader		Tatra-1993	05	2.931 (duty paid)	14.655	Sanitation
	(4) Fire tender 12000 litres		Mitsubishi/1993	09	The vehicle at S.No. 4 to 9 were procured against Japanese Grant/ Aid worth 520 million yen. Being a package deal unit cost not available.		Fire fighting
	(5) Fire tender 4000 litres		Mitsubishi/1993	02			Fire fighting
	(6) Ladder truck Rescue		Mitsubishi/1993	01			Fire fighting
	(7) Rescue Truck		Mitsubishi/1993	01			To shift equipment at site of incident To proceed to incident checking of staff at various points For transportation of manpower etc To carry construction material
	(8) Command Van		Mitsubishi/1993	01			
	(9) Pick-up		Mitsubishi/1993	02			
	(10) Volvo Dump Truck Model		Dump Truck/1993	10	1.665 (duty paid)	16.650	
				98		230.609	

79. *Qazi Hussain Ahmed: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

- (a) the names of industrial units privatized by the last Government since 1991 indicating also the names and addresses of their buyers/directors etc; and
- (b) the production capacity of these units in terms of profit and loss at the time of their sale?

Syed Babar Ali: Required information is given in the attached statement.

(Rs. Million)

Production Capacity in terms of Profit and Loss at the time of sale

S.No.	Name of Industrial Units Privatised since 1991	Name of Buyers/Directors	Address	Capacity per annum	Profit/(Loss)
1	2	3	4	5	6
Automobiles					
1.	Al-Ghazi Tractors Ltd.	Al-Futtaim UAE	Al-Futtaim Industries (Pvt) Ltd. P.O. Box 152 Dubai, (UAE)	Fiat Tractors 8176	9.0
2.	National Motors Ltd.	Bibojee Services Karachi (Ex-owner)	M/s Bibojee Services Ltd., Nelsons Chamber I.I. Chundrigar Road, Karachi.	6000 Trucks & Buses 2400 LCVS	(73.7)
3.	Millat Tractors	Employees Group	Millat Tractors Ltd., Sheikhupura Road, Shahdada, Lahore.	11,472 Nos.	18.1
4.	Balochistan Wheels	Abdul Qadir & M. Saleem, Karachi	Mr. Abdul Qadir 6th floor Lakson Square, Karachi.	253749 Nos.	39.7
5.	Pak-Suzuki Motor Company, Karachi.	Suzuki Motors Corporation, Japan	Suzuki Motors Corporation Hamamatsu — Nishi P.O. Box 432-91 Hamamatsu, Japan.	25,000 Units	107.2
6.	Naya Daur Motors, Karachi	Farid Tawakkal and Saleem Kapurwala	M/s Farid Tawakkal & Saleem Kapurwala 6th floor, Lakson Square Building No. 1, Sarwar Shaheed Road, Karachi.	25,409 Units 243 Tons Castings	6.1
7.	Bolan Castings Ltd., Karachi.	Employees Group	M/s Employees Group Bolan Castings Ltd., B-41, SITE Hub River Road, Karachi.	5195 M. Tons	6.4

1	2	3	4	5	6	7	8
	Cement						
8.	White Cement Limited	Jelanger Ellahi & Association Lahore.	White Cement Industries (Pvt) Ltd., Feroze Sons Building 32, Shahrah-e-Abdul Hassan Bin Saeedees, Empress Road, Lahore.	36,070 M. Tons			15.2
9.	Pak Cement Ltd.	—do—	Pak Cement Company Ltd., Feroze Sons Building 32, Shahrah-e-Abdul Hassan Bin Saeedees, Empress Road, Lahore.	167,7090 M. Tons			4.3
10.	Maple Leaf Cement.	Nishat Mills Ltd., & Associates Lahore.	Maple Leaf Cement Factory Ltd., 32 Empress Road, Lahore.	281,030 Tons Clinker 298,580 Tonnes Cement			40.8
11.	D.G. Khan Cement.	Tariq S. Saigol & Associates, Lahore.	D.G. Khan Cement Company Ltd., Nishat House, Lawrence Road, Lahore.	660,000 Tons of Cement			95.2
12.	Dandot Cement Company Limited	Employees Group	M/s Employees Group, Dandot Cement Co. Ltd. Dandot Railway Station, Distt. Jhelum.	330,000 M. Tons			(0.6)
13.	Gharibwal Cement.	Haji Saifullah & Group, Islamabad.	M/s Gharibwal Cement Ltd., 26-Empress Road, P.O. Box 1285, Lahore.	580,120 M. Tons			Cumulative loss upto 12.91 30.2
14.	Zeal Pak Cement	Sardar M. Ashraf D. Baluch, Karachi	M/s Sardar M. Ashraf D. Baluchi (Pvt) Ltd., D-54 Block-4 Federal B. Area, Karachi.	803,410 M. Tons			(12.7)
15.	Kohat Cement.	Palace Enterprises Limited.	M/s Palace Enterprises 69-B Main Gulberg, Lahore.	251,165 Tons Clinker 275,188 Tons Cement			15.3

Chemicals

16.	Pakistan PVC Limited.	Reysheen (Ex-Owner)	M/s Reyaz Shafi Reysheen (Pvt) Ltd. 43/2 Block-6, PECHS, Karachi.	Caustic Soda 5854 M. Tons Hydrochloric Acid 395 M. Ton PVC Resin 2526 M. Tons PVC Compares 775 M. Tons PVC Pipe Fittings 1776 M.T Polyester Fibres 14,531 M.T. Filament Yarns 2,943 M.T.	20.34
17.	National Fibres Limited	Schon Group, Karachi.	National Fibres Ltd. Schon Centre I.I. Chundrigar Road, Karachi.		86.0
18.	Kurram Chemicals (Pvt) Ltd.	Upjohn USA,	The Unjohn Company Kalamazoo, Michigan, USA.	Other Liquids 36,300 KG Syrup 280,000 Ltrs	(5.14)
19.	Sind Alkalis	Employees Group.	Sind Alkalies Employees Management Group State Life Building No. 1A, 3rd Floor I.I. Chundrigar Road, Karachi.	Tablets 70,000,000 Nos. Soda Ash 47500 M. Tons Soda Bicorb 9720 M. Tons	35.1
20.	Antibiotics Limited	Tesco (Pvt) Ltd, Karachi.	Antibiotics (Pvt) Ltd. 6-E Block-H, Gulberg II, Lahore.	Bulk Penicillin 26698 T M.U. Filled vials 17522000 Nos.	4.00
21.	Rakdyes & Chemicals, Ltd.	Haji Saeed and Co., & Associates	Rakdyes & Chemicals Ltd., Iskanderabad, Distt. Mianwali.	Crude Penicillin 51429 Y M.U Azodyes 304 Tonnes	(2.9) Cumulative loss upto 12/91
Fertilizers					
22.	Pak-China Fertilizer.	Schon Group, Karachi.	M/s Schon Group, Schon Centre. I.I. Chundrigar Road, Karachi.	93,037 M. Toins	(52.5) Cumulative loss upto 12/91
Engineering					
23.	Karachi Pipe Mills	Jamal Pipe Industries LHR.	Jamal Pipe Industries (Pvt) Ltd. 88-Railway Road. Lahore.	GI & MS Pipe 10,581 M. Tons.	(12.69) Cumulative loss upto

1	2	3	4	5	6
24.	Pioneer Steel Mills (Pvt.) Ltd.	Muhammad Usman (Ex-Owner)	Pioneer Steel Mills (Pvt) Ltd., Aziz Chamber 21, Shahrah-e-Fatima Jinnah LHR.	4,712 Tons	12/91 (6.41) Cumulative loss upto 12/91
25.	Metropolitan Steel	Sardar M. Ashraf D. Baluch, Karachi	Metropolitan Steel Corporation Ltd. Janson Trade Centre, Sharea Faisal P.O. Box 470 Karachi.	70,838 M. Ton	(65.9) Cumulative loss upto 12/91
26.	Pakistan Switchgear	Employees Group	M/s Pakistan Switchgear Employee Associates, Lahore.	Con. rol & Relay Panel 69 Nos Fuses Fittings 10143 Nos.	12/91 (15.8) Cumulative loss upto 12/91
27.	Quality Steel Mills,	Marketing Enterprises, Karachi.	Quality Steel Works Ltd. D/22, SITE Karachi.	Switches Fittings 70 Nos. Bright Shafts 1346 M.Tons Rolled Products 13350 M.Tons Towers 7332 M.Tons Tor Steel Bars 3018 M.Tons	12/91 3.8 Cumulative loss upto 12/91
Vegetable Ghee					
28.	Fazal Vegetable Ghee Mills, Islamabad.	Mian Muhammad Shah, Islamabad	Fazal Vegetable Ghee Mills Sector 1-9, Industrial Area, Islamabad.	60 Tons per day	(10.14)
29.	Associated Industries Ltd., Nowshera.	Mahmood Abu-er-Rubb & Associates Qatar	Associated Industries Ltd., Amangarh Industrial Area, Nowshera	Ghee 50,126 M.Ton. Soap. 1,229 M. Tons Oxygen Gas 9,838,681 C. Ft.	28.0
30.	Sh. Fazal-ur-Rahman & Sons Multan	Employees Group	Sh. Fazal Rehman & Sons Ltd. Industrial Area, Muntazabad, Multan.	Ghee Mill 28,000 M.Tons Oil Mill 8,400 M.Tons	6.9
31.	Kakakhel Industries F/Abad.	Mahmood Abu-er-Rub & Associates Qatar.	Kakakhel Industries Ltd. M.C. Road, F/Abad.	Ghee 29000 M. Tons Laundry Soap 450 M. Tons	10.6

32.	United Industries F/Abad.	Mian A. Akbar Muggo & Associates (Ex-owner)	United Industries Ltd., P.O. Box 22 Nishatabad, Faisalabad.	30,400 M.Tons per day.	(0.1) Cumulative loss upto 12/91
33.	Haripur Vegetable Ghee.	Malik Naseer & Associates, Rawalpindi.	M/s Malik Naseer & Associates, Malik Fabrics 60 Bank Road, Rawalpindi.	Vegetable Ghee 11000 M.Tons p.a.	(7.4)
34.	Bara Vegetable Ghee Mills.	Dawood Khan, Hyderabad.	BARA Vegetable Ghee Mills, Khyber Agency, P.O. Box No. 110, Peshawar.	30 tons per day	6.3
35.	Chiltan Ghee Mills	Balochistan Trading Co., Quetta	Sahibzada Mohammad Khan, Chiltan Ghee Mills (Pvt.) Ltd.,	9000 tons a year	(9.9) Cumulative loss upto
36.	Hydari Industries Ltd., Hyderabad	Employees Group	Sirki Road, Quetta	13000 M. Tons	12/91 (17.7)
37.	Wazir Ali Industries, Hyderabad.	Ex-Owners.	Hydari Ghee Industries Ltd., P-5, SITE Hyderabad. Wazir Ali Industries, 3rd Floor, Kandawala Building, M.A. Jinnah Road, Karachi.	Vegetable Ghee 35,248 M. Tons & Cooking Oil 1,798 M. Tons Washing Soap	10.6
38.	KLhyber Vegetable Ghee Mills.	Haji Abdul Majid & Co. (Ex-owners)	Khyber Vegetable Ghee Mills, Lahore.	8000 M. tons per year (production stopped on 4-2-1984)	(47.2) upto June 91
39.	Suraj Ghee	Trade Lines (Ex-owners)	Suraj Ghee Industries Ltd., 8th K.M. Lahore Road, Sheikhupura.	80 tons per day	(12.2) Cumulative loss upto 12/91
40.	Asaf Industries.	Mehran Ghee Mills	Mehran Oil Mills (Pvt.) F. 31-A, Block VII, KDA 5. Clifton, Karachi.	40 tons per day	(15.0) Cumulative loss upto 12/91
41.	Crescent Factory Chichawatni	S.J. Industries (Ex-owners)	S.J., Industries (Vegetable Ghee Mills) Shara-e-Haq, Usman Abid, Chichawatni Distt. Sahiwal.	24,148 M. Tons	2.5
42.	Bengal Vegetable Ghee Mills, Karachi.	Employees Group	Bengal Vegetable Industries Ltd., Mauripur Road, Karachi-2.	Vegetable Ghee & Cooking Oil 11,000 M. Tons.	1.3

(23.4)
Cumulative loss upto
12/91

6908.47 M. Tons (1990)

A&B Oil Industries Ltd., H/6
Off. Estate Avenue, SITE
Karachi-16

43. A&B Oil Industries Ltd.,
Karachi. Al-Hashmi Brothers,
Karachi.

Roti Plants

44. Gulberg, Lahore. Package Ltd., Lahore. Closed Unit

45. Peshawar Saleem Group Madan —do—

46. Head Office, Lahore. Hajira Textile, Lahore —do—

47. Hyderabad Utility Stores Corpn. —do—

Not applicable

48. Faisalabad Azad Ahmed, Faisalabad. —do—

49. Bahawalpur Utility Stores Corpn. —do—

50. Multan —do—

51. Quetta —do—

52. Islamabad —do—

53. Taimur, Karachi Mr. Muhammad Bilal Sheikh,
Spotline Printers (Pvt) Ltd. I.I.
Chundrigar Road, Karachi. Closed unit.

54. SITE, Karachi Speciality Printers (Pvt)
_Ltd., Karachi. —do—

Not applicable

1	2	3	4	5	6
55.	Multan Road, Lahore.	Utility Stores Corpn.	Managing Director, Utility Stores Corporation (Pvt.) Ltd., Islamabad	—do—	
Rice Mills.					
56.	Sheikhupura Rice Mills (Doaba)	Contrest (Pvt)	M/s. Contrest (Pvt) Ltd., through Syed Lakht-i-Husnain Baqir, 30 Lawrence Road, Lahore.	5 M. Tons per hour.	
57.	Faizabad Rice Mills	Package Ltd. Lahore.	Package Ltd. Shahrah-e-Roomi, P.O. Anarsidhu, Lahore.	—do—	
58.	Siranwali Rice Mills	Enkay enterprises, Lahore.	M/s Enkay Enterprises (Pvt) Ltd. 27-Habial Shadman-II, Jail Road Lahore.	—do—	(1702)
59.	Hafizabad Rice Mills.	Pak Pearl Rice Mills (Mian Viqar Aziz) Gujranwala.	Mian Viqar Aziz, Pak Pearl Rice Mills, Gujranwala.	—do—	
60.	Eminabad Rice Mills.	Pak-Arab Food, Industries, Gujranwala.	M/s. Pak Arab Food Industries, Gujranwala.	—do—	
61.	Dhaunkal Rice Mills.	Dhonda Pakistan (Pvt) Ltd., Lahore	M/s Dhonda Pakistan (Pvt) Ltd., 35/1 A-Block, New Muslim Town, Lahore.	—do—	
Miscellaneous.					
62.	NPT Building	Army Welfare Trust.	Army Welfare Trust, Rawalpindi.		
63.	Quaidabad Woollen Mills	Jehangir Anwar & Association	M/s. Jehangir Anwar & Associates, Schon Centre, I.I. Chundrigar Road, Karachi.	Woollen Carpets 262,672 sq. mtrs	

80. *Qazi Hussain Ahmed: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

- (a) the total amount of loans recovered by Agricultural Development Bank of Pakistan since 1st July, 1992 indicating also the details for each zone;
- (b) the details for actual amount and mark-up etc. in the said amount recovered; and
- (c) the names of loanees whose loans have been written off along with its details during the said period?

Syed Babar Ali: (a & b) The Zone-wise (region-wise) amount recovered by the Agricultural Development Bank of Pakistan from its loanees since July 1, 1992 to 30-6-93 along with detailed principal amount and interest/return is annexed.

(c) During the period from 1st July, 1992 to 30-6-93 loans in two cases, amounting to Rs.89,484 were written-off. In both the cases amounts far in excess of the principal had already been recovered. These were general credit cases. Details in respect of the loanees cannot be divulged due legal constraints.

AGRICULTURE DEVELOPMENT BANK OF PAKISTAN ISLAMABAD
STATEMENT SHOWING ZONE/REGION-WISE AMOUNT
RECOVERED FROM 1/7/92 TO 30-6-93

Zone/Region	Principal	Return/Interest	Total
	Recovered	Recovered	Recovered
Islamabad	39.719	23.882	63.601
R.P. Off. LHR.	112.342	71.807	184.149
Lahore	216.152	107.289	323.441
Sheikhupura	142.359	73.035	215.394
Rawalpindi	94.098	57.059	151.157
Gujranwala	219.065	95.133	314.198
Gujrat	97.692	50.454	148.146

District	Total Recoveries	Return Interest		Total Recoveries
		Percentage	Percentage	
Quetta	77,521	112.945		341,766
Swat Valley	140,380	97.259		271,639
Mastoi Valley	106,257	50.693		136,950
Faisalabad	355,987	167.641		523,628
Jhang	164,621	70.759		235,380
Sahiwal	325,472	132.018		457,490
Okara	174,268	88.120		262,388
Khanewal	194,149	65.897		260,046
Multan	440,659	155.486		596,145
Vehari	270,016	98.337		368,353
D.G. Khan	233,508	75.217		308,725
Muzaffargarh	231,346	100.488		331,834
Bahawalpur	584,953	210.333		795,286
Bahawal Nagar	200,362	80.593		280,955
R.P. O.F. K.C.A.	20,698	12.443		33,141
Karachi	46,897	27.063		73,760
Thatta	18,844	14.891		60,435
Sukkur	61,430	29.020		92,470
Sibi	10,696	52.088		142,754
Khanpur	67,784	56.034		123,818
Larkana	147,105	34.274		128,379
Nawab Shahr	100,382	45.113		145,465
Mirpur Khas	87,795	41.265		129,060
Sanghar	70,546	18.657		89,203
Hyderabad	120,120	33.252		153,372
Dadu	66,914	26.318		93,232
Badin	33,499	10.228		43,727
Peshawar	80,773	48.900		129,673
Mardan	73,271	43.473		116,744
Mingora	66,670	40.418		107,088
Timergarah	25,778	17.080		42,858
Chitral	17,436	7.667		25,103
Abbottabad	54,301	31.251		85,552
Kohat	41,392	21.084		62,476
D.I. Khan	43,406	23.894		67,300
Bannu	36,091	20.354		56,443
Quetta	23,650	18.851		42,501
Loralai	10,861	12.548		23,409
Sibi	11,925	6.631		18,456
D. M. Jamali	41,341	21.201		62,542
Chhazdar	34,529	18.488		53,017
Turbat	30,023	21.056		51,070
Gilgit	48,439	21.060		69,499
Muzaffarabad	61,413	29.517		90,930
Total	6228,595	2788,564		9017,159

81. *Qazi Hussain Ahmed: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the names of persons allotted CDA plots under the directives of Prime Minister from November 1990 to 18th April 1993 and from 19th April 1993 to 26th May 1993 alongwith the date of allotment and their addresses?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: As per list attached.

LIST OF RESIDENTIAL PLOTS ALLOTTED UNDER THE PRIME MINISTER'S
DIRECTIVE FOR THE PERIOD FROM NOVEMBER, 1990 TO 18TH APRIL, 1993

S. No.	Name of Allottee	Date of allotment	Address	Remarks
1.	Admiral Yastur H. Malik, Cricketer (Retd.) Chief of Naval Staff.	3-12-1991	B-15, St. No. 17, Naval Complex, E-8, Islamabad.	
2.	Mr. Imran Khan.	—do—	16-7-92 29-Shah Jamal Lahore-54600	
3.	Mr. Javed Mian Dad	—do—	12-4-1992 1-Canal Bank, Lahore	
4.	Mr. Rameez Raja.	—do—	—do— 12-A, Muslim Town, Lahore.	
5.	Mr. Aqib Javed.	—do—	—do— 12-A, Muslim Town Lahore.	
6.	Mr. Ejaz Ahmad.	—do—	—do— 88, C-1, Faisal Town Lahore.	
7.	Mr. Mushtaq Ahmad.	—do—	—do— H. No. 484, Dispensary Road, Ghalla Mandi Sahiwal.	
8.	Mr. Salim Malik.	—do—	—do— H. No. 105/B-1, Babar Block, New Garden Town, Lahore.	
9.	Mr. Iqbal Sikandar.	—do—	—do— 6, Kot Chamber, Opposite City Court Karachi.	

S. No.	Name of Allottee		Date of allotment	Address	Remarks
10.	Mr. Wasim Akram.	do	do	183-C, Model Town Lahore.	
11.	Mr. Intikhab Alam.	—do—	—do—	9-K, Upper Mall Lahore.	
12.	Mr. Inzamamullah Haq.	—do—	—do—	H. No. 1987, Gali Imam Din, Mohallah Toya Alam Shah Multan.	
13.	Mr. Wsim Haider.	—do—	—do—	H. No. 96-B, Near Saddar Bazar, Ghulam Muhammad Road.	
14.	Mr. Amer Sohail.	—do—	—do—	E-141, New Supper Town, Defence Road, Lahore.	
15.	Mr. Moeen Khan.	Cricketers	12-4-1992	C-14, Block No. "N" North Nazimabad Karachi-33.	
16.	Mr. Zahid Fazal.	—do—	—do—	H. No. 18/409, Mohallah Tajpura Saikot City.	
17.	Mr. Jehangir Khan.	Squash Champion	21-4-1992	51/2, 19th Street Off B-6, Street, Phase-V, Defence Housing Authority Karachi.	
18.	Mst. Razia Sultana.	Widow	12-8-1992	House No. 1431, Sector I-10, Islamabad.	
19.	Mrs. Durr-e- Shehwar Ahmad.	Widow	3-12-1992	C-140 Block "A" North Nazimabad, Karachi.	
20.	Mrs. Tasmeen Kausar.	Widow	11-11-1992	Qtr. No. 26/5-B, Sector G-7/1, Islamabad.	
21.	Mr. Jan Sher Khan.	Squash Champion	7-1-993	H. No. 1048, Gulberg-III Sawati Thanna, Peshawar.	

**LIST OF RESIDENTIAL PLOTS ALLOTTED UNDER THE PRIME MINISTER'S DIRECTIVE
FOR THE PERIOD FROM 19TH APRIL, 1993 TO 26TH MAY, 1993**

22.	Mrs. Asif Nawaz W/o Late Gen. Asif Nawaz, Chief of Army Staff.	Widow	21-4-1993	Mrs. Nuzhat Asif Nawaz C/o Army Guest House, Lahore.
-----	--	-------	-----------	--

82. *Mr. Alam Sher Khan: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

- (a) the number of 'E' type houses in G-6/4 Islamabad whose roofs were repaired/renovated during the last three years indicating also the hose numbers; and
- (b) the number of houses among the said houses whose roofs are still leaking and the time by which the repair work to stop leakage will be done?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: (a) 'E' type houses in Sector G-6/4 whose roofs have been repaired/renovated during the last three years are indicated as under:-

- (i) House Renovated. - 239,264, 352,349, 373,370, 227,237, 332,427, 336,444, 254, 409,449, 441, 435,432, 215,251, 401,403, Total: 22 Nos.
- (ii) Houses Renovated. - 245,246, 247,228, 224,209, 218, 223,265, 318, 378, 387,259, 2650,222, 319,439, 440, 423,402, Total: Nos.20.

(b) This is a continuous process and complaints if any, are attended to on a continuous basis.

83. *Mr. Alam Sher Khan: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that water in category-V Blocks Sector G-10/3, Islamabad, is provided once in a day, if so, whether its duration will be increased, if not, its reasons?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: Yes. There is no proposal to increase the duration because each block is provided with two overhead tanks of 2400 gallons capacity. The duration of water supply is at part

with other similar Sector/Blocks.

84. *Malik Abdul Wahid: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to refer to Senate Starred Question No.181 replied on 7th July, 1992, and state the action taken so far on the repair/reconditioning of Street No. 56, G-7/2, Islamabad.

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: The work in question was awarded to M/s Pak. Universal in April, 1992, who left after doing partial work. Their contract was rescinded and the left over work was awarded to M/s. Nobat Khan on 3rd July, 1993 at the risk and cost of the first contractor. The work is to be completed in six months.

85. *Mr. Bashir Ahmed: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that there is acute shortage of drinking water in some sectors of Islamabad? If so, the time by which the said deficiency will be removed.

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: Yes. It is a fact that there is a shortage of water in Islamabad. The CDA has formulated various schemes of development of water resources. Depending upon the availability of resources to implement the projects as planned, the supply and demand of water can be balanced in about three years time.

86. *Haji Malik Faridullah Khan: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the total number of posts of Deputy Director (Civil Engineer) in the Capital Development Authority indicating also the names and place of domicile of the incumbants?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: Total number of posts of Deputy Director (Civil) in CDA is 35. The names and place of domicile of

LIST OF DEPUTY DIRECTORS (CIVIL ENGINEER)

Sl. No.	Name	Domicile	Remarks
	M/s.		
1.	Abdul Bashir Naseem	N.W.F.P.	
2.	Shakil Jan	N.W.F.P.	
3.	Yousaf Ali	N.W.F.P.	
4.	Ikrarullah	N.W.F.P.	
5.	Shafaat Ali Shah	N.W.F.P.	
6.	Inamullah	N.W.F.P.	
7.	Fateh Muhammad	N.W.F.P.	
8.	Abdul Rashid Chaudhry	Punjab	
9.	Sohail Ahmad Mushtaq	Punjab	
10.	Muhammad Rafiq Abbasi	Punjab	
11.	Sadre Azam	N.W.F.P.	
12.	Muhammad Asghar Rai	Punjab	
13.	Akhtar Zeb	N.W.F.P.	
14.	Liaqat Hussain	N.W.F.P.	
15.	Taj Muhammad	N.W.F.P.	
16.	Saadullah Khan Bungash	N.W.F.P.	
17.	Ali Mubarik Masud	Punjab	
18.	Muhammad Ashraf Awan	Punjab	
19.	Muhammad Ashiq Chaudhry	Punjab	
20.	Latif Ahmed Tafi	Punjab	
21.	Muhammad Mansha Yad	Punjab	
22.	Shafqat Ellahi	Punjab	
23.	Sikandar Ali Abbasi	Sindh	
24.	Fida Hussain	Punjab	
25.	Muhammad Khan	N.W.F.P.	
26.	Fazal-e-Akbar	N.W.F.P.	
27.	Abdul Jabbar Malano	Sindh	
28.	Noorullah Siddiqui	Punjab	
29.	Sanaullah Aman	N.W.F.P.	
30.	Karrar Hussain Naqvi	Sindh	
31.	Ibrahim Khan	N.W.F.P.	Assistant Directors (BPS-17) working as officiating Deputy Directors in their own pay and scale.
32.	Faqir Muhammad Tariq	N.W.F.P.	
33.	Muhammad Salim Khan	N.W.F.P.	
34.	Shabbir Ahmad	N.W.F.P.	
35.	Dual charge being held by Dy. Director shown at S. No. 1.		

87. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that for replacing the worn out wires of meters installed in quarters in Sector G-7/3-4, the C.D.A., under the prescribed rules, had promised to give WAPDA, 60 percent grant of its share in 1992;
- (b) whether it is also a fact that the CDA has not provided 60 percent amount due to which the worn out wires continue to pose great danger to the people; and
- (c) If the answer to above be in the affirmative, the time by which the said amount would be provided and wires replaced?

Mr. Justice (Retd.) Shakurul Salam: (b) No.

(b) No.

(c) Question does not arise.

88. *Syed Abdullah Shah: (a) Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

- (a) the amount of the discretionary grant allocated for the Prime Minister during the current financial year; and
- (b) the amount so spent by the former Prime Minister with year-wise break-up and its details of disbursement?

Syed Babar Ali: (a) An amount of Rs. 800,000/- has been allocated for the Discretionary Grant of the Prime Minister during the current financial year 1993-94. Expenditure under this head so far is nil.

(b) The amount of Discretionary Grant allocated and spent by the former Prime Minister is given as per details attached at (Annex-A,B&C).

(Annexure have been placed in the Senate Library)

90) *Mr. Muhammad Raza Khan: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that J.DCs/UDCs/Assistants working in the attached departments have been granted selection grade whereas Superintendents working in attached departments have been deprived of this benefits; if so, its reasons and the time by which they will be granted selection grade?

Syed Babar Ali: Yes. The benefit of grant of selection grade B-17 has not been extended to the Superintendents working in the attached departments because this benefit is restricted to the Superintendents working in Federal Secretariat only who have rare chance of promotion to the higher posts in the Secretariat whereas the chances of promotion and further advancement for Superintendents are available in the attached departments i.e. they can be promoted to the post of Administrative Officer/Budget Officer, Assistant Director etc. No proposal regarding grant of selection grade to the Superintendents of Attached Departments is under consideration at present.

91) *Mr. Bostan Ali Hothi: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether the plots allotted to affectees of Bheka Syedan in Sectors F-11 and I-11 Islamabad are non-transferable, if so, its reasons?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: All residential plots allotted to affectees and others including those of Bheka Syedan are transferable. However, the plots allotted to affectees of village Bheka Syedan are not being allowed to be transferred for the time being as there were allegations that certain bogus compensation awards with consequential allotment of plots had been made. An inquiry has been conducted and the matter is under consideration with the CDA Board. This restriction will be removed after the determination by the Board.

92. *Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to refer to the National Assembly Starred Question No. 143 dated 9th August, 1992 and state the steps taken by the Government so far for provision of additional ceiling and exhaust fans in 'A' type quarters G-8/1 Islamabad.

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: It was submitted in reply to Starred Question No. 143 that the installation would be taken in hand subject to approval and availability of funds. Capital Development Authority is, however, making efforts to arrange funds from its own sources so as the work is commenced during the current financial year (1993-94).

94. *Mr. Yusuf Shaheen: Will the Minister for Finance & Economic Affairs be pleased to state the position of the Country's Foreign Exchange Reserves and balance of payments?

Syed Babar Ali: There are two interlinked parts to this question. The first part relates to the level of foreign exchange reserves whereas the second part refers to the overall balance of payments situation. As regards the first part, I am pleased to inform the House that our foreign exchange reserves are now around \$400 million which means a marked improvement over the levels experienced in late July or early August this year. However, we are taking all necessary measures to further shore up our reserves level and expect to reach the level of over \$ one billion by the close of fiscal year 1993-94. As regards the second part of the question, the balance of payments came under severe pressure during 1992-93 mainly due to the continuation of the global recession, weak commodity prices and higher than expected import payments. Another contributory factor to the pressure on the balance of payments was the effect of the floods and the curl leaf virus on our cotton production which declined by 29% in 1992-93. As a consequence, our

current account deficit widened from \$ 1499 million to \$3316 million in 1992-93. The government is, however, taking all requisite measures to ease the pressure on the balance of payments and it is expected that the year 1993-94 will witness a significant improvement in our overall balance of payments position.

95. *Mr. Yusuf Shaheen: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to inform the House as to how much money in terms of cash has untill now been generated from the privatisation of the state owned enterprises and industries?

Syed Babar Ali: A sum of Rs. 5.605 billion has been received in cash upto 31-7-1993 generated from privatisation of the industrial units.

96. Mr. Subedar Khan Mandokhel: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to refer to the Finance Division (Regulation Wing) Office Memorandum No.F.6(11)Imp./91-Part-C(1), dated the 10th September, 1992 and state whether it is a fact that inspite of the re-adjustments in the pay of officials in B-1 to 16 by fixing the pay of senior officials at the next higher stage w.e.f. 1-6-1991, anomalies still exist in the pay of senior officials, if so, the steps taken by the Government to remove such anomalies?

Syed Babar Ali: Yes, Finance Division is resolving all such anomalies which are brought to its notice. It is a continous process.

97. *Raja Muhammad Afzal Khan: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the amount of loans advanced to the residents of districts Jhelum under the self employment scheme of the ex-Prime Minister Nawaz Sharif; and

(b) whether it is a fact that Government has banned extending these

loans, if so, its reasons?

Syed Babar Ali: (a) A sum of Rs. 405.683 million has been disbursed in Jhelum District under the Self-Employment Programme upto June 1993.

(b) No.

98. *Raja Muhammad Afzal Khan: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the total amount of loans granted under self-employment scheme of the ex-Prime Minister, Muhammad Nawaz Sharif with the total number of recipients; and

(b) the total amount of loans recovered so far?

Syed Babar Ali: (a) An amount of Rs. 3635.515 million has been disbursed to 27540 people under Self-Employment Programme since its introduction.

(b) A sum of Rs. 109.347 million has been recovered by the concerned institutions upto June 30th, 1993.

UNSTARRED QUESTION AND ITS REPLY

1. Mir Abdul Jabbar: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the names and addresses of present owners to whom abandoned plots in Islamabad were allotted by the Board of Trustees of Abandoned properties organization; and

(b) the numbers of such disputed plots the cases of which are pending adjudication before the Administrator of Abandoned property Organization Islamabad?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: (a) Board of Trustees of Abandoned Properties Organization has not allotted any plot.

(b) In view of reply at (a) there is no disputed plot relating to allotment made by Board of Trustees. However on plot taken over by Board of Trustees under Abandoned Properties Management act has been claimed by one Mr. Kalim Ahmad and the case is pending adjudication before the Deputy Administrator of Abandoned Properties Organization, Islamabad.

LEAVE OF ABSENCE

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ محمد شفیق وزیر برائے تعلیم نے اطلاع دی ہے کہ وہ وزیر اعظم کے ساتھ مصروف ہیں تو اس لئے آج اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

ADJOURNMENT MOTIONS

میڈم قائم مقام چیئرمین، اب ایڈجرنٹ موشن نمبر ۶ ذاکر محمد رحمان صاحب۔

- 1) ALLEGED MAL-PRACTICES COMMITTED IN THE SALE OF PRIZE BONDS

Dr. Muhammad Rehan: Thank you very much, Madam Chairman. This is for your kind information that I beg leave of this august House to suspend its routine proceedings and take up for discussion this important matter of public interest because it has been alleged in the daily 'Mashriq' Peshawar that mal-practices are being committed by the State Bank of Pakistan in respect of the sale of Prize Bonds and their encashment.

Madam Acting Chairman: Mr. Aijaz Jatoi on point of order.

Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi: I had given a Privilege Motion

esterday, well in time,

کوئی تقریباً ۱۲ بجے دے گیا ہوں وہ پریوش موشن اس میں کیوں نہیں ہے؟ ایڈزٹ موشن تو بعد میں آتا ہے پریوش موشن تو پہلے آتا ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، اہمادہ اہی آیا نہیں ہے وہ under process ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ہمیں نے اجلاس کی کارروائی سے دو گھنٹے پہلے دیا ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، آپ کو بتا رہی ہوں کہ مجھے ملا نہیں ہے۔ میں نے اس کو دیا ہے کہ وہ لے آئیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، میرا خیال ہے کہ سیکریٹ کی زیادتی ہے۔ کلی میں

تقریباً ۱۲ بجے پریوش موشن دے کر گیا ہوں۔ اور آج ۲۲ گھنٹے میں process ہو کر نہیں پہنچا۔ پھر یہ تو بڑی ابھی کارکردگی ہے۔ دو گھنٹے کا rule پھر ختم کریں۔ دو دن پہلے کر دیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان، شکریہ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید باہر علی صاحب۔

Syed Babar Ali: I oppose the motion.

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان، یہ صرف سینٹ بینک پناور سے متعلق نہیں ہے، کیونکہ دیگر بھی

بینک کی شاخیں ہیں ان سب کے متعلق یہ الزامات کافی عرصے سے مختلف اخبارات میں

چھپ رہے ہیں۔ اور میرے ساتھیوں کو بھی یہ حقیقت معلوم ہے۔ پاکستان کے شہریوں کو بھی

معلوم کہ Prize Bonds سینٹ بینک فروخت کرتا ہے اور اکثر اوقات لوگوں کو وہاں پکڑ دیا

جاتا ہے انہیں کہا جاتا ہے کہ اسی بچے نہیں ہیں اسی ملے نہیں ہیں اس کی سیل اسی شروع

نہیں ہوئی اور ان کو discourage کیا جاتا ہے کہ وہ بینک سے نہ خریدیں۔ بینک کے ملازمین نے

پھر سب لوگوں کے ساتھ مل کر ایک قسم کا کالا دھندا شروع کیا ہوا ہے۔ اور وہ پھر کے

لوگوں کو ہانڈ دے کر بازار میں زیادہ قیمت پر فروخت کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ کسی

کا انعام نکل آنے تو پھر اس کو بھی پکڑ دیتے ہیں۔ کہ کل آؤ پھوں آؤ۔ اور پھر ان کو ایک

ترتیب دی جاتی ہے کہ بازار سے آپ کو آسانی سے۔۔۔۔۔ تو اس میں سے کالی کمیشن کاٹ کر۔۔۔۔۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت اور بینک کی بڑی بدنامی ہے۔ جس فرض یا جس مہد کے پیش نظر یہ Prize Bonds کا سلسلہ جاری کیا تھا وہ ایک طریقے سے عوام میں اب اپنی credibility کمو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اور بینکوں کو بدنامی سے بچانے کے لئے بھی اور حکومت کو بدنامی سے بچانے کے لئے بھی اور Bonds کے متعلق عوام کا اعتماد بحال کرنے کے لئے ہاؤس کو اپنی کارروائی روک کر اس پر بحث کرنی چاہئے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، شکریہ جناب۔ سید بابر علی صاحب وزیر برائے خزانہ

Syed Babar Ali: Madam Chairperson. The report contained in the newspaper 'Daily Mashriq' in Peshawar issued on 7th of July, is not based on facts. It is not correct that hoarding of the prize bonds was made and the sale was withheld. In the month of June, 1993, the State Bank of Pakistan's Peshawar Office sold 526,183 items of national prize bonds of Rs. 50/- bonds denomination to various parties and the members of the public over the counters. For comparative purposes, the sale of Rs. 50/- bonds denomination in the month of June, 1992 was 487,544 and in March, 1993, it was 480,848. So, this would show that during the month of June, the sale was even higher than a year ago or even three months prior to this. Thank you.

میڈم قائم مقام چیئرمین، شکریہ۔ ڈاکٹر رحمان صاحب! منسٹر صاحب کی

statement کے بعد کیا آپ اسے پرہیز کرتے ہیں؟

ڈاکٹر محمد رحمان، جناب والا! میں نے محترم وزیر صاحب کے ارشادات پر اسے غور سے

سنے۔ وہ بجا فرماتے ہیں اعداد و شمار لائے ہوئے ہیں ان سے میں انکار نہیں کرتا ہوں وہ ضرور فروخت تو کرتے ہیں لیکن عام لوگوں کو نہیں دیتے ہیں اپنے ایجنٹوں کو دیتے ہیں۔ جو بینک کے متعلقہ اہلکاران ہیں۔ اور میں نے یہ قریب آج اس مسئلے میں پیش کی ہے کہ عام لوگوں کو بڑی تکلیف ہے مہربانی کر کے اگر وہ یقین دہانی کرائیں کہ وہ اس مسئلے کی انکوائری کریں گے اور اگر کسی نے اس قسم کے گھپٹے کئے ہیں ان کے خلاف ایکشن لیں گے وہ یقین کر لیں۔

میں تو پھر میں withdraw کر لوں گا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید بابر علی صاحب۔

Syed Babar Ali: Madam Chairperson. I will carry out a detailed investigation and if there is such a practice or a malpractice, we will take suitable action against that and we will ensure that the people who are desirous of buying these bonds will get then unhindered Thank you.

میڈم قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر رحمان صاحب! اس کے بعد آپ پریس پرس

کرتے۔ Not presed. Next is No.7. Dr. Muhammad Rehan Sahib.

ii) Re: alleged permission to import timber from Afghanistan without custom duty.

Dr. Muhammad Rehan: The daily Frontier Post in its issue of 13th July, 1993 has reported that the country's exchequer remained deprived of an amount of 60 million on account of allowing 13000 truck loads of timber imported from Afghanistan on special permits.

The issue is of a very serious nature. It concerns the National Government. It is of recent occurrence and as such it should be taken up for discussion.

میڈم قائم مقام چیئرمین، جی وزیر صاحب! آپ اسے oppose کرتے ہیں؟

سید بابر علی، جی ہاں۔ I oppose it.

ڈاکٹر محمد رحمان، جناب والا! جیسے میں نے یہ تحریک پیش کرتے وقت عرض کی

کہ ۱۳ جولائی کے فرنٹیر پوسٹ میں جو خبر تھی ہے وہ یہ ہے کہ افغانستان سے صوبہ سرحد کے گورنر نے خصوصی پرمٹ دے کر ۱۳ ہزار ٹریک لمبر کے لوڈ کئے۔ گئے اور اس پر اپنی گورنمنٹ کو کوئی پیسہ ٹیکس نہیں دیا گیا۔ عام طور پر ایسے ہوتا ہے کہ خواہ کسی دوسرے ملک سے منگوائیں یا ملک کے اندر ہی لمبر ٹرانسپورٹ ہونے پر پابندی عائد ہے یعنی ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں لے جانے پر ٹیکس ادا کرنے پڑتے ہیں جو کہ حکومت کے خزانے میں جاتے ہیں۔ لیکن اس

سلے میں جب کسٹم والے آگئے اور انہوں نے وہ ٹرک پکڑنے کے بعد بھی اس پر ٹیکس ادا کرو تو وہاں صوبائی حکومت اور صوبائی گورنر نے مداخلت کر کے کسٹم والوں سے ان کو بھڑوا دیا۔ لیکن اس طریقے سے جو رپورٹ آئی ہے اس کے مطابق چھ کروڑ روپے کا قومی خزانے کو نقصان پہنچا ہے۔ تو میں ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ بھاری قومی نقصان ہے بڑا سخت غیر قانونی کام ہو چکا ہے۔ لہذا اس پر ایوان میں بحث ضروری ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب سید بابر علی صاحب

Syed Babar Ali: Madam Chairperson, I have investigated the incident referred to. I took place in April, 1993. Unfortunately it is not of recent occurrence. 876 trucks were charged custom duty and taxes amounting to 11 crore and 79 thousand seven hundred and two rupees. However, no duty and taxes were charged on 7580 truck load with timber because the political agent of those areas had given a certificate to the effect that the timber was of FATA origin. These certificates are honoured by the custom on the recommendation of the Governor of NWFP and one federal minister. No more timber brought from FATA to the settled areas of Frontier since May 1993, and that's all the information that I have available.

میڈم قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر رحمان صاحب منسٹر صاحب کی statement کے بعد آپ اسے پریس کرتے ہیں؟

ڈاکٹر محمد رحمان، میں نے منسٹر صاحب کا بیان سنا۔ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں سب سے پہلے ٹیکنیکی بات ہے کہ یہ recent occurrence نہیں ہے یہ اہل میں واقع ہوا ہے یہ خبر ۱۳ جولائی ۱۹۹۳ء کو بھیجی ہے میں نے اپنا مضمون ۲۷ جولائی کو دیا تھا میری طرف سے تو یہ بالکل within time ہے اور recent occurrence کا ہے اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ وہاں پولیٹیکل ایجنٹ اور انہوں نے وہ کر کے تو ظاہری بات ہے انہوں نے اپنے near and dears کو آپس میں مل کر اور گٹھ جوڑ کر کے قومی خزانے کو نقصان پہنچایا ہے وہ قومی نقصان ہے میرے خیال میں انہوں نے نے admit کر لیا ہے انہوں نے جب admit کیا تو اس کی بنیاد پر میں ضروری سمجھتا ہوں اور میں پریس کرتا ہوں اس پر ضرور discussion ہونی چاہئے کیونکہ یہ جو

پولیسٹیکل ایجنٹ اور فنانس کے نام پر کھیلے جاتے رہتے ہیں اور جو یہ عنواں ہیں ہوتی ہیں اس کا معاملہ اس ہاؤس میں اٹھانا بہت ضروری ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین : After statement of the Minister میں اسے ان آرڈر نہیں سمجھتی۔ So, I rule it out of order.

iii) RE: ALLEGED SCANDAL OF IMPORT OF 1600 OLD CARS.

Syed Muhammad Fazal Agha: It has appeared in the daily 'Jang', dated 28-7-1993 that there were scandals in the import of 1600 OLD CARS. This import was made by the Ex-Chief Controller of Imports and Export and 21 other senior officers of this department. I request that the House may be adjourned to discuss this matter of urgent public importance.

Madam Acting Chairman: So, Dr. Hafiz Pasha, Minister for Commerce.

اس کی ایڈمیشن بات کریں۔

سید محمد فضل آغا، ڈاکٹر صاحب : گزارش یہ ہے جیسے میں نے پتہ دیا ہے اخبار میں یہ رپورٹ دی گئی تھی کہ ۱۶۰۰ پرانی کاروں کو پاکستان امپورٹ کیا گیا تھا۔ یہ امپورٹ اور ایکسپورٹ کا چیف کنٹرولر اور ۲۱ دوسرے افسر اس میں ملوث ہیں اور انہوں نے قومی خزانے کو بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ آپ کو پتہ ہے امپورٹ ایکسپورٹ پالیسی میں کالی loophole ایسے ہیں جو گفٹ سکیم کے اندر ہیں وہاں دوسرے بہت سے ایجنٹ بننے ہوئے ہوتے ہیں وہ اس طرح کرتے ہیں کہ پرانی کاروں کی شکل میں نئی کاریں منگوا کر گنو بوز سے اور آدھی یا گوارنٹر ڈیوٹی دی اور اس طرح سب کچھ ہوتا رہا ہے اور اخبار میں ایک رپورٹ آئی ہے جس کا اس ہاؤس میں نوٹس لینا بہت ضروری ہے اگر منسٹر صاحب اپنی سینیٹ میں کوئی ایسی بات فرما دیں کہ یا تو یہ شروع سے مسند نہیں ہے رپورٹنگ غلط ہوئی ہے یا یہ کہ اس قسم کی کوئی بات ہے۔۔۔۔

میڈم قائم مقام چیئرمین : اس کی ایڈمیشن پر بات کریں وہ تو پھر منسٹر صاحب

جواب دیں گے اپ ایڈ سبٹی پر آئیے۔

سید محمد فضل آغا، ڈاکٹر صاحب! وہ تو میں نے پڑھ دیا ہے اور آپ کے سامنے ہے
admissible تو اس لئے ہے کہ recent occurrence ہے میں نے فوراً ہی سینٹ میکریٹ
میں نوٹس دے دیا ہے اور اگر سینٹ سیکریٹریٹ اپنی rotation پر لیٹ ہو جانے تو یہ
inadmissible تو نہیں ہوتا دوسری یہ ہے کہ مسد پبلک امپارینس کا ہے پبلک انٹرسٹ کا
ہے قومی خزانے کو نقصان پہنچا ہے ایک طریقے سے یہ ہوا ہے۔ یہ ساری گزارشات ہیں۔
میڈم قائم مقام چیئرمین، شکریہ جناب ڈاکٹر حفیظ اسے پاشا صاحب۔

Dr. Hafeez A. Pasha: Madam Chairperson This item in question is not of recent occurrence and infact relates to the year 1991 and, therefore, it is not of urgent public importance. The fact of the case is that sue moto inquiry was undertaken even before this item appeared in the newspapers. Departmental inquiry was conducted by the Ministry of Commerce. The Ministry dispensed with the formal inquiry procedure and opted for a summary procedure provided for under rule 513 of the Efficiency and Disciplinary Ruels. 'Show Cause' notices wereserved to the accused officers on the 24th of May, 1992. To examine the office records, dispersed over different stations, this scrutiny of records lasted till the 10th of December, 1992. The final defence replies from the officers were received by the 12th of March, 1993. Under the prescribed inquiry procedure, the officers have now been given opportunity for personal hearing by the authorized officers. Some delay has taken place in completing this final stage because the very large number, 24 officers, have to be given a personal hearing. With the winding up of the office of the CCI&E, the officers would be heard by the authorized officer in the Ministry or by the head of the organization that these officers are likely to be adjusted. We have sought clarification on this issue from the Establishment Division and it is understood that their advise on the subject will be communicated shortly. In fact, I have just been informed that the joining report of these officers has been

suspended by the Establishment Division

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید فضل آغا صاحب آپ اس کو پریس کرتے ہیں منسٹر

صاحب کی statement کے بعد؟

سید محمد فضل آغا، جی ڈاکٹر صاحب میں کچھ عرض کرنے کے بعد ہی اس کے بارے میں کچھ کہ سکوں گا۔ میں منسٹر صاحب کا مشکور ہوں کہ کم از کم facts and figures ہیں انہوں نے ہاؤس نے سامنے رکھ دیئے ہیں اور میری یہ بھی گزارش ہو گی کہ اس ایڈجرنٹ موشن پر فیصد دینے سے پہلے اگر ہاؤس میں یہ ایجنورس دے دیں کہ جب بھی اس پر جو بھی فیصد ہو اس کیس پر کیونکہ انہوں نے خود یہ commit کر لیا ہے کہ incident ہوا ہے اور loss تو اس سے یہ سارا process چلتا رہا ہے اور وہ حالیہ وقوع پذیر بھی ہے اس لئے کہ وہ اختتام پذیر نہیں ہوا ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، تو آپ ایجنورس مانگنا چاہتے ہیں۔

سید محمد فضل آغا، میں گزارش یہ کروں گا کہ یہ ایجنورس دے دیں کہ جو سی اس کا فائنل فیصد ہو وہ فور پر لا کر ہمیں بتادیں۔ اس کے بعد میں پریس نہیں کروں گا۔

Dr. Hafeez A. Pasha: Madam Chairman, I will personally do that.

Madam Acting Chairman: Thank you. The next is No. 10. Syed

Fazal Agha Sahib.

iv) RE: FAILURE OF FUNCTIONING OF NEW
COMPUTERS IN THE N.I.C. DEPTT.

سید محمد فضل آغا، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

It appeared in the daily 'Jang', dated 28-7-1993 that computer worth rupees six crores installed in the National Identity Cards Department has stopped functioning within just one year of its purchase. It has been attributed to a wrong and malafide deal. I request that this House may adjourn to discuss the matter of urgent public importance.

Madam Acting Chairman: Mr. F.K. Bandiyal, Minister For Interior

Mr. F.K. Bandiyal: Madam Chairperson, I oppose the motion.

Madam Acting Chairman: Syed Fazal Agha Sahib, admissibility

ہے بات کریں۔

سید محمد فضل آغا، ڈائٹر صاحب! ایک تو یہ پریکٹس کہ چونکہ سرکاری شیوں کی یہ مجبوری ہے کہ وہ ہر موش کو اپور ہی کریں گے ہماری مجبوری ہے کہ ہم اس کو stress کریں گے in the Public interest۔ گزارش یہ ہے کہ یہ ایک recent occurrence کا کیس اس لئے ہے کہ یہ 28-7-93 کے اخبار میں آیا تھا اور میں نے دوسرے دن ہی نوٹس سیکرٹریٹ کو دے دیا تھا۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ ہمارا ملک بہت غریب ملک ہے جس طرح آج کل کے اکانامک پیکیج اور دوسرے جو stringent measures گورنمنٹ کے ہیں اس سے بھی یہ ثابت ہو رہا ہے کہ ہم بہت غریب ہیں اور اس وقت حالت بہت خراب ہو چکی ہے۔ Identity Card Printing کے لئے ایک مشین خریدی جاتی ہے چھ کروڑ روپے کی اور اخبار ایک پبلک document ہوتا ہے اور میں سمجھتا ہے ہوں کہ اخبار میں بہت ساری رپورٹنگ جو ہوتی ہے وہ صحیح ہوتی ہے جس طرح پہلے بھی ایک ایڈجرنٹ موشن پر بحث ہوئی وہ بھی صحیح رپورٹ ثابت ہوئی۔ یہ بھی رپورٹ باطل صحیح ہے اور وہ اگر ایسا ہے کہ وہاں پر چھ کروڑ روپے کی ایک مشین لی گئی ہے اور وہ کام ہی نہیں کر رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں ایک منسٹری میں ایک مشین پر چھ کروڑ روپے خرچ ہوں اور وہ کام بھی نہ کرے جس کی وجہ سے پبلک انٹرسٹ بھی خراب ہو رہا ہے، شافٹی کارڈ بھی نہیں بن رہے، پرائس بھی slow ہو رہا ہے، گورنمنٹ کو ایک Political embarrassment بھی ہو رہی ہے اور وہاں پر کسی سے پوچھ گچھ بھی نہیں ہو رہی اور مشین خراب ہے۔ تو یہ بہت بری بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ خزانے کو بھی بہت بڑا loss اور نقصان ہے اور عوام کے ساتھ بھی بہت بڑا مذاق ہے۔

مہترم قائم مقام محترم، جناب ایف کے باندیال صاحب

جناب ایف کے باندیال، سلام! میں صاحب! مجھے یقین ہے کہ نہ سید فضل

آغا صاحب کے مجبور اور مضطرب ہیں اور نہ ہم۔ میں مخالفت برائے مخالفت باطل نہیں کر رہا ہوں نہ دانت یہ ہے کہ یہ ایک ایجنٹ شافٹی کارڈز کے لئے رجسٹریشن آفس میں لگانے لگے اور یہ کام کر

ہے۔ کسی بھی وقت کسی خرابی کی وجہ سے نہیں رکے۔ ایک عرصہ سات مہینے کا بیج میں سے لڑا اور وہ یہ بند رہی۔ اس لئے اس وقت مسئلہ زیر بحث یہ تھا کہ شافٹی کارڈ کے اند مذب کا کالم ہونا چاہئے یا نہیں۔ پہلی بات اس کے بعد سے یہ کام کر رہی ہے اور ۲ مئی ۱۹۹۲ء سے لے کر ۱۳ اکت ۱۹۹۲ء تک کے عرصے کے اندر دو لاکھ ۶۵ ہزار ۴۴ شافٹی کارڈ اس سے بن چکے ہیں۔ اور اس کی یومیہ جو کمپنی ہے وہ پانچ ہزار کارڈ بنانے کی ہے۔ سردست ہمارے پاس جو درخواستیں آ رہی ہیں وہ ہزار دو ہزار کے قریب ہیں اور وہ یومیہ ہزار دو ہزار کارڈ بنا رہی ہے۔ اس سٹیٹ کے بعد میں نے ان سے بات کی تھی اگر سید فضل آغا صاحب اس کا خود ملاحظہ بھی کرنا چاہتے ہیں تو بعد حقوق تشریف لائیں۔ میں وہ بندوبست بھی کر دوں گا اور ان کی تسلی ہو جائے گی۔ کہنا یہ چاہتا ہوں کہ یہ مشین نہ خراب ہے نہ بوسیدہ ہے۔ کام کر سکتی ہے اور کر رہی ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید فضل آغا صاحب! منسٹر صاحب کی سٹیٹ کے بعد آپ اسے پریس کریں گے؟

سید محمد فضل آغا جناب میں منسٹر صاحب کا مشکور ہوں اور ان کی suggestion سے میں agree کرتا ہوں اور میں منسٹر صاحب کے ساتھ جا کے اس کو ضرور inspect کروں گا اور ہاؤس کی تسلی کے لئے چاہوں گا اس سٹیٹ کے بعد میں اس کو پریس نہیں کرتا ہوں۔

Madam Acting Chairman: Not pressed. No. 11, Syed Fazal Agha.

Syed Muhammad Fazal Agha: It has appeared in the daily 'Nawa-e-Waql' dated 27th July, 1993, that M/s Daewoo Company has started committing irregularities in the construction of the motor way as a result of which there was consultation between the Daewoo Company and Messers Smaek. I request that the House may be adjourned to discuss this matter of urgent public importance.

Mr. Ahmed Faruque: I oppose the motion, Madam.

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید محمد فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا، ڈاکٹر صاحبہ میں ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ جو اخبار کی رپورٹ ہے اور جو بات کچھ میں آتی ہے کہ ڈاؤوو کمپنیز کے ساتھ ایکٹو میں ایک

condition specification تھی کہ جہاں جہاں کنٹنگ involve ہو گی اور وہ ہڈورز اور وہ پلاسٹ ہو ہیں وہ usable ہوں گے کنسٹرکشن کو اپنی گے لئے . روڈ کنسٹرکشن میٹیریل کے لئے فٹ ہوں گے . suitable ہوں گے تو وہ میٹیریل وہیں سے اٹھا کے کرکس کر کے روڈ ہیں اور سب ہیں یہ استعمال ہوں گے . لیکن رپورٹ میں یہ دیا گیا ہے کہ جہاں جہاں کنٹنگ اور بلاسٹنگ ہو رہیں ہے ڈائیو کمپنی والے اس میٹیریل کو اٹھا کے دور پھینک رہے ہیں اور باہر سے امپورٹ میٹیریل لا کے جس کی وجہ سے کیرج میں estimated کاسٹ میں اس کی قیمت بڑے کی . گزارش یہ ہے کہ اگر یہ کنٹریکٹ کی deviation ہے تو پھر اس میں بہت بڑا national loss کیونکہ باہر سے جب آپ میٹیریل امپورٹ کریں گے اور light پہ available ہو بلاسٹنگ کے دوران میٹیریل آپ کے پاس آیا اس کو آپ site پہ use نہیں کریں گے تو this will be deviation from the agreement اور اگر ایسی بات ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا loss ہے . تو منسٹ صاحب کو سننے کے بعد اس پر کوئی فیصلہ کر سکیں گے . منسٹر صاحب امید ہے کہ اس پر پوزیشن وارڈ کر دیں گے .

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب امہ فاروق صاحبہ۔

Mr. Ahmed Faruque: Madam Chairman. I think I should explain the contractual obligations. First of all, there is a client, there is a contractor and Consulting engineer from this particular instance. There is a dispute between the client which happens to be Elnichay and the contractors who happen to be Daewoo.

On the basis of that particular contract, there was a dispute. It was referred to the Consultants which is Smack the Mountineering Company which was supposed to give an opinion. They gave their opinion favouring Elnichay which Daewoo have disputed and under the contractual clauses they can refer it for arbitration which they have done. But there is no question of any imported material that can be imported for that particular type.

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا، اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو انہوں نے فرمایا ہے کہ آپ کا original contract document defective ہے۔ جب آپ کے اور جنرل کنٹریکٹ ڈاکومنٹ میں

I did not mean that it is imported from Japan or somewhere else but imported from the site جو mean that it is imported from Japan or somewhere else but imported from the site
 دو میل 'پارسل' پانچ میل جس میں lead involve ہوتی ہے۔ This is what I meant تو وہ
 اپورٹ نہیں ہے کہ کارن اپورٹ میٹریل Imported from the same vicinity but involving
 I am sorry to say it means کہ جو ٹینٹ That was a defective
 execute کیا ہے۔ That was a defective
 contract اس میں یہ کنڈیشنز آپ نے اگر specify نہیں کی ہیں تو آگے It involves a lot
 of ambiguity ایک تو یہ کہ آپ نے opinion کنسلٹ سے مانگ لی this is a 3rd party
 involved بھر آپ arbitration میں جائیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ اگر احتی
 prolong ہوتا ہے تو this is going to affect the project, its quality and in terms of
 financial matters کیونکہ price escalation ہے۔ time delaying ہے۔ کوئی کنٹرول ہے۔ یہ
 ساری باتیں ہیں۔ تو اس جواب سے میں منسٹر صاحب سے satisfied نہیں ہوں۔

I prefer to be referred this question to the Standing Committee on Communications or some other special Committee may be constituted to go through and scrutinize the whole loopholes of this contract.

بہت بہت شکریہ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، منسٹر صاحب کی ٹینٹ کے بعد میں اسے ان آرڈر کرتی ہوں اور ڈسکن کے لئے ایڈٹ کرتی ہوں۔

سید محمد فضل آغا، شکرپور

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب طارق چوہدری صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد طارق چوہدری، منسٹر میں آپ کی توجہ دلانا چاہ رہا ہوں کہ اس وقت دن کا ایک بج رہا ہے اور یہ اجلاس ۱۵ تاریخ کو شروع ہوا آج ۲۴ ہے ۹ دن ہو گئے ہیں اس کو شروع ہونے تو اتنے ۹ دنوں میں سینٹ نے کوئی directionless کام نہیں کیا ہے اور سینٹ کی تاریخ میں کبھی اس طرح نہیں ہوا ہم بالکل directionless جا رہے ہیں کچھ ہمیں پتہ نہ ہو کہ ہمارا پروگرام کیا ہے ہم کام کیا کر رہے ہیں صرف ایڈجسٹ موشن اور پریوینج موشن پر اپنا

کام چلایا جا رہا ہے۔ مہنگا اجلاس جس دن ختم ہوا اس دن ہم نے اس ہاؤس میں دو بڑے serious مسائل پر غور شروع کیا تھا۔ ایک تو تھا رویہ کی قیمت کم کرنے کا مسئلہ اور یہ بات ہونی تھی کہ چند دن کے لئے اجلاس ہو ہے وہ prorogue کیا جا رہا ہے اور جب اجلاس دوبارہ شروع ہو گا تو ایک تو پرائم منسٹر یہاں تشریف لائیں گے اور وہ یہ بتائیں گے کہ روپے کی قیمت کم کیوں کی گئی اور اس مسئلے پر یہاں ڈسکشن کی جائے گی۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ نیا پیکیج آیا ہے اور نئے پیکیج نے نہ صرف یہ کہ سارا بھرم کھول دیا ہے ہماری اکاؤنٹی کا بلکہ یہ ہے کہ لوگوں کی زندگی کو اس نے بچنے تک متاثر کیا یعنی عام آدمی جو بھکی میں رہتا ہے جس کے پاس کھانے کو کچھ نہیں اور جس کے پاس بہت چھوٹی سی مزدوری ہے وہ بھی اس سے متاثر ہوا ہے۔ ایک تو یہ اہم ایٹو ہے جس پر ہمیں بات کرنی چاہئے تھی ڈسکشن کرنی چاہئے تھی۔

دوسرا مسئلہ ہے کشمیر کا، وہ اس وقت اتنا serious ٹرن لے رہا ہے اور اس بلکہ پر ہے جہاں وہ کوئی فیصلہ کن رخ اختیار کر رہا ہے اور خود انڈیا کو بھی اگلے چند دنوں میں وہاں پر بڑے اہم اقدامات اٹھانا ہوں گے کیوں کہ ان کی آئینی مدت جتنی بھی وہ مدت وہاں گورنر رول کی دے سکتے تھے وہ تقریباً ختم ہونے والی ہے اس وجہ سے اس نے پچھلے دنوں میں دو ڈویژن فوج وہاں داخل کی اور وہاں پر قتل و غارت کا ایک نیا سلسلہ پچھلے چند مہینوں سے شروع کیا گیا ہے اور وہ پورا زور لگانے لگا کہ کچھ بھی ہو اس تحریک کو یہاں کچلا جائے خواہ پوری مسلم آبادی کو کر کے قتل کر کے ختم کر کے اسے ختم کیوں نہ کرنا پڑے اور یہی وجہ ہے کہ اب بچوں عورتوں اور بیگانہ شہریوں کی بھی شہادت کی باری آ چکی ہے۔ چنانچہ یہ دونوں مسئلے اتنے اہم ہیں اور ہماری قومی زندگی پر ان کے اتنے اہم دور رس اور کھرے اثرات ہیں اور ان دونوں مسائل پر بات کرنے کی بجائے ہم چھوٹی باتوں پر اپنا وقت برباد کر رہے ہیں اور دن گزار رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمیں ایک آئینی compulsion ہے کہ ہم نے اپنے دن پورے کرنے ہیں اور اس وجہ سے یہ اجلاس جاری ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اتنے serious مسائل بھی ہیں جن پر ہمیں بات کرنی ہے اور پچھلے اجلاس میں کیا گیا وعدہ بھی حکومت نے پورا کرنا ہے۔ لہذا میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ اب ان دونوں میں سے ایک مسئلے کو فوری طور پر پتلے لیا جائے دوسرے کو بعد میں لیا جائے۔ serious discussion کی جائے ہاؤس کو جتنے دن بھی چلنا ہے وہ seriously چلایا جائے تاکہ ہم اپنے اوپر عاید قومی ذمہ داری کو پورا کر سکیں اس وقت پارلیمنٹ نہیں ہے صرف سینٹ ہے۔ صوبائی اسمبلیاں نہیں ہیں اس نے سب کو represent کرنا ہے تو اس طرح represent نہیں کرنا کہ گئے ہی نہیں کہ سینٹ اب موجود بھی

ہے۔ لہذا میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ ان مسائل پر بحث کی جائے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب طارق چوہدری صاحب I agree with you لیکن یہ بھی تو آپ لوگوں کا ہی مسئلہ ہے اگر ایڈجرنٹ موشن اور پریویج موشن نہ لے جائیں تو سب سے زیادہ شور بھی آپ لوگ کرتے ہیں۔ میں تو چاہتی ہوں کہ اس main legislation پر آپ چلے جائیں۔ ابھی یہ جو میکیج آپ نے کہا ہے اس پر ڈسکشن ہماری پہلے میں شروع ہو چکی ہے اور باقی پرائم منسٹر کی جو بات ہے پرائم منسٹر نے تو وعدہ کیا ہے کہ وہ سینٹ میں آ رہے ہیں۔ یہ میں ابھی نرژری بیگیج سے نہیں پوچھ سکی کہ وہ کب آ رہے ہیں باقی یہ جو important issues جن کا ذکر کیا ہے۔ these are very important issues, no doubt لیکن اس پر ڈسکشن شروع ہو چکی ہے۔ میری بات آپ سنیں ڈاکٹر رحمان صاحب سارا وقت آپ لوگوں کو سنتی رہیں ہوں ذرا بیٹھ جائیں میں جو کچھ کہہ رہی ہوں وہ بھی آپ ذرا سنیں۔ اس میں میں آپ سے بات کرنا چاہوں گی اور یہ request کرنا چاہوں گی کہ آپ لوگ میرے ساتھ cooperate کریں آپ کی ایڈجرنٹ موشن نہ آئیں تو اس سے آپ لوگوں کو ٹھہر جاتا ہے۔ جب آپ at a time چھ چھ دس دس آٹھ آٹھ ایڈجرنٹ موشنز اور پریویج موشنز دیں تو اس میں تو آپ کا ٹائم گئے گئے۔ ظاہر ہے سب کو کنڈر کرنا ہو گا تو آپ لوگوں کو خود سوچنا پڑے گا جس وقت کوئی important issue زیر بحث ہے اس میں آپ ایڈجرنٹ موشن یا پریویج موشن کو avoid کر کے زیادہ تجلید یا important issues بحث کرنے کا موقع دیں۔ آپ لوگوں پر یہ depend کرتا ہے۔ میرے پاس جب آپ لوگوں کی request آڑوے گی میں نے تو ان کو entertain کرنا ہے لیکن یہ آپ خود realize کریں کہ آپ لوگوں نے کیا کرنا ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری، پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری، جناب چیئرمین! معافی چاہتا ہوں مسئلہ کوئی آپ پر تنقید کرنے کا نہیں ہے بات یہ ہے کہ آپ نے ریگولٹ کرنا ہے اور اس کے باقاعدہ ہمارے پاس رولز ہیں اور ان رولز کے مطابق ہم سب سے پہلے پریویج موشن لیتے ہیں۔ ایڈجرنٹ موشن کے لئے آدھا گھنٹہ ہوتا ہے جب وہ آدھا گھنٹہ ختم ہو جاتا ہے تو ایڈجرنٹ موشن ختم کر دئے جاتے ہیں پھر وہ اگلے دن پہلے جاتے ہیں۔ لہذا گیارہ بجے کے بعد ہمیں کوئی سیریس بزنس بنانا چاہئے اب ڈسکشن ہمیں شروع کرنی پڑے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: طارق صاحب آپ کی انارمیشن کے لئے آج ہاؤس ذرا لیٹ شروع ہوا ہے ممبروں کی request پر اجلاس دینے ہی سارے گیارہ بجے شروع ہوا ہے۔ اس لئے یہ آپ کو آج لگ رہا ہے کہ ایڈجرنٹ موشن ایک بجے تک چل رہا ہے۔

جناب امجاز علی خان جتوئی، پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، امجاز جتوئی صاحب۔

جناب امجاز علی خان جتوئی، میں طارق صاحب کی بات کو بڑھاتے ہوئے کہوں گا directionless House جو پتا ہے پہلے تو یہ ہوتا ہے کہ گورنٹ نے کوئی بھی important decision لینا ہو جب پارلیمنٹ کا کوئی بھی ہاؤس in session ہو تو جمہوری اقدار یہ ہوتی ہیں اور جمہوریت کا یہ تقاضا ہوتا ہے کہ وہ آکر ہاؤس کے اندر Policy statement دے کسی طرح بھی important decision ہاؤس کے اندر لے آئیں۔ ہمیں دکھ ہے جتنی پالیٹیکل پارٹیز انھی اس ڈگری میں چلی ہیں جن کے بقول آج جن کی وجہ سے یہ care taker arrangement یہاں پر موجود ہے اور جس طرح سے |X X X X X X X|۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، یہ |x x x x x| expunge کر دیں۔

جناب امجاز علی خان جتوئی: آپ تو نہ کریں کوئی موو تو کرے کس نے موو کیا ہے۔ آپ expunge کر رہی ہیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، چیئرمین کی ڈسکریشن ہے وہ کر سکتا ہے۔

جناب امجاز علی خان جتوئی، میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایسے ایجنڈے ہیں مثلاً پیرول پراسسز بڑھانی گئی ہیں ۱۵ پر سنٹ اس طرح سے کئی چیزیں بڑھانی گئی ہیں تو یہ گورنٹ کے اوپر بات آتی تھی کہ وہ خود آکر ہاؤس میں اس چیز پر ڈسکشن کرواتے یا وجود اس کے کہ ممبر نے موشن موو کئے ہیں لیکن یہ گورنٹ کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ گورنٹ بھی اس طرح کے ایجنڈے پر خود آکر یہاں پر ڈسکشن کرانے وہ موشن لا، اینڈ پارلیمنٹری افیئرز منسٹر خود آکر یہاں پر دے سکتے ہیں۔ لیکن بات یہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ یا تو کیئر ٹیکر گورنٹ اس کو اتنا بڑا مینڈیٹ کسی اور ملک سے ملا ہے جن کے ہم غلام رہ چکے ہیں اور جن کے وائسرائے ہمارے سر پر سوار ہیں ان کو اتنی میں سمجھتا ہوں کہ ضرورت ہی نہیں ہے شاید کسی چیز کی کہ وہ کسی

اندھے گھوڑے کی طرح بھاگے جا رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیز جو ہے اس کے repercussions ہوں گے۔ ہمارے پاس اس وقت situation میڈم چیزیں ہنگامی کی وجہ سے یہ ہو گئی ہے کہ لوگوں کا مینا محال ہو گیا ہے۔ آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ یہ سوسائٹی کو کس طرح سے effect کر رہا ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جنونی صاحب آپ نے پریوینج موشن دی ہوئی ہے میں ایڈجسٹ موشن کے بعد وہ لے رہی ہوں آپ اس کو بعد میں لے لیں پوائنٹ آف آرڈر پر آپ تقریر نہیں کر سکتے ڈاکٹر رحمان صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کیا کرنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد رحمان، میں نے اپنے محترم درست جناب طارق چوہدری صاحب کو سنا وہ بڑے اچھے مقرر بھی ہیں بڑے اچھے پارٹیشنر ہیں بھی ہیں لیکن چند باتیں انہوں نے یہ قابل اعتراض نہ دی ہیں تو ریکارڈ کو درست رکھنے کے لئے میں ضرور سمجھتا ہوں انہوں نے جو بات کی کہ ہم کوئی سیریس کام نہیں کر رہے کوئی ہماری ڈائریکشن نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس ہاؤس کی توہین کر دی۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کو ریکارڈ سے حذف کیا جائے اور ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں بھی یہ احساس ہے اور ان ایوان کے بر ممبر کو روپے کی devaluation اور پیکیج وغیرہ کے بارے میں احساس ہے لیکن جو طریقہ کار ہے یعنی اگر سینٹ کے سیکریٹریٹ سے جو ایجنڈا آرڈر آف دی ڈے پر آ جاتا ہے اس کے مطابق اگر کوئی بات ہوتی ہے تو اس کے متعلق اس قسم کے ریکارڈ دینا کہ ہم ایسے گپ لگا رہے ہیں وقت ضائع کر رہے ہیں میرے خیال میں یہ مناسب بات نہیں ہے۔

پروفیسر غورشیڈ احمد، میں دراصل آپ کے توسط سے تمام ارکان کو متوجہ کروں گا کہ سینٹ میں کچھ آداب ہیں۔ اور ان میں ایک چیز یہ بھی ہے کہ ہم آپس میں debates ہو رہا نہیں کرتے ہیں جو چیز ہوتی ہے چیئرمین کو address کرتے ہیں اور چیئرمین کی discretion ہے کہ وہ اس کو قبول کرے یا نہ کرے اندازہ کر دے۔ میرا خیال ہے اسی کو باقی رکھنے اور تو سارا وقت ضائع ہو جائیگا آپس کی بحث میں۔

سید محمد فضل آغا، ڈاکٹر صاحب! میں ابھی ریکارڈ کو درست کرنے کے لئے اور بہت افیسر کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ طارق صاحب پچھلے عرصے میں تو اس ہاؤس کے بڑے participant اور active تھے اب چونکہ وہ زیادہ politic میں involve ہو گئے ہیں تو ہاؤس سے زیادہ وہ غیر حاضر رہتے ہیں اور ان کو ہاؤس کی کارروائی کا پتہ نہیں چلتا۔ ہم نے جتنے

issues بھی اٹھانے ہیں these are all important issues ہم نے اس فلور کو مذاق نہیں بنایا میں سمجھتا ہوں کہ ان کے ریمارکس کو expunge کیا جائے اور انہوں نے ایک قسم کا پورے ہاؤس کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ کیونکہ Question Hour میں important questions آتے ہیں ایجنڈہ ہفت روزہ کے آپ نے روز بنانے ہونے ہیں کہ وہ urgent اور public importance کے ہوں میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی کارروائی chair کی مرضی کے بغیر روز ہے ہٹ کر نہیں ہونی اگر ان کے پاس کوئی important اور urgent matter ہو تو فلور پر لائیں ہم cooperate کرنے کے لئے تیار ہیں۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ معزز اراکین اس attendace کو regular بنائیں اور ہاؤس میں کوہود رہیں تاکہ کورم ٹونے کا سوال بھی نہ ہو اور وہ interest لیں کاروبار میں جو گورنمنٹ کا ہو وہ کرتے رہیں۔ لیکن اگر ۹ دن میں ایک دن کی حاضری ہو اور پورے کاروبار کو آپ کہیں کہ بے معنی اور جھوٹی جھوٹی باتیں ہیں تو ان ریمارکس پر مجھے بڑا افسوس ہے ان کو expunge کیا جائے۔ شکریہ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، طارق پوہداری صاحب کے ان الفاظ کو expunge کر

لیں۔ (XXXXXXXXXXXXX)

Now, I allow Mr. Ijaz Ali Jatoti to raise his privilege motion

PRIVILEGE MOTION

Re: not providing accommodation to a Senator in Federal Lodge Quetta

Mr. Ijaz Ali Khan Jatoti: Thank you Madam Chairperson I beg to move a privilege motion under Rule 61-A regarding not providing accommodation in Federal Lodge, Quetta. I had booked 2 rooms in Federal Lodge, Quetta from July, 29 to August 7, 1993. Letter for the above mentioned period confirming the reservation in Federal Lodge was issued by Ministry of Housing and Works Islamabad. When I reached there alongwith my family the Care taker of the Federal Lodge, Quetta, refused to provide me those rooms saying, "rooms are (+ Expunged by the order of the Acting Chairman)

not available" When I showed him the reservation letter he said I have not received any information from Islamabad regarding this letter.

It is, therefore, requested that the matter be referred to the Standing Committee for privileges as it is clear breach of privilege of this August House and mine as well being member of this August House.

Madam Acting Chairman: Janab Ali Khan Junejo Sahib, Minister for Housing and Works.

Mr. Ali Khan Junejo: I am sorry if the Senator has faced any inconvenience but this thing happened before I took over the Ministry. However, I would enquire into the matters, therefore, I request the Senator not to press the matter.

Mr. Ijaz Ali Khan Jatoi: During his period Madam Chairperson, it was from 29th July and 7th August.

Mr. Ali Khan Junejo: When was the order passed given to you because I took over on the 1st (August).

میڈم قائم مقام چیئرمین، اجاز علی جتوئی صاحب۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ نے privilege motion دیا ہے لیکن وزیر صاحب آپ کو جا رہے ہیں کہ انہوں نے پارچ یکم اگست کو کیا ہے اور ان سے پہلے یہ آرڈر گئے ہوں گے۔ لیکن وہ جو وزارت چلی گئی may be انہوں نے (آرڈر) پاس آن نہ کیا ہو۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، میرے خیال میں Ministry نہیں چلی گئی لیکن چیزیں mix up ہو گئیں ہیں، بولنی کو package deal ہوئی ہے اس کے بعد ٹکنزس گئی ہیں۔ میں بات کر رہا ہوں 29th of July to 7th of August.

میڈم قائم مقام چیئرمین، انہوں نے کہا ہے کہ میں اس وقت نہیں تھا۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، جی میں اس سے concerned نہیں ہوں کہ مینسٹر صاحب اس وقت انچارج تھے یا نہیں تھے۔ میں previous government کی بات نہیں کر رہا۔

ہوں۔ میں ایک principle matter کی بات کر رہا ہوں۔ ہاؤس کی طرف سے ایک procedure موجود ہے ایک privilege موجود ہے۔ to the Members of the Senate and the Members of the National Assembly یا تو وہ privilege withdraw کروالیں یہ اس طرح سے نہیں ہو گا کہ میں پریس نہیں کرتا ہوں اور یہ نہیں ہو گا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جی نہیں ایسی کوئی بات نہیں میں تو ویسے بات کر رہی تھی۔

Mr. Ali Khan Junejo: I request that I may be given two days to find out the background of it.

میڈم قائم مقام چیئرمین، تو پھر میں اس کو defer کر دیتی ہوں۔ جو نیو صاحبہ پر اس تک یہ defer کی جاتی ہے آپ information provide کر دیں اس کے بعد جو بھی رونک دینی ہو کی دی جائے گی۔ - thank you, it stands deferred.

جناب اعجاز علی خان جتوئی، ایک اور issue ہے جو کافی important ہے یہ کچھ نوجوان لڑکے ہیں اسسٹنٹ انجینئرز ہیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، کیا آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ یہ raise کر رہے ہیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، جی۔ میں صرف آپ کے توسط سے یہ بات کر رہا ہوں کیونکہ یہ مسند سندھ اور فرنٹیر کے کچھ انجینئرز کے متعلق ہے اور جس پہ نیشنل اسمبلی کی سینڈنگ کمیٹی نے۔۔۔۔۔ کیونکہ Minister for Water and Power موجود ہیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! کچھ نوجوان اسسٹنٹ انجینئرز کا مسند ہے یہ نوجوان اسسٹنٹ انجینئرز سندھ اور سرحد سے تعلق رکھتے ہیں ان کے متعلق قومی اسمبلی کی قائم کمیٹی نے فیصلہ لیا تھا کہ وہ subordinate engineers ہیں اور ان کے کریڈٹ ۱۶ تا ۱۷ ہیں ان کی ترقی کے لئے قومی اسمبلی کی قائم کمیٹی نے ایک طریقہ کار طے کیا تھا ۱۹۹۳ء میں کہ ۱۹۹۶ء تک ان کو ٹیبل ۱۱ سے ٹیبل ۱۴ میں سب انجینئرز مقرر کیا جائے گا جو سندھ اور سرحد سے تعلق رکھتے ہیں باقی لوگوں کو تو کر لیا یہ سندھ اور سرحد کے ۱۲۸ کے قریب فسرستے ہیں جن کو انہوں نے کہا ہے کہ انہیں اس کم میں نہیں کریں گے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، اجازت صاحبہ اس کو آپ مناسب طریقے سے پیش کریں اور پھر وزیر صاحب آپ کو اس کے متعلق پوری تفصیل دے دیں گے اس کو اگلی سٹاپ میں

صحیح طریقے سے پیش کر دیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، اسی اثناء میں میں آپ کے توسط سے ایک کاپی وزیر صاحب کو دے دیتا ہوں کہ یہ اس سب انجینئرز کی شکایات ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان سے بڑی زیادتی ہے کہ dual قسم کی پالیسی رکھی جائے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، آپ کاپی وزیر صاحب کو فراہم کر دیں۔

میر عبدالحجہار، پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! میں اپنے معزز دوست سینیٹر اعجاز علی صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے اور ان سے اتفاق کرتے ہوئے یہ گزارش کروں گا کہ آپ نے مہربانی کی ہمیں وقت دیا جو کاپی جتوئی صاحب نے وزیر صاحب کو دی اسے وزیر موصوف دیکھ لیں اور اس کے بعد ہم باقاعدہ موشن لائیں گے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، آپ موشن لائیں اس وقت تک وزیر صاحب بھی تفصیل کے ساتھ ساری انفارمیشن لے لیں گے اور پھر آپ کو پوری انفارمیشن اس سلسلے میں دے دیں گے۔

ڈاکٹر محمد رحمان، جناب والا! میں بھی اس میں شریک ہوں اس کا ازالہ بہت ضروری ہے خصوصاً ب کمپنی نے پاس کیا ہوا ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جس وقت آپ موشن پیش کریں گے تو اس پر جو کوئی بھی بولنا چاہے گا وہ پھر اس پر بولے۔

ڈاکٹر محمد رحمان، ٹھیک ہم اگلی موشن لائیں گے۔

جناب یوسف شاہین، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! جتوئی صاحب نے جو مسند پیش کیا ہے یہ بالکل باطل مسند ہے یہ مسند حل ہونا چاہئے وزیر صاحب تشریف رکھتے ہیں اگر وہ حل کر دیں تو بہتر ہو گا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جب آپ اس کو صحیح طریقے سے پیش کریں گے اور جب سارا ایوان اس پر اتفاق کرے گا تو ہم اسے قائمہ کمپنی میں ریفر کر دیں گے، ایسا کوئی مسند نہیں، فصیح صاحب۔

سید فصیح اقبال، میڈم چیئرمین صاحبہ! آرڈرز آف دی ڈے میں ساری چیزیں آگئی

ہیں ہمارے ممبروں نے دیکھا نہیں ہے اس میں کٹھن بھی موجود ہے اس میں جو پروفیسر خورشید صاحب نے بڑی دلاؤ ذریعہ گفتگو کی تقریر کی ہے اس مسئلے پر اکانامک بیکیج پر بولے ہیں اب ہمارے ممبران نہیں آ رہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، تو وہ تو میں نے کہہ دیا کہ اس پر بحث شروع ہو چکی ہے۔
سید فصیح اقبال، اب میری باری ہے یہ ۱۹۴ کے تحت موشن ہے اب میں اپنی تقریر کرتا ہوں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، آپ ذرا ٹھہریں۔
سید فصیح اقبال، کیوں کہ یہ برس میں ہے۔
میڈم قائم مقام چیئرمین، آپ ذرا ٹھہریں، اجنڈا میں نے دیکھا ہے یا آپ نے مجھے ذکیت کون کرے گا مجھے آپ نے کرنا ہے یا میں نے کرنا ہے۔
سید فصیح اقبال، نہیں، نہیں، میں صاحب! آپ نے ذکیت کرنا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اب میری باری آگئی ہے۔
میڈم قائم مقام چیئرمین، مجھے پتہ ہے جب باری ہوگی تو میں آپ کو باری دے دوں گی۔

ڈاکٹر محمد رحمان، جناب والا! ایک توجہ دلاؤ نوٹس ہے میرے علاوہ پانچ اور سینئر صاحبان کی طرف سے بڑا اہم مسامد ہے اس کو بھی ٹیک اپ کرنا چاہئے یہ تو بہت ہی اہم ہے جی۔
میڈم قائم مقام چیئرمین، اب ہم موشن زیر قاعدہ ۱۹۴ لیتے ہیں اس پر پروفیسر صاحب بول چکے ہیں سید فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال، میڈم قائم مقام چیئرمین! یہ قومی مسئلہ ہے اس اکانامک بیکیج کے بارے میں ایوان میں جو باتیں ہوئی ہیں اور جو ملک میں احساس ہے اور گرانے کے سلسلے میں ایک عام آدمی پریشان ہے کیونکہ سب سے پہلے جب اس حکومت نے جب چارج سنبھالا پہلے پہلے اس حکومت کا یہ مینڈیٹ تھا کہ اس کو صرف فری اینڈ فیر اور ٹرانسپیرنٹ ایکشن کرانا تھا ایک بڑی بات عرض کروں کہ ہر حکومت نے کچھ الفاظ استعمال کئے ہیں ۲۰ یا ۲۵ سال میں کسی نے استحصا کا لفظ استعمال کیا تو استحصا اس کا کیا۔ کسی نے جناب وہ چادر اور چادر دیواری --- اب

اس گورنٹ نے شفاف --- اور پیکیج یہ دو بڑے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ شفاف ایکشن ہو گا اور کئی پیکیج آئیں گے جس میں پہلا economic package آیا ہے اس میں عوام کو کچھ سنے کی بجائے یعنی ان عوام کو جن پر ہمیشہ ہر حکومت کی ہے میں اس کے لئے ان کو کوئی ذمہ دار نہیں ٹھہراتا جتنی حکومتیں آئی ہیں انہوں نے ہمیشہ جب بھی ٹیکس نافذ کئے ہیں جب بھی ایسے فیصلے کئے ہیں جب بھی کوئی ریٹائرمنٹ کی ہیں ان کا سب سے برا اثر غریب عوام پر ہی پڑا ہے اور پاکستان میں inflation کا یہ عالم ہے کہ جو روپے کی قیمت ۲۵ سال پہلے ۵۰۰ روپے تھی وہ اب تین ہزار کے مقابلے میں بھی نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حکومت نے آنے کے ساتھ ہی پے درپے ایسے کام کئے ہیں جو ہتھیلی حکومت بھی کر سکتی تھی اب اگر یہ کہیں کہ صاحب اس دو مہینے میں آپ وہ تمام چیزیں کر لیں جو سیاسی گورنٹ نہیں کر سکتی لیکن کرانے کا ٹائمہ کیا ہے اگر آپ ایکشن کرا رہے ہیں تو آپ چاہتے کہ قیادت آنے کی اس کے لئے بھی کچھ معمول رکھیں اگر وہ قیادت اس قسم کی نا اہل ہے کہ ایسے کام نہیں کر سکتی اور جو آپ کے سپرد کر رہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ کوئی قیادت ہونی چاہئے جو اپنا پروگرام جانے اگر آج وزیر اعظم صاحب ہوتے تو میں پوچھتا کہ واقعی آپ کی نیت کیا ہے intentions کا آپ کے عمل سے پتہ چلتا ہے۔ اگر آپ کے اعمال یہ ہیں کہ آپ نے پہلے ہی devaluation کیا ہے آٹھ مہینے پہلے جب جمہور آف کامرس والوں نے شور کیا فیڈریشن کے تمام تاجروں نے اس وقت کے وزیر خزانہ صاحب نے اسی ہاؤس میں ہے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اس وقت ایکسپورٹ کا مسئلہ کھڑا ہوا تھا انڈیا نے اپنا exchange value گھٹا دیا تھا اور اس devaluation سے انڈیا نے کان پرائس جو کان آپ کا تھا پر pick up کیا اور دو ملکوں کو دیا اور جب آپ کا کان نہیں گیا آٹھ مہینے ہو گئے تب آپ کو billions of dollars کا نقصان ہوا۔ اس کے بعد آپ نے اپنا کم کرنسی کو devalue کر دیا لوگوں کو یہ خلوک و جہالت ہیں کہ اگر حکومت کی یہی expertness ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ صرف وزیر خزانہ کا اضافہ ہوا ہے یا کوئی اور نیم آئی ہے امریکہ سے مجھے تو یہی پتہ چلتا ہے بظاہر کہ وزیر اعظم صاحب ہیں اور یہ ۱۲ کابینہ کے ممبر ہیں اور وہ بھی پاکستانی ہیں لیکن یہ جانتیں کہ وہ experts جو ہتھیلی حکومت میں تھے انہیں سے یہ نہیں مشورہ لے رہے ہیں ان لوگوں کو انہوں نے کون سی ایسی بات کی ہے انہوں نے پاکستان کو اس پوزیشن میں پہنچا دیا تھا کہ کل کے اخبار میں ایک خبر ہے تشویشناک کہ جب ان کی حکومت آئی تھی صرف دو دن کا foreign exchange تھا۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں باقاعدہ تحقیق ہونی چاہئے آیا یہ صحیح کہ رہے تھے یا وہ غلط کہ رہے تھے اس وقت کے سیکریٹری جنرل اس وقت کے سیکریٹری فنانس سب موجود ہیں اور انہی لوگوں کے کہنے پر آج آپ یہ کہہ رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ذمہ داری ہماری اس بورڈ کو نہیں پہنچتی ہے جو ملک کے affairs چلاتے ہیں آپ لوگ آتے ہیں صرف ڈھائی مہینے تین مہینے کے لئے الیکشن کرانے کے لئے لیکن آپ کے اس مینڈیٹ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے وہ تمام چیزیں ٹھیک کرنی ہیں sense of direction ٹھیک کرنا ہے اور بات ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس حکومت کا قہر درست کریں تو پہلے اپنا قہر درست کریں آپ جانتے ہیں کہ آپ کے مقاصد کیا ہیں۔ آپ آئے ہیں ان تین مہینوں میں الیکشن کرانا ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ آپ کو day to day affairs چلانا ہیں۔

تیسری چیز اگر کچھ آپ فیصلے کر سکتے ہیں تو وہ ایسے فیصلے جو دور رس نتائج کے حامل نہ ہوں۔ اب دیکھئے جو نئی قیادت آئے گی ۶ اور ۹ اکتوبر کو آپ کے الیکشن میں انشاء اللہ 18 اکتوبر کو اسمبلی بیٹھے گی آخر لیڈر آف دی ہاؤس انہوں نے چنا ہے Political Government آ رہی ہے۔ non-party basis پر الیکشن نہیں ہو رہے۔ اس کا نقصان پہلے ہی ملک کو بہت پہنچا ہے۔ پارٹی بیسز پر الیکشن ہیں تو پھر آپ سب چیزیں ان کی طرف سے بھی خود ہی کر رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے یہ مسودہ ان لوگوں سے بھی لیا ہے اس کا مطلب ہے کہ جو قیادت آ رہی ہے پہلے سے ہمیں معلوم ہے کہ وہ اتنی نا اہل ہے اتنی نا اہل ہو گی کہ وہ کوئی فیصلے نہیں کر سکے گی جو آپ نے فیصلے کئے ہیں اسی پر عمل کرے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے سیاست دانوں کی بھی توہین ہے ان پولیٹیکل پارٹیز کی بھی توہین ہے۔

جہاں تک تعلق ہے آپ نے جو economic package کے نام پر فشری تقریر میں آپ نے فرمایا ہے۔ اگر آپ نے ordinance کے ذریعے کوئی کام کرنا ہے تو یاد رکھئے ordinance کی مدت ۴ مہینے ہے اس عرصے میں اسے واپس جانا ہے نیشنل اسمبلی اور سینٹ میں یہ ساری آج قیادتیں جو ہو رہی ہیں آپ کا حوصلہ کافی ہے کہ آپ سن رہے ہیں بڑی توجہ سے لیکن یہ دیکھئے کہ یہ وزیر خزانہ صاحب کی موجودگی کا ناظم تھا اس وقت ان کو موجود ہونا چاہئے تھا اس لئے کہ economic package پر بحث ہو رہی ہے وزیر خزانہ کو ہر حالت میں یہاں پر موجود ہونا چاہئے تھا اگر وزیر اعظم صاحب کی۔ اتنی کوششیں ہیں تو اس سینٹ کو انہوں نے ۱۴ دن نظر انداز کیوں کیا۔ میں تو سمجھتا ہوں وزیر اعظم صاحب کو اسی دن آنا چاہئے تھا کم از کم اس ہاؤس کی جو supremacy ہے پارلیمنٹ کی یہ اس کا negation ہے کہ جو فیصلے انہوں نے کئے

ہیں وہ سب پارلیمنٹ سے باہر کئے ہیں مسئلے خیال ہوتا تھا جناب دو ہاؤس ہیں میں نے ندری تقریر سنی ہے میں سمجھ رہا تھا کہ دوسرے دن وہ آ کے ہاؤس میں تفصیل سے بیان کریں گے۔ آج اس کو ۶ دن ہو گئے ہیں، ۷ دن ہو گئے ہیں وزیر اعظم اس اسلام آباد میں ہیں، وہ تمام چیزیں کرنے کے بعد یہاں سلام کرنے آئیں گے یا ملنے آئیں گے۔ ہمیں بھی شوق نہیں ہے، ہمیں بالکل شوق نہیں ہے لیکن یہ ان کی آئینی ذمہ داری ہے۔ اگر وہ کینز ٹیکر وزیر اعظم اور وہ خود کہتے ہیں کہ مجھے نگران کہا جانے، میں تو کہتا ہوں یہ بڑی اچھی چیز ہے کہ وہ اپنے آپ کو نگران کہلو رہے ہیں تو یہاں ان کو ہونا چاہئے بہت سی چیزیں اس ہاؤس میں سامنے آئی ہیں اس میں ان کی موجودگی بھی ضروری ہے اور متعلقہ وزیر کو تو ہر حالت میں یہاں ہونا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ خود serious نہیں ہیں۔

جو کام ان کو سونپا گیا ہے وہ کس نے سونپا ہے آخر عوام کے منتخب نمائندے یہاں ہیں، پولیٹیکل پارٹیز کے لیڈرز نے سونپا ہے، کس نے سونپا ہے ان کو۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو اقدامات اٹھا رہے ہیں اگر وہ اچھے بھی ہوں تو اس کا ایک طریقہ ہے کہ پارلیمنٹ میں ان پر بحث ہو، اس میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں، ان کو بہت سے کاموں میں میں تاخیر بھی کر سکتی ہے اب جیسے ایگریکچر ٹیکس ہے انہوں نے لگایا۔ اس پر کئی رائے ہیں۔ اس پر لوگ چاہتے ہیں کہ ڈیٹ ہو بہت سے لوگ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سمجھنے کے لئے کہ آپ نے کیا اس کا کیا فارمولا بنایا ہے۔ آج پاکستان میں کوئی سیاسی گورنمنٹ نہیں ہے تو آپ نے ایگریکچر ٹیکس لگا دیا ہے۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ایگریکچر ٹیکس اسی پولیٹیکل گورنمنٹ کی طرف سے لگنا چاہیے تھا تا کہ اس کو وہ face کریں اگر یہ پولیٹیکل گورنمنٹ نہیں لگا سکتی تو پھر اس کی اہلیت تو کوئی نہیں ہے کہ وہ حکومت میں آئے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسے بنیادی دور رس نتائج کے حامل فیصلے انہیں نہیں کرنے چاہئیں اور اگر انہوں نے کیا ہے تو اس کے نتائج بھی دکھیں، نتائج کا یہ عالم ہے کہ ایک Minimum wages آپ کی ابھی تک بارہ، پندرہ سو سے زیادہ نہیں ہے۔ آپ کون سا بجٹ بنائیں گے۔ معمولی حکومتوں میں بھی ایسا ہوا ہے کہ بجٹ دینے کے بعد غصی طور پر سروں پر چڑا کے نام پر بجٹ بڑھاتے رہے ہیں۔ اس کا آپ دیکھیں تنخواہ دار طبقہ اور 11 کروڑ عوام پر اثر پڑا ہے اگر ایک پرسنٹ عوام کو نہیں پتا چلا ۹۹ پرسنٹ عوام پر اس کا اثر ہے۔ ۴۰ پرسنٹ آپ نے بھی اور کہہ کر آپ ۳ روپے کو کھلی حالانکہ یہ deregulated ہے۔ آپ اندازہ کیجئے وزیر اعظم صاحب کو یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ کبھی اس وقت پرائیویٹ سیکٹر میں ہے، رینس وہ کس

کرتے ہیں۔ آپ نے تین روپے کہہ دیا وہ چار بڑھاتے ہیں اگر آپ ایک روپیہ کہتے ہیں تو دو روپے ویسے بڑھتا ہے کیونکہ ہائیوینائزیشن کے بعد ۹۰ پرسنٹ گھی طز ہائیوینٹ لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ آپ نے ایسی روزمرہ کی چیزوں پر قیمتیں بڑھانی ہیں جس میں سمجھتا ہوں کہ کوئی عام آدمی یہ بوجہ برداشت نہیں کر سکتا اور جو تنخواہ میں آپ نے اضافہ کیا ہے ۱۰۰ روپے یہ بالکل اسی طرح سے ہے جیسے اونٹ کے منہ میں زیرہ۔ آپ نے ایک سو روپے بڑھانے ہیں۔ کتنی حکومتیں آئی ہیں۔ اس سے تو مٹلے میاں صاحب کی حکومت تھی جب اس نے دو سو روپے بڑھایا تھا تو لوگ مصر قے کہ نہیں صاحب آپ نے تو مشور میں تین ہزار روپے لکھا ہے کہ کم از کم ایک مزدور ایک عام آدمی کی تنخواہ تین ہزار روپے ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ ملک بڑا مالی بحران کا شکار ہے لہذا ہم دو سو روپے کی پیکیج دیتے ہیں۔ کم از کم انہوں نے دو سو روپے بڑھانے قے اس کو بھی لوگوں نے قبول نہیں کیا تھا۔ لیکن آج یہ سو روپے بڑھا کر میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے سب کچھ ان سے چھین لیا اور یہ ایک طرح سے معاشی قتل عام ہے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ ایک آدمی کے پاس اگر پیسے نہ ہوں گرایہ دینے کے۔ اس وقت دیکھئے جو ٹرانسپورٹ کے کرانے بڑے ہیں عام آدمی کس میں سفر کرتا ہے ریوے میں کرتا ہے ہوائی جہاز میں نہیں کرتا ہوائی جہاز کے کرانے کا بھی آج پتا چلا ہے کہ وہ بھی بڑھانے پر آئے ہیں۔ آپ نے کیسولین کے نرخ بڑھانے ہیں امریکہ میں کیسولین میں کیس بھی آ جاتا ہے ہٹرول بھی آتا ہے باقی چیزیں بھی۔ اب ہمارے ملک میں یہ تو نہیں تھا ہم سمجھتے قے کہ کیس علیحدہ ہے ہٹرول علیحدہ ہے۔ وہ کیسولین کے نام سے تینوں چیزیں اسی دن بڑھا دیں۔ اب سونی کیس ہر گھر میں استعمال ہوتی ہے آپ دیکھیں سلنڈر کتنے کا ہے اس وقت سلنڈر ۱۲۰ روپے کا بک رہا ہے جو ۲۸ روپے کا ایک سال پہلے تھا۔ اب لوگ جنٹل نہ کاٹیں تو پھر کیا کریں۔

آپ نے پیکیج دیا ہے کہ ہم اپنی منسٹریوں کو کم کر رہے ہیں اس سے عام آدمی کو کیا دلچسپی ہے ان سے پوچھ کے آپ نے منسٹریاں بنائی قیں۔ ان کو کیا تعلق۔ کہ ہم نے ۸ مشنر بند کئے ہیں سنٹی ۹ نے یہ کرنا ہے اور میرا خیال ہے کہ جو لوگ اس پر قابض ہیں سن ۴ سے افسوس کا یہ مقام ہے کہ انہوں نے ہمیشہ پاکستان میں جمہوری اداروں کو کبھی سنٹھنے نہیں دیا۔ کسی سیاسی پارٹی کو نہیں پہنے دیا بلکہ اس میں شامل ہو کے انہوں نے اقتدار سنبھال لیا یہی وجہ ہے کہ آپ کے ملک میں آج اتنا بڑا سیاسی بحران ہے کہ عام آدمی اس سے پریشان ہے کہ بھی ایکشن ہوں گے۔ نہیں ہوں گے۔ جب کہ پوری طرح سے میں سمجھتا ہوں کہ تیاری کریں یہ defaulters کو (ایکٹن میں سے لینے سے روکنا) بڑی اچھی بات ہے۔ پلٹ دینے کا مسند بھی

ہے لیکن پلٹ کس نے دئے۔ قوانین موجود تھے دینے کے۔ accountability اگر کرانی بھی ہے تو اس گورنٹ کو زیب نہیں دیتا اس کے لئے پارلیمنٹری فریپونل بنائیے کوئی مستقل ادارہ بنائیے۔ جب defaulters کے لئے آپ نے آرڈینینس (جاری) کیا ہے۔ اس طرح ایک آرڈینینس اور جاری کر دیجئے کہ پارلیمنٹ کا دوسرا حصہ موجود نہیں ہے جب پارلیمنٹ آ جانے تو نیشنل اسمبلی اور سینٹ کے ذریعے مستقل ایکٹ پاس کر کے فریپونل بنائیے اور فیصلہ کریں۔ اگر ہم چاہیں کہ انہی محکموں کے تحت ہو جو اس ملک کو تباہ کرنے پر تھے ہونے ہیں تو accountability یہ غلط ہو گی محکمہ فنانس کیا ذمہ دار نہیں ہیں۔ ان کے سیکرٹری جنرل سیکرٹری صاحب یا سینٹ بنک کا گورنر آج وہ آگئے ہیں قریشی صاحب ان کے ساتھ مل کر وہی آواز ہیں جو آئی ایم ایف کی آواز ہے اب سب آگئے ہیں ہمارا بحث کون بنا رہا ہے۔ آج ہمارے مسائل کون حل کر رہا ہے۔ آئی ایم ایف یا ورلڈ بنک اگر یہی تھا تو نہ انخواستہ یہ ملک اس لئے نہیں بنا تھا کہ آپ کسی اور ملک سے معاشی بحران حل کرائیں اس لئے ملک میں ماہرین اقتصادیات کے ساتھ مل کر آپ سے ملک میں بڑے اچھے اچھے اکاؤنٹ موجود ہیں بہت قابل ترین آدمی موجود ہیں دوسرے ملکوں میں کوئی سسٹم پر نہیں گئے بلکہ وہ اپنے میرٹ پر وہاں گئے ہیں ان سے مدد لیں۔ آج جو پاکستان میں یہ ہوا ہے تو قریشی صاحب کی طبیعت اپنی جگہ پر لوگوں نے سما کہ بڑے قابل ہیں ہم مان لیتے ہیں لیکن آج پاکستان میں جو حالات ہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں۔ آج وہ اندہ کر نہیں کہ چار صوبوں کی بجائے پندرہ صوبے بنا دیتا ہوں۔ یہ بھی ان کو حق نہیں پہنچتا کیونکہ مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ تمام چیزیں کرنا چاہتے ہیں جو پویشیکل گورنٹ نہیں کر سکتی۔

امریکہ کے ساتھ ہم بالکل appologetic ہیں۔ یعنی اب وائسرائے کا جو نام آتا ہے امریکن سفیر کے بارے میں اس لئے کہ جس دن ان کی تقریر آئی سب سے پہلے خوش آمدید واشنگٹن سے ہوا۔ ہماری وائیکن والوں کو ہماری اور ضروریات کا بھی علم ہے؛ ان کو صرف یہی ہے کہ آئی ایم ایف کی pre-conditions اس سے پہلے بھی آئی ایم ایف موجود تھا اس سے پہلے بھی ورلڈ بنک موجود تھا اور آپ قرضہ لینے کے سلسلے میں اتنے بے تاب کیوں ہیں واپڈا کے وزیر صاحب بیٹھے ہیں کہ un-announced load shedding لگتی رہے ہوئی حکومت کہاں ہے حکومت کی credibility خواہ بعض حکومت ہو یا آپ کی زیر و فیصلہ ہے آپ اسلام آباد میں بیٹھے ہونے ہیں un-announced load shedding بلوچستان میں آٹھ آٹھ گھنٹے ہوتی ہے تمام یوب ویل بند ہیں۔ اب کس سے پوچھیں اور اتنا بڑا محکمہ ہے واپڈا کہ ہم لوگ شکایت کرنا موصول گئے ہیں اور دعا کرتے ہیں آسمان سے کہ کوئی فرشتے آجائیں تو واپڈا کو ٹھیک کریں اور واپڈا کا جو جینریشن ہے experts رکھنے کا بڑا چرچا ہے تو

آپ experts رکھیں تا وہاں پر آپ نے پوٹینٹیل consideration پر لوگوں کو appointments دی ہوئی ہیں۔ آپ کس کس چیز میں بائیں سے پھر یہ ہندوہ کس کس مل جانے کا ہذا آپ کا جو مینڈیٹ ہے اس مینڈیٹ کے تحت آپ کام کریں۔

آج مجھے کسی نے بتایا ہے کہ بٹلوں کو پرائویٹائز کرنے کی بڑی جدی ہے۔ اپنے دور میں منع کرتے تھے اس حکومت کو کہ آپ نے جو کام کرنا ہے اگر آپ نے transparency رکھیں ہے تو آہستہ آہستہ کریں اور جو چیزیں آپ کر رہے ہیں وہیں ان کا عوام پر کیا اثر پڑتا ہے۔ جب انہوں نے سینٹ کی انڈسٹری ڈیفنیشن شروع کی آپ کو پتہ ہے اس ملک میں ۹۰ روپے ۸۰ روپے سرکاری ریٹ تھا سینٹ کا جب انہوں نے پرائویٹائز کیا ۱۶۰ روپے ہو گیا۔ یعنی ہندو ملوں والوں کو جنہوں نے جس پیسے پر اسے فرمایا انہیں وہ پیسے تو مل گئے اب آپ کے آنے سے دس روپے سا ہے سینٹ کی قیمت اور بڑھ رہی ہے یعنی آپ بچانے رمت کے زمت مانت ہوئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ۱۲ جو ہیں کہ پاکستان کے cream experts آنے ہیں۔ میرے خیال میں تو بڑے expert ہیں بھائی ان ایکسپٹ نے کیا توجہ دی ہے۔ اسی ہمارے علی لان صاحب پلے گئے۔ جب واک آؤٹ ہوا تھا تو آپ نے فرمایا کہ تعمیر وطن کے سلسلے میں وزیر اعظم صاحب بڑے serious ہیں اور کابینہ میں فیصد ہو جانے کا کل کی تو کابینہ کی میٹنگ ہو چکی آپ نے کوئی فیصد نہیں کیا۔ آپ کو تو اسٹے کئے کا بھی کوئی اس وقت وہ نہیں رہا کہ آپ نے جو کہا ہے اس کو پورا کریں گے۔ کیونکہ یہاں کینٹ میٹنگ ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ ۹۲-۹۳ بموز دیں۔ ۹۲-۹۱ اور ۹۳-۹۲ کو ہموانے کا آپ کو اتنی ہی نہیں۔ اگر آپ نے اس طرح صرف ممبروں کے بغیر فیصد کرنا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے بستے ڈیپارٹمنٹ ہیں جتنی اس وقت آپ کے خرچ ہونے ہیں آپ کس کس چیز پر وقت خرچ کریں گے۔ آپ کے پاس قنونی مدت ہے۔ اسی طرح قوم نے کہا تھا کہ جب ایک فیصد ہو گیا سیاسی بحران کو حل کرنے کا تو وہ یہی تھا کہ یہ الیکشن کروائیں گے اور نئی قیادت آ جانے کی لیکن جو آپ نے اقدامات کئے ہیں اسی تو یہ پہلا اکاؤنٹی پیج ہے جس کا لوگوں پر اثر پڑا ہے۔ اور آپ کیا چاہتے ہیں۔ سنا ہے کہ آپ کچھ منسٹریوں کی re-adjustment کریں گے کوئی انہوں نے بتایا تھا۔ اس ملک میں ۲۰ لاکھ بیروزگار ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی ۵۰ لاکھ ہیں کیونکہ آپ کے ملک میں کوئی پرائیویٹ کمپنی ابھی تک آپ نے جتنی investment incentives دی ہیں کوئی نہیں آ سکا۔

لا اینڈ آرڈر کا کیا تعلق ہے آپ کا سب سے بڑا فرض تھا کہ لا آرڈر پر توجہ دیئے۔ آج

اسلام آباد میں کل ایک ایسا ہیٹنگ مہمانہ قتل ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر سب کے سر شرم سے ہلکے جانے پائیں۔ یہ واقعہ اسلام آباد ہیٹنگز میں ہوا ہے۔ پتہ چلا کہ آئی جی صاحب کی کار کوئی پمپن کر لے گیا اور ٹیمپٹڈ والے نے خود کشی کر لی یعنی عجیب عجیب سی چیزیں۔۔۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت اگر آئی جی تو کم از کم امن و امان پر توجہ دیتی تا کہ ایکشن پر امن ماحول میں ہوں اور میں سمجھتا ہوں جب سے یہ آئے ہیں آپ دیکھ لیں بڑے جرائم میں بہت اضافہ ہوا ہے اس لئے کہ یہ کام کچھ اور کر رہے ہیں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ duplicity فتنہ ہونی چاہئے کہ اس وقت اسلام آباد شہر میں بھی جس میں صدر صاحب رستے ہیں جی ایچ کیو بھی نزدیک ہے اس قسم کے قتل عام کبھی نہیں ہوئے تھے جوہروں کی واردات کا یہ عالم ہے کہ کسی کو کوئی ضمانت نہیں جس سیکشن میں آپ ہائیڈر سے بڑا یورکرٹ ایسی آئی جی سے بڑا کون ہے اسلام آباد میں یعنی جس کے بارے میں کہ اس کی گاڑی پمپن لی گئی میں تو سمجھتا ہوں کہ اسلام آباد میں ایسے واقعات پہلے کبھی نہیں ہوئے تھے۔ اگر آپ کی کابینہ یا آپ لوگ ہو فیصلے کرتے ہیں کم از کم اپنے ملک کے امن و امان پر بھی نظر رکھیں۔ مجھے صرف یہ دیکھ کر دکھ ہوا ہے کہ اس قتل عام کے سلسلے میں خواہ تقریبی کارروائی ہو آپ کے پاس انیورٹ ہیں آپ کے پاس تمام وہ انجینئریاں ہیں وہ انجینئریاں کیا صرف وزیر بنانے کے لئے ہیں جو اس ملک میں حساس انجینئریاں ہیں جن کا کام ہے ملک کی سیکورٹی کا وہ آج کل تلاش کرتے ہیں نام کہ صوبے میں کون سے نام ہیں صاحب criteria یہ ہے وزیر بننے کا۔ دو مہینے تو اسی میں ضائع کر دینے کہ صاحب وزیر کس کو بنانا ہے کس کا کہاں لنگھن ہے اسے صاحب آپ کا کام ہے اپنے ملک میں ان حالات کو بہتر بنائیں۔ یہ وزیر بنانا کچھ نہیں ہے۔ یہ ۱۲ نہیں اگر دو درجن ہوتے اگر یہ ۴۰ ہوتے تو کیا کر لیتے۔ کوئی جادوگر تو یہ بھی نہیں ہیں یا کوئی جادوگر کیا کرے گا کہ جادوگری سے یہ اپنے حالات ٹھیک کریں گے۔ جو حالات خراب ہونے ہیں ان کو بہتر اسی طرح کر سکتے ہیں کہ ایکشن کرائیں۔ اب یہ جو فیصلے انہوں نے کئے ہیں اس میں جناب معلوم ہوا کہ ۵۰ وزارتوں سے ۱۴ کر رہے ہیں اس کے علاوہ سفارت خانے ملک کی projection کے لئے ہوتے ہیں مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔ ان کو پانیسے تھا کہ یہ بجیکٹ لائے ہاؤس میں اور particular سینٹ کمٹنی میں آپ نے پارلیمنٹ کو شروع ہی سے جس دن سے آئے ہیں ignore کیا ہے۔ یہ حال ہم تو آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ یہاں بیٹھ ہی جاتے ہیں۔ ہم آپ کو جاپانی کھانوںے نہیں سمجھتے ہم آپ کو باقاعدہ وزیر سمجھتے ہیں۔ جب آپ وزیر بن کر آئے ہیں تو کچھ نہ کچھ تو آپ کریں ناں۔ آپ کا participation یہ ہے کہ سنیں اور عمل کریں

دیا ہے۔ اچھا! یہ آپ کو کس نے کہا تھا کہ آپ ریلوے بورڈ کو توڑ کے ڈویرمن کے یول پر سے آئیں۔ آپ لوگوں کو یہ بھی نہیں پتا کہ ریلوے بورڈ subcontinent میں بھی دہلی میں تھا۔ جب آپ اتنا بڑا مرکزی ٹرانسپورٹ سسٹم نہیں چلا سکتے تو اس مرکزی نظام کو توڑنے سے پہلے سوچیں، آپ لوگوں سے رائے لیں، یعنی لوگ سفر کرتے ہیں آپ تو نہیں کرتے، آپ کے ٹو سیلون بنے ہوئے ہیں۔ میں تو کھانا ہوں کہ جتنے وزراء کے سیلون ہیں نورسٹ کارپوریشن کو دے دینے پائیش کم از کم اس سے کچھ تو فارن ایجنٹ آنے کا کچھ تو لوگ آئیں گے۔ آپ لوگوں کی ایک سیلون ہے۔ آپ سفر کرتے ہیں۔ جہاں پولیس کارڈ ہے، ڈرائیور کو پتا ہے کہ منسٹر صاحب جا رہے ہیں۔ آپ غریب آدمی کو دکھیں کہ اس گرمی میں بیچارہ کبھی وقت پر منزل پر نہیں پہنچ سکتا اور پبلک ٹرانسپورٹ کا یہ حال کہ آپ نے ریلوے بورڈ توڑ کر کہا کہ لاہور پٹے جاؤ۔ یہ آپ محمد تعلق بن کے آنے ہیں یعنی آپ کر کیا رہے ہیں جب پائیش آپ نے اٹے فیض کر دیئے۔ آپ لوگ تو ماشاء اللہ یہاں کے معزز لوگ ہیں یہیں رہیں گے ہماری ملاقات بھر بھی رہے گی آپ یہ کہیں گے کہ ہاں غلطی ہو گئی۔ اس سے بہتر ہے کہ ابھی rectify کر لیں۔ آپ وہی کام کریں جو آپ کی نیت میں ہیں۔ یہ آپ کی constitutional limit سے باہر ہے۔ آپ نے ہاؤس کی بات دیکھی ہر ممبر جو بھی بات کر رہا ہے وہ عام لوگوں سے منتخب ہے۔ آپ کو محسوس نہیں ہوتا کہ کیا بات کر رہے ہیں۔ کبھی سخت بات کرتے ہیں اس لئے کہ لوگوں کے مسائل اس سے زیادہ سخت ہیں۔ آپ کیا کہتے ہیں mutiny کیا چیز ہے، rebellion کیا چیز ہے، بغاوت کیا چیز ہے، اگر نندا خواجہ کوئی ٹیکس نہ دے تو ملک کیسے پٹے گا آپ پہلے لوگوں کو آمادہ تو کریں کہ جو آپ ان سے ٹیکس لیتے ہیں وہ ہم صبح خرچ بھی کر رہے ہیں۔ اس کی proper utilization بھی ہے۔ ٹیکس کی کتنی چاہتی ہے سرورسز پارجر کے نام پر ۴۰ فیصد ہماری ٹیکس ہے، ۶۰ فیصد اور پارجر ہم دیتے ہیں کتنے جناب؟ سب لگائے ۵۰ سو فیصد، یہ یعنی کون سی چیز ہے ایسے کون سے ہم نے آپ سے دعویٰ نہیں کیا کہ ہماری ساری رائلٹی دیں۔ ہم نے کہا بھی یہ جو آپ کی ٹیکس کی پیداوار ہے دو برابر نہیں ہے اس میں آپ کو بڑا فائدہ ہے آپ عام آدمی یعنی consumer کو جو ملتا ہے۔ ہم تو consumer ہیں۔ consumer کو کیا ملتا ہے۔ اچھا جو produce کرتا ہے اس کو بھی کچھ نہیں ملتا وہ ہمارا صوبہ ہے۔ ٹیکسٹائل یول پر اتنے overhead charges عاید کئے ہوئے ہیں کہ ایک ایک بکھ ایک کمپنی کا جس پر چار پار لاکھ روپے --- مری میں آپ کے بنگے ہیں۔ ہر واپدا کا اپنا برصوبے میں بڑے بڑے بنگے ہیں۔ آپ تو اس ٹھکے کو ریاستیں راجواڑے بنانے ہوئے ہیں۔ آپ اپنے راجواڑے میں باقی پر چڑھ کے آئیں گے، انہیں آپ کیا پاتے ہیں ہمارے ملک کی جو سوانی ہے گدھا ہے وہی کافی ہے اگر آپ ہاتھی لینا چاہتے ہیں تو آپ اس کے اہل بھی نہیں ہیں کیونکہ جس طرح آپ کے ٹھکے میں چغونائیاں ہیں ان کو دور کریں، اس ملک میں کوئی بھی کارپوریشن ایسی نہیں ہے جس نے سینیٹ

بنائی ہو۔ اگر آپ نے کرنا ہے اس کے لئے کریں۔ لوگ آپ کا ساتھ دیں گے اور لوگوں نے اطمینان کا سانس لیا ہے اور آپ کو پتہ ہے ان چیزوں کے لئے constitution آپ کے لئے رکاوٹ بنے گی۔ جب آپ یہاں پارلیمنٹ میں یہ بات بھی نہیں بتا سکیں گے کہ آپ اور کیا کرنے والے ہیں۔ ابھی مجھے پتہ ہے کہ آپ (وزیر اعظم) یہ سب ختم کر کے پارلیمنٹ میں آئیں گے۔ ہم وزیر اعظم سے کیا کہیں۔ یعنی وہ یہ پریس کانفرنس سمجھ رہے ہیں۔ انہوں نے پریس کانفرنس میں بھی اس طرح جواب نہیں دیا۔ جو ان کو جواب دینے پڑائیں تھے۔

لوگوں کے بڑے مسائل ہیں ابھی میں سمجھ رہا ہوں کہ اس وقت جتنی essential commodities ہیں جس کو کسی گورنمنٹ نے ہاتھ نہیں لگایا اس پر آپ نے سب سے پہلے جو percentage increase ہے اس پر ۲۰-۳۰ فیصد --- ابھی بجٹ ہمارا ہوا ہے اس میں ہم نے already ٹیکس لگانے بولے تھے۔ یعنی ابھی جولائی میں ہوا ہے ہمارا بجٹ ۹۳-۱۹۹۳ کا اس کے ٹیکسز بھی ہو گئے اس کے اوپر ۳۰-۴۰ فیصد اور تنخواہ کا کیا increase ہے ۱۰۰ روپیہ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام کے ساتھ یہ بڑی زیادتی ہے۔ یہاں تک تعلق ہے کہ آپ unproductive projects بند کریں گے آپ پارلیمنٹ میں بتائیں کہ آپ کو کونسی چیزیں بند کرنا چاہتے ہیں آپ کو نئی سڑک بند کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے آپ سمجھتے ہیں luxury ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، ریٹ نہ کریں فصیح صاحب۔

سید فصیح اقبال، نہیں میں تو ریٹ نہیں کر رہا میں تو یہ بتا رہا تھا اب انہوں نے فارن پالیسی پر بھی نئی حکمت عملی بنائی ہے۔ حالانکہ فارن پالیسی جو ہے وہ ملک کے لئے بالکل وہ چیز ہے جو ملک کے مفادات کے متعلق ہو وہ کوئی بھی گورنمنٹ میرا خیال ہے نیشنل کمنٹ سے نہیں ہٹ سکتی۔ جیسے ہمارے ایک معزز ممبر نے فرمایا ہے۔ کیمبرج کے اوپر آپ کا اتنا بڑا معاہدہ ہے اب تک اس ہاؤس میں پالیسی بیان نہیں آیا۔ جب یوگوسلاویہ پر ہمارے وزیر خارجہ صاحب نے دیا تھا ہم نے اس کا ٹیبلٹ مندم کیا تھا۔ انہوں نے وہ چیز بتائی جو ان سے کوشش ہو سکتی تھی حالانکہ اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ ہماری جتنی کوششیں۔ اس وقت یورپ میں چونکہ آپ کو معلوم ہے کہ جو امریکہ ہے۔ وہ قسمتی سے مجھے یہ نہیں کہنا چاہئے لیکن وہ دنیا میں سب سے بڑا دہشت گرد بن گیا وہ ذرا اتنا رہتا ہے ہم فلاں کو دہشت گرد قرار دینے کے فلاں کو کریں گے۔ ان کے عزائم اور ہیں۔ پاکستان جب سب سے زیادہ دوست ملک تھا امریکہ کا۔ اس وقت اس نے ہمیں کیا دیا سوائے قرضوں کے ہمیں کیا ملا۔ ۶۵ کی جنگ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے اے کی بھی۔ جب ہم فیصلے

کرتے ہیں ان سے تو ہمارے یورو کریٹس کے کیا مسائل ہیں کہ ان کا لاکا IMF میں نوکر ہو جائے ایک کریں ہارڈ مل جانے اور دوسری جگہ ان کو کچھ سوئیں مل جائیں tours کی۔ اس سے بڑا بیکنج نہیں ہے ان کا اور یہی وجہ ہے کہ آپ کے ملک میں ہمیشہ جو لوگ اس وقت حاکم ہیں۔ یورو کریٹس کا مطلب وہ ہے چارہ پونہ نہیں ہوتا وہ عام آدمی نہیں ہوتا۔ بہت سے ہمارے محلے ہیں جن کو کوئی پوچھتا نہیں ہے۔ اس لئے ہمارے ہاں ایک سب سے بڑا مسئلہ جن کے پاس پاور ہیں وہ چار پان شبہ ہیں ان کا کہنا ہے۔ ٹائٹس ہے۔

جب بھی ہمارے ملک میں کوئی بھی حکومت آتی ہے اس نے یہ نہیں محسوس کیا کہ ہمارے قومی مسائل کیا ہیں اگر آج اب ملک میں یہی IMF ورلڈ بینک اس قسم کی ایجنسیوں کی بات کریں گے تو وہ تو آپ کے ملک کے سب سے بڑے مخالف ہیں اس کی وجہ یہ ہے ان کا مفاد یہ ہے کہ اپنی تقصیر گرائیں آپ سے اور ان امور سے۔ اب وہ زمانہ گیا جب لوگ political domination حاصل کرتے تھے اب وہ سیاسی domination سے زیادہ اکادمک domination کریں گے۔ آپ کی حکومت کے سارے راز ان کے پاس موجود ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت کو فوری طور پر اپنی سمت ٹھیک کرنی چاہئے۔ امریکہ سے ہمیں کوئی دشمنی نہیں ہے۔ امریکہ ایک آزاد ملک ہے ان کے اپنے قوانین ہیں۔ لیکن اپنے ملک میں وہ قانون نافذ کرتے ہیں تو دنیا میں ایک معال قائم کرتے ہیں۔ لیکن آپ کے ملک میں وہ پانتے ہیں کہ backward رہے۔ آپ لوگ قرعے سے سستے رہیں آپ لوگ کسی طور پر بھی سر اٹھا کر نہ چل سکیں۔ جب ہی انہوں نے ساؤتھ ایشیا میں کئی پالیسیاں بنائی ہیں country to country ان کا differ ہو رہا ہے۔ اتنے زیادہ ہر قسم کے گفتن صاحب نے ہوسنیا کے بارے میں اعلان کیا آپ نے دیکھا کیا ہوا۔ یہ ان کا مسئلہ ہے لیکن ہمارے ملک میں گفتن صاحب کی پابندی کیوں چلے ہمارے ملک میں تو ہمارے عوام کی پالیسی چینی پانے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کمینٹ وزیر اعظم صاحب کو دینی پانے تھی کہ جو فیصلے کئے جائیں گے یہاں عوام کی امنگوں کے مطابق ہوں گے آج عالم یہ ہے کہ جو فیصلے آپ کر رہے ہیں اس سے بالکل پتہ چلتا ہے کہ فاسر قسم کے لوگ جس طرح کون آئس کریم نکلتی ہے کہ آپ ساری چیزیں ڈال دیں۔ اس کے بعد آپ یہیہ سمجھائیں۔ کون آئس کریم نکلتی ہے ایک ہی ٹاپ کا مڑا تھا۔ لوگ تو آئس کریم کھانا چھوڑ گئے۔ چونکہ مڑا ایک ہی جیسا ہے اس قسم کے افسران آپ لا رہے ہیں اس قسم کے لوگ آپ لا رہے ہیں جو آپ کا جوت بنا رہے ہیں۔ یہ نہایت افسوسناک بات ہے میں سمجھتا ہوں کہ ملک کے عوام کی امنگوں کے خلاف۔

ہمارا ملک آزاد ملک ہے ہمیں اپنے اچھے برے کا خود احساس ہونا چاہئے۔ ہمارے اپنے معاملے ہیں صوبائی خود مختاری کی بات کر رہے ہیں جہاں کوئی غیر انصافی پالیسی ہے آپ اس کو پورا کریں آپ پورا بھی نہیں کر سکتے ہمیں لڑا بھی رہے ہیں یعنی آپ نے ہمارے سینیٹرز فنڈ میں یہ statement دے کر آپس میں تو یہ کرا دیا کہ آپ کو کم ملا اس کو زیادہ ملا لیکن آپ رقم بھی نہیں دیتے۔ اس سے بہتر ہے آپ ہوا نہ دیں چنگاری آگ بن جانے کی اور آپ کو بھی لے جانے کی لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کو اس مینڈیٹ سے جو انہوں نے لیا ہے آتے نہیں آنا چاہئے۔ پورے ملک میں ہو اس وقت مکانی کا شور ہے یا تو اس کو ختم کریں یا کوئی ایسے طریقے اختیار کریں کہ قیمتیں کم ہوں inflation کو کم کرنا ہے۔ میں عرض کروں کہ جو مالیتی پالیسی ہے پتہ یہ چلا ہے کہ پروں کوئی فیصد ہوا ہے کہ دو بنکوں کو پرائیویٹائز کر دیں۔ چلیں ایک رہ گیا ہے نیشنل بینک جو پاکستان میں سرکاری ادارے کے تحت ہے اور رجسٹرڈ ہوا ہے وہ ٹریڈری ہے اس نے پاروں صوبائی دفاتر بند کر دیئے ہیں اس میں پھر ہمارے صوبوں کو نقصان ہو گا اس لئے یہ ہو رہا ہے کہ ہمارے صوبوں میں جو دفاتر ہیں وہ ختم ہو جائیں۔۔۔۔

Madam Acting Chairman: The House is adjourned to meet again

day before tomorrow, at 10.00 a.m.

[The House then adjourned to meet again at 10.0' clock on

Thursday, 27th August, 1993].
